الوقف

وَإِن تُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اور اگر تم لوگ اللہ اور اسکے رسول کے حکم پر چلو تو اللہ تمہارے عملوں (اجر) میں سے کسی طرح کی کانٹ چھانٹ نہیں کریگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

حضرت حق عز شانہ کا بے انتہا شکر ہے کہ ان دنوں یہ رسالہ مفید خاص و عام

المسمّٰی بہ

برکات الاسلام

جسکو

مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب سابق مدرس مدرسہ فتحپوری

صاحب تالیفات کثیرہ نے تالیف کیا اور

حسب فرمائش

محمد رفیع ابن حاجی احمد جان صاحب سوداگر دہلی

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام لالہ ٹھاکر داس اینڈ سنز چھپا

سنہ ۱۹۲۰

بار اول

تعداد پانچہزار

BAZAR DELHI

86285

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الصیام جنۃ من النیران وعد للصائمین باب الریان والصلوٰۃ و السلام علی رسولہ و آلہ واصحابہ ما تتابع الملوان اما بعد اگرچہ رمضان شریف کے فضائل اور بیان مسائل میں کثرت سے کتابیں اور رسالے لکھے جاچکے ہیں اور کوئی پہلو تجدید کا نہیں چھوڑا گیا۔ بقول حضرت جامی ؎

حریفان بادہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہا کردند و رفتند

مگر چونکہ ہر زمانے میں اسلامی خدمات کرنے والے بندے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اُنکی نیک طبیعتیں اس بات کی طرف بہت زیادہ رغبت کرتی ہیں کہ مذہب حنفیہ کے مسائل تحریری طور پر عام مسلمانوں پر ظاہر ہوتے رہیں اسلئے وہ اپنی نیک اور پاک کمائی دینی رسالوں کے چھپوانے میں اور اُنکے مفت تقسیم کرنے میں صرف کرتے ہیں اور آخرت کے انمول جواہرات سے اپنے دامن ثواب کو بھرتے ہیں، اِس سے پہلے "نزولِ رحمت" رسالہ جو پارسال ایک کثیر تعداد میں چھپکر مفت تقسیم ہوا مگر بہت سے بندگانِ خدا اُسکے دیدار فرحت آثار سے محروم رہے، اور ابتک اُنکی نگاہیں اس طرف لگی ہوئی ہیں۔ اب دوبارہ ایک دوسرا رسالہ مع ازدیاد مسائل طبع کراکر ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو مقبول فرماکر اسکے شائع کرنے والے کو فوائد اور برکاتِ دارین سے مالا مال کرے، آمین

تمہید

حضرتِ حق عزشانہ نے اپنے صفات کاملہ کے ظاہر کرنے کے لئے اِس عالم کو پیدا کیا اور اسکو انسان

Marfat.com

حیوانات، نباتات، جمادات کی پیدایش سے رونق دی، اور دنیا کی تمام چیزوں پر حضرت آدم اور انکی اولاد کو عزت اور شرافت عطا فرمائی، تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی ہدایت کے لئے بھیجا، ہر ایک پیغمبر اپنے دور میں آسمانی کتابوں کی ہدایات پر لوگوں کو چلاتے رہے ٭

چونکہ انسانی طبائع مختلف طور پر پیدا کی گئی ہیں اس لئے سرکار حقیقی نے آسمانی قانون کو طبیعتوں کے انداز پر نازل فرمایا ٭

اگلی اُمتیں بہت زیادہ قوی اور مضبوط تھیں انکے لئے وزنی اور زوردار قانون نازل فرمائے چونکہ خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہایت کمزور اور ضعیف تھی اس لئے رحیم و رحمٰن خدا نے انکے ضعیف قوی پر رحم فرما کر انکے لئے تمام احکام ایک آسان طرز پر آہستہ آہستہ نازل فرمائے تاکہ انکی تعمیل میں آسانی ہو، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر توحید فرض فرمائی، جب لوگ توحید کے مسائل سے واقف ہوگئے تو نماز فرض کی۔ اسی طرح زکوٰۃ روزے فرض کئے، آخر حجۃ الوداع کے دن دین محمدی کی تکمیل ہوگئی اور کوئی دقیقہ اسلامی اُصول کا باقی نہ رہا۔ الحمد للہ علی احسانہ ٭

رمضان شریف کے روزے ہجرت کے اٹھارویں مہینے شعبان میں فرض کئے گئے اس سے پہلے صرف محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ فرض تھا، پھر جب رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے تو محرم کی دسویں کا روزہ فرض نہ رہا اور بطور سنت کے باقی رہا شروع فرضیت رمضان میں کسیقدر سختی تھی، غروب آفتاب کے بعد سونے سے پہلے کھانے پینے کی اجازت تھی بعد سونے کے اگر بغیر کھائے پیئے سو گیا ہو تو پھر کھانا پینا جایز نہ تھا، اور جماع کرنا تو کسی حالت میں درست نہ تھا، مگر جب یہ باتیں لوگوں پر دشوار ہوئیں تو وہ باتیں منسوخ ہوگئیں، اب کسی طرح کی سختی باقی نہ رہی، اب سورج ڈوبنے کے بعد تمام رات کھانے پینے اور جماع کی اجازت ہے مگر صبح صادق سے پہلے رُک جانا چاہیئے ٭

رمضان شریف کی فرضیت اور اسکی حکمتیں اس آیت سے ثابت ہیں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ (ترجمہ) اے

Marfat.com

ایمان والو فرض کیا گیا تم پر روزہ چند دنوں جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے پہلے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ، حضرت حکیم مطلق نے اِس آیتِ شریف میں چند باتیں ارشاد فرمائی ہیں جو سراسر حکمت سے پر ہیں *

اول رمضان شریف کے روزوں کی فرضیت جو حکمِ قطعی کو بتا رہا ہے جس کا منکر کافر بلا عذر شرعی کے چھوڑنے والا گنہگار رہے۔ جو کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ سے ثابت ہے *

دوسری یہ کہ روزے اگلی اُمتوں پر بھی فرض تھے، جیسا کہ دینی کتابوں سے ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر ہر ماہ کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کے روزے فرض تھے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عاشورہ کے دن کا روزہ اور سال میں بھی کچھ روزے فرض تھے،

بیشتر نصاریٰ بھی رمضان المبارک کے روزوں کو فرض جانتے تھے، مگر گرمیوں کے روزوں کی برداشت نہ کر سکے اور بجائے تیس کے جاڑوں کے پچاس دن کے روزے رکھنا پسند کیا، امام بخاری کی کتاب تاریخ اور "طبرانی" کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصاریٰ پر رمضان کے روزے فرض تھے، اتفاق سے انکا بادشاہ بیمار ہوا سبھوں نے کہا کہ اگر بادشاہ کو مرض سے صحت ہو جائے تو ہم اسکے شکریہ میں سات روزے زیادہ رکھیں گے، پھر اسی طرح دوسرے بادشاہ کی بیماری پر اور سات روزے بڑھائے، غرض اسی طرح وقتاً فوقتاً بڑھاتے بڑھاتے پچاس کی گنتی پوری کردی، پہلی اُمتوں کے روزوں کا ذکر اس لئے گیا کہ یہ اُمت مرحومہ یہ نہ سمجھے کہ اِس دشوار عبادت کی مشقت صرف ہمیں پر ڈالی گئی، اور اگلی امت اِس سے خالی تھی، نہیں بلکہ اگلوں کو بھی اس دشوار منزل کے طے کرنے کا حکم تھا، اِس سے صرف یہ غرض ہے کہ روزہ داروں کی ہمت بڑھے اور اس انوکھی عبادت کو بلا اور مصیبت نہ جانیں۔ بلکہ البلیلۃ اذا عمت طاعت کے لحاظ سے جسم و جان کی راحت سمجھیں، کیونکہ جب کوئی مصیبت عام حالت میں ہو کر ایک عالم کو گھیر لیتی ہے تو وہ مصیبت صورتِ مصیبت میں نہیں رہتی اسلئے یہ فارسی کا مقولہ ضرب المثل بن گیا ہے کہ "مرگ انبوہ جشنے دارد" یعنی ایک کثیر تعداد کا مرنا جشن کی صورت رکھتا ہے، ایک دو کے مرنے کا غم ہو سکتا ہے مگر ہزاروں مرنے والوں کا غم کیونکر ہو سکتا ہے، اِس حالت میں انسانی طبیعت

Marfat.com

ہیں ایک تسلی اور سہارا کی صورت پیدا ہو جاتی ہے، اب تو اپنے مرنے کا خیال نہیں دوسروں کے مرنے کا کیا غم کریگا +

تیسری لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ میں روزے کی اصلی غرض بتائی گئی ہے کیونکہ روزہ رکھنے سے یہ مقصود ہے کہ روزہ دار روزوں کی برکت سے پرہیزگار بن جائے، اور پرہیزگاری کے سامان کھانے پینے کے چھوڑنے سے بہت جلد تیار ہو جاتے ہیں، کیونکہ کھانے پینے کے ترک سے شہوانی قوتیں اور شیطانی حرکتیں کمزور پڑ جاتی ہیں اسلئے طبیب روحانی نے اپنے جاں نثاروں سے فرمایا کہ اے جوانوں کی جماعت اگر تمکو نکاح کرنے کی قدرت ہے تو نکاح کرلو نہیں تو روزہ رکھو کہ روزہ تمہاری نفسانی قوتوں کو دبا دیگا، سبحان اللہ روزہ کیا عجیب مجرب نسخہ ہے، جس سے شیطانی خون کی رگیں خلافِ شرع رفتار سے رک جاتی ہیں، اور انسانی بدن میں شیطان کا خون کے مانند چلنا پھرنا کم ہو جاتا ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدمی کے بطن میں شیطان مثل خون کے چلتا پھرتا ہے اس کا راستہ بھوک سے بند کرنا چاہیئے +

درحقیقت بھوک ایسی عمدہ نعمت ہے جس سے انسان کے مرتبے بلند ہوتے ہیں، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں وہی شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک قدر و منزلت رکھتا ہے جو اکثر بھوکا، اور (آخرت کی فکر میں) محو رہتا ہے، اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص برا ہے جو بہت کھاتا اور بہت سوتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ پیٹ تمام برتنوں سے برا برتن ہے :

مصباح الہدایت ترجمہ عوارف میں ہے کہ پیٹ کا زیادہ بھرنا تمام برائیوں کا سبب ہے، ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی پیٹ بھر کھایا پیا نہیں مگر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی اور گناہ کرنے پر آمادہ ہو گیا، ایک مرتبہ حضرت یحییٰ پیغمبر نے شیطان کو بہت سے جال لئے ہوئے دیکھا۔ فرمایا یہ جال کیسے ہیں، جواب دیا کہ یہ بیجا خواہشوں کے جال ہیں، جن سے اولاد آدم کا شکار کرتا ہوں۔ حضرت یحییٰؑ نے فرمایا اس میں میرے نام کا بھی کوئی جال ہے ؟ جواب دیا کہ آپ کا صرف ایک جال تھا۔ جس سے میں نے اس رات آپکا شکار کیا۔ جس رات کو آپ نے پیٹ بھر کھایا جس سے نماز پڑھنے میں سستی واقع ہوئی، حضرت یحییٰؑ نے فرمایا اب کبھی پیٹ بھر نکھاؤں گا، شیطان نے کہا آج سے میں کبھی کسی سے

Marfat.com

نصیحت کی بات نہ کہوں گا۔

جناب فتح موصلی فرماتے ہیں کہ میں تیس بزرگوں سے ملا سبھوں نے یہی فرمایا کہ کم سن بچوں سے میل جول نہ رکھنا اور کھانا کم کھانا (خاکسار کہتا ہے کہ نوخیز بچوں کے نسبت آیا ہے کہ الامرد کالنساء یعنی بے ڈاڑھی موچھ کے بچے عورتوں کے مانند ہیں۔ ان سے زیادہ میل جول رکھنے میں خطرہ ہے۔ بزرگوں نے ان سے زیادہ میل جول رکھنے والوں کو نادان فرمایا ہے، مولٰنا عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

شد دو خصلت مرد ناداں رانشاں صحبت صبیان و رغبت بازناں

نادان مرد کے دو نشان ہیں، ایک بچوں سے میل جول رکھنا، دوسرے عورتوں کی طرف رغبت کرنا۔

بعض بزرگوں نے فرمایا من شبع عن الطعام عجز عن القیام ومن عجز عن القیام افتضح بین الخدام یعنی جس نے پیٹ بھر کر کھایا وہ عبادت الٰہی سے عاجز ہوا، اور جو عبادت الٰہی سے عاجز ہوا وہ (قیامت کے دن) نیک بندوں کے سامنے رسوا ہوگا۔

حضرت ابن سیرین کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ مجھے عبادت کا طریقہ بتایئے، فرمایا تو کسقدر کھاتا ہے کہا پیٹ بھر کر ابن سیرین نے فرمایا کہ ابھی اپنا کھانا کم کر پھر عبادت کا طریقہ سیکھنا، کیونکہ زیادہ کھانے میں چھ آفتیں ہیں (۱) عبادت کا مزا نہیں ملتا (۲) کوئی دانائی کی بات نہیں یاد رہتی (۳) مخلوقات پر رحم نہیں کھاتا، سمجھتا ہے کہ ساری دنیا مجھ جیسی پیٹ بھری ہے (۴) خدا تعالیٰ کی عبادت بوجھل معلوم ہوتی ہے (۵) شہوت زیادہ ہوجاتی ہے (۶) مسلمان مسجد کو جاتے ہیں اور پیٹ بھرا پاخانہ کی طرف جاتا ہے۔

ابوربیع زاہد نے حضرت داؤد طائی سے کہا کہ مجھے کوئی اچھی بات بتایئے، فرمایا کہ دنیا کی تمام لذتوں کے مقابلہ میں روزہ رکھ اور قیامت کے دن اس روزہ کو افطار کر اور آدمیوں کی صحبت سے ایسا الگ بھاگ جیسے کوئی شیر سے بھاگتا ہے۔

ایک بزرگ کا قول ہے الدّنیا یومٌ ولنا صومٌ دنیا ایک دن ہے اور میں روزہ دار ہوں،

Marfat.com

غرضکہ زیادہ کھانے میں جسمانی روحانی نقصانات ہیں، اور کم کھانے میں بڑے بڑے فائدے ہیں مگر پیٹ کے بندوں کو اسکی خبر نہیں، شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا اچھا فرمایا ہے ؎

ندارند تن پروران آگہی کہ پُر معدہ باشد ز دانش تہی

یعنے پیٹ پالنے والوں کو اسکی خبر نہیں ہے کہ بھرا ہوا پیٹ عقل سے خالی ہوتا ہے، روزے میں از روئے عقل اور نقل کے اَن گنت فائدے ہیں، چند فائدے جو تجربہ میں آئے ہیں یہ ہیں (۱) روزے میں عاجزی کی شان پیدا ہو جاتی ہے (۲) روزہ دار کو روزی کی قدر آتی ہے (۳) روزہ جسمانی تندرستی کے لئے مفید ہے کیونکہ روزے سے ردی رطوبتیں جن سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہیں خشک ہو جاتی ہیں۔ (۴) روزے میں لوگوں کی روزیاں زیادہ ہو جاتی ہیں اس سے عام لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ حلوائی، بقال، بزاز تو اس مبارک ماہ میں سال بھر کی کمائی کر لیتے ہیں (۵) روزے کا یہ فائدہ ہے کہ رات کو لوگ نماز تراویح میں قرآن مجید پڑھتے ہیں اور اس سے لوگوں کو قرآن شریف حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور اس ذریعے سے خدا کا وہ وعدہ پورا ہوتا ہے جو اس نے قرآن شریف کے محفوظ رکھنے کی بابت فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ (۶) روزوں کا یہ فائدہ ہے کہ مسلمان صابر وضابط رہیں نہ بندۂ شکم کہ بھوڑ سی بھوک و پیاس کے ضبط کرنے کی قدرت نہ رکھیں (۷) روزوں کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ روزہ دار اُن مصیبت زدہ لوگوں کی مصیبت کا اندازہ کر سکتا ہے جن کو پیٹ بھر کر روٹی نہیں ملتی، اس حالت میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کا خیال پیدا ہوگا۔

میں نے بعض قلمی کتابوں میں دیکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اُس سات سال کے قحط کے زمانہ میں جو اُنکے دور سلطنت میں پڑا تھا صرف ایک وقت آدھی خوراک کھاتے تھے غلاموں نے عرض کیا حضور فیض گنجور کا بیت المال ہر قسم کے اناج سے بھرا ہے اور دنیا کے لوگ یہاں سے غلہ لیجاتے ہیں۔ کسی طرح کھانے کی کمی نہیں۔ پھر سرکار کھانا آدھا پیٹ کیوں کھاتے ہیں، فرمایا کہ میں آدھا پیٹ اس سبب سے کھاتا ہوں کہ دوسروں کی بھوک یاد رکھوں اور اُنکی امداد سے اس نازک زمانہ میں غفلت نہ ہو۔

Marfat.com

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت درجہ بھوکے تھے حتیٰ کہ بسبب بھوک کے پیٹ میں درد ہونے لگا۔ مگر آپ نے نہ کھایا اور فرمایا کہ جب تک غریبوں کے مقدمات کو فیصل نہ کریوں گا ہرگز نہ کھاؤں گا +

سُبحان اللہ ان بزرگوں کو غریبوں مسکینوں کا کسقدر خیال تھا۔

رمضان شریف کے فضائل حدیثوں میں بکثرت آئے ہیں، چند حدیثوں کو اس جگہ لکھا جاتا ہے، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لوگوں کی نیکیوں پر دس گونہ سے لیکر سات سو گونہ تک ثواب ملیگا۔ مگر روزے کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں اسلئے کہ روزے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَلصَّوْمُ لِی وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یعنی روزہ میرے لئے ہی اور میں ہی اسکی جزا دوں گا۔ اور یہ اس لئے کہ روزہ دار کھانے پینے اور جماع سے رُکنے کے سبب صفاتِ الٰہی کا خوگیر ہو جاتا ہے، کیونکہ خدا تعالیٰ ان چیزوں سے بری ہے، پس چونکہ روزے میں یہ اوصاف ہیں اسلئے اسکو خدا تعالیٰ نے اپنے ساتھ مخصوص کیا اور خود اسکی جزا کا متوفی ہوا۔ اُسکو اور کسی کے حوالے نہ کیا اور روزہ دار کو اپنی بارگاہ سے اتنا ثواب بخشا جس کا کوئی حساب نہیں نیز بے حساب ہونے کا یہ بھی سبب ہے کہ روزے میں صبر پایا جاتا ہے، اور صبر کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ صبر کرنے والے بے حساب اجر دیئے جائینگے اس لئے کہ صبر کی تین قسمیں ہیں ایک تو خدا تعالیٰ کی عبادت پر صبر کرنا، دوسرے اسکی حرام کی ہوئی چیزوں پر صبر کرنا یعنی اُن سے رُک جانا، تیسرے تکلیف اور سختیوں پر صبر کرنا، اور یہ سب باتیں روزے میں پائی جاتی ہیں، اس لئے کہ اس میں اُن عبادتوں پر صبر کرنا ہوتا ہے جو روزہ دار پر واجب ہیں۔ اور جو نفسانی خواہشیں حرام ہیں اُن پر بھی صبر کرنا ہوتا ہے، اور بھوک و پیاس اور ضعف جسمانی کی جو تکلیفیں ہوتی ہیں اُن پر بھی صبر کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ روزہ داروں کے بدن کو لاغری اور ضعف کی حالت لاحق ہوتی ہے +

اور بعضوں نے کہا ہے کہ روزہ خدا تعالیٰ اور بندہ کے درمیان ایک راز ہے جسکو وہ خالصاً لوجہ اللہ

Marfat.com

محض اسکی رضاجوئی کے لئے کرتاہے، اُسکے سوا کسیکو اطلاع نہیں کیونکہ روزہ نیت اور کھانے پینے سے باز رہنے کا نام ہے یہانتک کہ اس نیتِ دلی کی اطلاع کراماً کاتبین کو بھی نہیں ہوتی، برخلاف اور دوسری عبادتوں کے اسلیئے خداتعالیٰ نے اسکو اپنے ساتھ مخصوص کیا اور خود اسکی جزا دینے کو کہا دوسرے کے حوالے نہ کیا، اور سخی جب یہ کہے کہ اسکی جزا کا میں خود ذمہ دار ہوں تو یہ امر اس جزا کی عظمت اور بے انتہا کثرت کو مقتضی ہے جسکی نہ کوئی حد ہوگی نہ حساب +

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی روزہ کھولتے وقت اسکو طبعی خوشی کہتے ہیں کہ افطار کے وقت روزہ دار کی طبیعت بے اختیار کھانے پینے کی چیزیں دیکھکر خوش ہوتی ہے۔ دوسری خوشی دیدار الٰہی کے وقت ہوگی اور یہ خوشی پروردگار کی ملاقات کیوقت روزے کے اس ثواب پر ہوگی جو خداتعالیٰ کے پاس جمع کیا ہوا پائیگا جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا اور جو آگے بھیجی تمنے اپنے لئے کوئی نیکی تو اللہ کے پاس بہتر اور ثواب میں زیادہ ہے، چونکہ روزہ دار نے خداتعالیٰ کے لئے اپنا کھانا پینا وغیرہ کو چھوڑا تھا اسلیئے خداتعالیٰ اس کا بدلہ بہتر سے بہتر عنایت فرمائیگا، اور نبی علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا کہ خدا کے لئے ہرگز نہ چھوڑے گا کوئی چیز مگر خدا اسکو بہتر اس سے عنایت فرمائیگا +

روایت ہے کہ روزہ داروں کے لئے قیامت کے دن عرش کے لئے دسترخوان بچھایا جائیگا جس پر وہ کھارہے ہونگے اور لوگ حساب میں مبتلا ہونگے، یہ لوگ کہینگے کہ یہ کھانا کھانے والے کون ہیں یہ کھانا کھارہے ہیں اور ہم حساب ہی دینے میں پھنسے ہیں، جواب ملیگا کہ یہ روزہ دار تھے اور تم روزہ نہ رکھتے تھے

صحیحین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہونگے چونکہ روزہ داروں نے پیاس کی تکلیف اٹھائی تھی اس لئے یہ دروازہ انکے لئے مخصوص ہے جس میں سیرابی اور قیامت کی سخت پیاس سے پناہ ہے +

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو خدائے تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور یہ وہ بو ہے جو روزہ دار کے منہ سے خلو معدہ کے وقت بخارات اُٹھنے سے پیدا ہوتی ہے، اور یہ بو اگرچہ آدمیوں کو ناپسند ہے مگر خدائے تعالیٰ کو پسند ہے، کیونکہ یہ بو روزہ جیسی باعزت عبادت سے پیدا ہوئی ہے، اِس لئے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسواک سے اِس کا دُور کرنا مکروہ ہے۔ اسکے علاوہ دوسری بوئے دہن کو دُور کرنا ضرور ہے۔ اور جب روزہ دنیا میں خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیان راز تھا تو قیامت کے دن اُسکو اللہ جل شانہٗ مشک جیسی عمدہ خوشبو کے پیرایہ میں ظاہر فرمائے گا۔

حضرت انس سے روایت ہو کہ جب روزہ دار قبروں سے اُٹھیں گے تو منہ کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے کیونکہ انکے منہ بوئے مشک سے زیادہ خوشبودار ہونگے۔

ایک حدیث میں آیا ہے نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ یعنے روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہی ابو عالیہ کہتے ہیں کہ روزہ دار جب تک غیبت نکرے عبادت میں ہے اگرچہ اپنے بستر پر سو رہا ہو **غیبت** بہت ہی بڑی چیز ہے اسکی ممانعت قرآنِ شریف سے ثابت ہے۔

حضرت سلمان فارسی سے روایت ہو کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن میں فرمایا کہ والے لوگو تم پر سایہ افگن ہوا ہے ایک بزرگ مہینا، ایک مبارک مہینا، ایسا مہینا جس میں ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار مہینوں سے اللہ نے اُسکے روزے تم پر فرض کئے ہیں اور اُسکی راتوں کا عبادت کرنا سُنت قرار دیا ہے، جو شخص اس مہینے میں کوئی نفل عبادت کرکے اللہ کا تقرب چاہے وُہ مثل اُس شخص کے ہے جو اور دنوں میں فرض ادا کرے اور جو اس مہینے میں ایک فرض ادا کرے وہ مثل اس شخص کے ہے جو اور دنوں میں ستر فرض ادا کرے، یہ مہینا صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ مہینا یکجا ہو کر عبادت کرنے اور مل جل کر کھانے پینے کا ہے اس مہینے میں مومن کی روزی بڑھائی جاتی ہے، جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اُسکے سب گناہ بخشدیئے جائینگے، اور دوزخ سے آزاد کردیا جائیگا، اور اُسکو اُتنا ہی ثواب ملیگا جتنا روزہ دار کو، اور روزہ دار کے روزے میں کچھ کمی

Marfat.com

نہ ہوگی، حضرت سلمان کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگوں میں ہر شخص اسقدر نہیں پاتا ہے جس سے روزہ دار کی روزہ کشائی کرے فرمایا یہی ثواب اُس شخص کو بھی دیا جائے گا جو کسی روزہ دار کی روزہ کشائی ایک گھونٹ پانی یا ایک چھوہارے سے کرے۔ اور جو پیٹ بھر کر کھلائے اُسکو اللہ میرے حوضِ کوثر سے ایسا شربت پلائیگا کہ پھر پیاسا نہ ہوگا۔ آخر جنت میں داخل ہوگا۔ اِس مہینے کا پہلا عشرہ رحمت ہے، اور دوسرے عشرہ میں مغفرت ہے، اور تیسرے عشرہ میں دوزخ سے آزادی ہے، جو کوئی اِس مہینے میں اپنے غلام سے کم کام لے اللہ اُسکو بخش دیگا۔ اور دوزخ سے آزاد کرے گا (مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑیگا تو اللہ کو اسکی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑے، یعنی جب روزے سے یہ مقصود ہے کہ نفس امارہ مغلوب ہو اور محرمات شرعیہ سے پرہیز ہو جب یہ مقصود مفقود ہو تو ایسے روزے سے کیا فائدہ۔ اسی لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کم من صائم لیس من صیامہ الا الظما وکم من قائم لیس من قیامہ الا السھر (ترجمہ) بہتیرے روزہ دار ہیں جنکو روزے سے پیاسا رہنے کے سوا کچھ فائدہ نہیں اور بہتیرے شب بیدار ہیں جن کو شب بیداری سے سوا جاگنے کے کچھ فائدہ نہیں ؛

اسلئے کہ خدا کی نزدیکی صرف مباح چیزوں کے چھوڑ دینے سے حاصل نہیں ہوتی جب تک حرام چیزوں کو نہ چھوڑے پس روزہ دار کو چاہیئے کہ جس طرح روزے کے دنوں میں مباح چیزوں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کا حکم بجا لایا اسی طرح حرام چیزوں کو جن کا کرنا کسی وقت حلال نہیں چھوڑ کر پورے طور پر حکم خداوندی کو ادا کرے تاکہ اسکی نزدیکی اور رضامندی حاصل ہو ؛؛

پس جو شخص فانی زندگی کے فائدے اور زیب و زینت پر لگا رہا وہ آخرت کی باقی اور دائمی زینت سے محروم رہا، اس پر سید الانبیاء فخر موجودات کا یہ مبارک ارشاد شاہد ہے من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربھا فی الاخرۃ ومن لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ (ترجمہ)

Marfat.com

جو شخص دنیا میں شراب پی لیگا وہ آخرت میں نہ پئے گا۔ اور جو شخص دنیا میں حریر (ریشمی لباس) پہنے گا وہ آخرت میں نہ پہنے گا ÷

خلاصہ یہ کہ دنیا میں حرام شراب پینے والا اور دنیا میں مرد ہو کر ریشمی لباس پہنے گا تو آخرت کے حلال شراب اور ریشمی لباس سے محروم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ روزہ داروں کو برکات دینی اور دنیوی سے مالامال فرماکر محرمات شرعیہ سے بچاوے۔ آمین ÷

چاند دیکھنے کے احکام

(۱) شعبان کی ۲۹ انتیسویں تاریخ کو سب مسلمان چاند دیکھنے کی کوشش کریں، اگر چاند دیکھا گیا تو روزہ رکھیں نہیں تو پورے تیس ۳۰ دن کے بعد روزہ رکھیں ÷

(۲) جو شخص رمضان کا چاند دیکھے اسپر واجب ہے کہ اسی رات میں اس مقام کے مسلمانوں کو خبر کردے یہ حکم اُس وقت کے لئے ہے جب دیکھنے والا ایک ہی شخص ہو اور فاسق بھی نہو، اور اگر کئی آدمیوں نے دیکھا تو کسی پر خبر کرنا واجب نہیں ÷

(۳) رمضان کے چاند میں صرف ایک آدمی کی شہادت کافی ہے بشرطیکہ خبر دینے والا مسلمان عاقل بالغ ہو اور اپنے دیکھنے کی خبر دے اور چاند دیکھنے کیجگہ گرد و غبار سے صاف نہو، اگر مطلع صاف ہو تو ایک شخص کا بیان کافی نہیں ہے ÷

(۴) عید الفطر کے چاند میں دو متقی مرد یا ایک مرد اور دو عورت کی شہادت معتبر ہوگی، جبکہ مطلع صاف نہو، اگر مطلع صاف ہوگا تو دونوں چاند کے دیکھنے میں ایک دو مرد کی خبر معتبر نہ ہوگی، بلکہ ایک محلے کے لوگوں کی یا پچاس آدمیوں کی معتبر ہوگی (مجالس الابرار)

(۵) جنتری یا نجومی کے کہنے پر چاند کا ثبوت نہوگا ÷

(۶) ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر حجت ہے ÷

Marfat.com

روزے کے فرائض

صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے، جماع سے رُکنا، فرض ہے ؀

روزے کے مکروہات

کسی چیز کا چکھنا، چبانا، جوان کو اپنی بی بی کا بوسہ لینا، غیبت کرنا، جھوٹھ بولنا۔ لڑائی جھگڑا کرنا فحش بکنا مکروہ ہے۔ اِسی حکم میں اور افعالِ حرام بھی داخل ہیں۔ جیسے چغلی کھانا کسی کا ناحق مال لینا کسی کو ظلماً مارنا یا سخت کہنا ؀

روزے کے مفاسد

کھانا کھانے پانی پینے عورت سے ہم بستری کرنے، یا دوا یا غذا کے دماغ یا پیٹ میں جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور عمداً انہیں مذکورہ بالا افعال کے کرنے سے قضا اور کفارہ لازم ہوگا بشرطیکہ روزہ دار عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا رمضان میں ہو۔ اسلئے کہ قضا میں کفارہ لازم نہیں آتا اور یہ بھی ضرور ہے کہ روزے کی نیت رات سے کی ہو ؀

ایک روزے کے کفارے میں ایک غلام آزاد کرے اگر اسکی طاقت نہو تو دو مہینے کے روزے پے درپے رکھے جن میں عیدین اور ایام تشریق نہوں۔ پھر اگر دو مہینے کے روزوں میں ایک روزہ بھی فوت ہو جائے خواہ بعذر یا بلا عذر تو دوسری دفعہ از سرِ نو رکھے جسقدر رکھ چکا ہے اُنکا حساب نہ ہوگا۔ ہاں اگر کسی عورت کو حیض آجائے اور اس سبب سے درمیان کے روزے ناغہ ہو جائیں تو یہ ناغہ معاف ہے حیض کے بعد صرف اسی قدر رکھے جتنے باقی رہ گئے ہیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے قضا کے روزے رکھے جائیں پھر پے درپے کفارے کے ؀

تشریح۔ اگر کسی نے جان کر ایک دن اپنی بی بی سے جماع کر لیا تو ایک دن قضا کا روزہ رکھ کر

پھر کفارے کے روزے لگاتار رکھے ۞ اگر کسی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے تو ساٹھ محتاجوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے

جن چیزوں سے صرف قضا آتی ہے

(۱) بے احتیاطی سے حلق میں پانی اُتر گیا (۲) زبردستی کھانا کھلایا گیا (۳) حقنہ کرایا (۴) ناک یا کان میں دوا ڈالے (۵) منہ بھر کر تکلف سے قے کی (۶) بعد نیت کرنے کے سفر کیا اور روزہ توڑ دیا (۷) تر دوا پیٹ یا دماغ میں ڈالی (۸) شک سے صبح صادق میں سحری کھائی (۹) بگمان غروب آفتاب روزہ افطار کر لیا۔ حالانکہ آفتاب غروب نہ ہوا تھا (۱۰) مینہ کا قطرہ منہ میں چلا گیا (۱۱) چنے کے برابر یا زیادہ گوشت نگل گیا جو دانتوں میں رہ گیا تھا ۞

جن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

(۱) سرمہ لگانا (۲) سر میں تیل ڈالنا (۳) فصد کھلوانا (۴) پچھنے لگوانا (۵) مسواک کرنا۔ (۶) پھول یا عطر کا سونگھنا (۷) بوڑھے مرد کو بی بی کا بوسہ لینا اگر خوف جماع یا انزال کا نہ ہو۔

سحری کا بیان

سحری کھانا مسنون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور یہود و نصاریٰ کے روزوں میں صرف سحری کا فرق ہے۔ ہم سحری کھاتے ہیں وہ نہیں کھاتے۔ اور فرمایا لوگو سحری کھاؤ اس میں برکت ہے۔ سحری آخر رات کے چھٹے حصہ میں کھانا جائز ہے مگر صبح صادق کے قریب کھانا مستحب ہے ۞ سحری میں جو چیز کھائے جائز ہے اگر کچھ نہ کھائے تو صرف ایک گھونٹ پانی پی لے تاکہ سنت ادا ہو جائے۔ احادیث میں آیا ہے کہ سحری کھانے والے پر اللہ رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں مسئلہ نقارہ کی آواز پر سحری کھانی جائز ہے البتہ طبلہ بجانے والے پر اعتماد ہو ۞

Marfat.com

نیت کے مسائل

(۱) رمضان میں ہر روزے کے لئے نیت کرنی ضروری ہے، ایک روز کی نیت کر لینا تمام روزوں کو کافی نہیں (۲) نیت کا زبان سے ظاہر کرنا ضروری نہیں، دل سے قصد کافی ہے حتیٰ کہ سحری کھانا قائم مقام نیت کے ہے اسلئے کہ سحور روزہ رکھنے کی غرض سے کھائی جاتی ہے (بحر الرائق)

(۳) اگر رات کو نیت نہ کی بھول گیا تو صبح کے وقت یا کچھ دن چڑھے کرلے۔

افطار کا بیان

جب گردہ آفتاب مغرب میں چھپ جائے اور مشرق کی طرف سے سیاہی نمودار ہو روزہ افطار کیا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک مسلمان افطار میں جلدی کرتے رہینگے دین کو غلبہ رہیگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے افطار میں جلدی کرنے والے بندے بہت پیارے ہیں، اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ افطار میں جلدی کرنا گویا احتیاجِ رزق کو خدا کے سامنے ظاہر کرنا ہے اور خدا کو جو بندوں کا رازق ہے اپنے بندوں کی یہ ادا بہت پسند آتی ہے۔

روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھنی سنت ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

(ترجمہ) خداوندا میں نے خاص تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا، اور روزہ دار کو لازم ہے کہ حلال چیز سے روزہ افطار کرے اور چھوہارے سے روزہ افطار کرنا مسنون ہے اگر چھوہارا نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ اور دوسروں کی افطاری سے افطار کرنا بھی درست ہے، یہ گمان نہ کرے کہ غیر شخص کی افطاری سے ثواب روزہ میں کمی ہو جائیگی، خدا تعالیٰ کی عنایت کا خزانہ بے حساب ہے، روزہ دار کو روزہ رکھنے کا اور افطار کرانے والے کو افطاری دینے کا ثواب ملیگا بغیر اسکے کہ کسی کے ثواب میں کمی ہو جیسا کہ حضرت سلمان کی روایت سے ثابت ہے، جو فضائل رمضان میں اس سے پہلے صفحہ ۱۲ پر درج ہے۔ اور افطار کے وقت اپنی دینی و دنیاوی حاجتوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرے کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے جیسا

Marfat.com

کہ حدیث میں آیا ہے۔ افسوس ہے اُن پر جو اس مبارک و مقبول وقت کو بیفائدہ باتوں اور افطاری کے تلاش میں کھوتے ہیں بلکہ بہتیرے تو افطاری کے لئے لڑتے جھگڑنے لگتے ہیں۔ افطار سے پہلے خاموش رہکر اپنے خالق رازق خدا سے لو لگائیں۔ اور روزہ کی قبولیت کی دعا کریں ؛

اعتکاف

بیٹھنے کا بڑا ثواب ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان کے آخری عشرہ (دھے) میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ جس مسجد میں پنجوقتی نماز ہوتی ہو اور جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہو ایک علیحدہ جگہ مقرر کرے بیسوین رمضان کو غروب آفتاب سے پہلے داخل ہونا چاہئے۔ پھر سوائے انسانی حاجات پیشاب پاخانہ) پورا کرنے کے باہر جانا درست نہیں ؛

اعتکاف کی حالت میں عورت سے ہم بستر ہونا۔ بوسہ لینا۔ پیار کرنا۔ گلے ملنا جائز نہیں اور خالی خولی دنیا کی باتیں درست نہیں اسی طرح بالکل چپکا بیٹھنا بھی اچھا نہیں۔ اعتکاف کی حالت میں قرآن پڑھنا۔ حدیث کا مطالعہ کرنا۔ اذان دینا۔ فتوی لکھنا۔ خطبہ پڑھنا۔ دینی باتوں کا سکھانا درست ہے۔ اعتکاف کا بڑا سے بڑا یہ فائدہ ہے کہ نماز جماعت سے ملیگی۔ اور کم سے کم یہ فائدہ ہے کہ دنیا کے بکھیڑوں سے بچا رہیگا ؛

عورت گھر کی مسجد میں جہاں نماز پڑھتی ہو اعتکاف کرے ؛

لیلۃ القدر

رمضان شریف میں ایک رات نہایت برکت والی ہے جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے اسی کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ جو شخص اس بزرگ رات کی عبادت سے محروم رہا وہ بڑی نعمتوں سے محروم رہا۔ یہ رات اکیسویں ۲۱ تیسویں ۲۳ پچیسویں ۲۵ ستائیسویں ۲۷ انتیسویں ۲۹ تاریخ میں ہوتی ہے (بخاری) اس بزرگ رات میں حضرت جبریل آسمان سے اُترتے ہیں اور اُنکے ہمراہ مقرب فرشتوں کی ایک جماعت ہوتی ہے۔ عبادت کرنے والے مسلمان کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ انکی دعا قبول فرماتا ہے

Marfat.com

اور اس رات کی عبادت کی برکت سے مسلمانوں کے اگلے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور اس مبارک رات میں یہ دعا بکثرت پڑھنا چاہیئے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ فَاعْفُ عَنِّیْ یہ دعا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تعلیم فرمائی تھی ۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس بزرگ رات میں عبادت کرنے میں مشغول رہیں اور دینی و دنیاوی حاجتیں خدا تعالیٰ سے طلب کریں ؀

معذورین کے احکام

جو بیمار ہو یا سفر میں ہو یا عورتیں حیض و نفاس میں ہوں یا حمل سے ہوں یا بچے کو دودھ پلاتی ہوں اور خوف ہو کہ روزے کی وجہ سے بچے کو نقصان پہنچے گا تو یہ سب لوگ روزہ موقوف رکھیں ۔ جب عذر جاتے رہیں روزوں کی قضا رکھیں سال بھر میں پورے کرلیں چاہیں ایک دم رکھیں ۔ چاہیں تھوڑے تھوڑے کر کے رکھیں ؀

جو شخص اسقدر بوڑھا ہو کہ ضعف کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو روزے کے بدلے ایک محتاج کا پیٹ بھر دیا کرے ؀

شوال کے مہینے میں عید کے بعد چھ دن روزہ رکھنا مستحب ہے اور بہتر ہے کہ یہ روزے درمیان میں فصل دیکر رکھے جائیں ؀

عرفہ (ذوالحجہ کے نویں تاریخ کا روزہ رکھنا مسنون ہے حدیث میں آیا ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال گذشتہ ایک آیندہ کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے مگر یہ روزہ حاجیوں کو رکھنا مکروہ ہے اس لئے کہ ارکان حج کے ادا کرنے میں عاجز ہو جاوینگے (مجالس الابرار)

اسی طرح عاشورہ و محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ ایک دن ملاکر خواہ نویں کا خواہ گیارہویں کا روزہ رکھنا مسنون ہے ہر ماہ کی تیرہویں ۔ چودہویں ۔ پندرہویں کا روزہ مسنون ہے ؀

عید الفطر اور ایام تشریق (بقرعید کی گیارہویں بارہویں تیرھویں کا روزہ رکھنا حرام ہے ۔

روزہ وصال (بغیر کسی دن کے بیچ میں ناغہ کئے ہوئے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے اسی طرح

Marfat.com

سکوت کا روزہ یعنی روزے میں بالکل خاموش رہنا بھی مکروہ ہے بلکہ ذکر الٰہی تسبیح تقدیس تہلیل استغفار اور تلاوت قرآن میں مشغول رہے ❊

رمضان شریف کے ادائی روزے فرض معین ہیں انکا تعین انکا تقرر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یہ روزے گرمی کے دنوں میں آویں یا جاڑے یا برسات میں اپنے وقت سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتے۔ اور نہ کسی کو انکے آگے پیچھے کرنے کا اختیار ہے ❊

رمضان کے قضائی روزے فرض غیر معین ہیں انکے پورا کرنے میں بندوں کو اختیار ہے جب چاہیں رکھیں دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے ادا کر لینا چاہیئے اور کسی وجہ سے انکو نہ رکھ سکا اور ادائی روزوں کا زمانہ آملا تو پہلے ادائی روزوں کو ادا کرے پھر قضائی روزوں کو اسکے بعد ادا کرلے ❊

واجب معین وہ روزے ہیں جنکے لئے کوئی دن مقرر کیا ہو۔ مثلاً کسی نے منت مانی کہ میں جمعرات کے دن اللہ کے واسطے ایک روزہ رکھوں گا تو اسکو جمعرات ہی کے دن ادا کرنا ہوگا ❊

واجب غیر معین وہ روزے ہیں جن میں دن اور تاریخ کی تخصیص نہ ہو۔ مثلاً کوئی منت مانے کہ میں چار روزے رکھوں گا دن تاریخ مقرر نہ کرے اس صورت میں اسکو اختیار ہے جب چاہے رکھے اور منت کے روزوں کا رکھنا اور منت کا پورا کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی منت مان کر پوری نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔ خواہ منت روزوں کی ہو یا اور کسی چیز کی۔ قرآن مجید میں ہے وَالْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ۔ (ترجمہ) لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی نذریں پوری کریں۔ شرع محمدی میں سوائے خدا کے غیر کی منت حرام ہے اور حدیث میں غیر اللہ کی نذر کو شرک فرمایا ہے مَنْ نَذَرَ لِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ مسلمانوں کو چاہیئے کہ شرک سے آپ کو بچائیں خواہ وہ شرک فی العلم ہو جیسے کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔ یا شرک فی التصرف ہو یعنی خدائی کارخانہ میں کسیکو دخیل جاننا۔ یا شرک فی العبادت ہو جیسے غیر اللہ کو سجدہ کرنا۔ قبر کا طواف کرنا یا ندی نالہ کو بھینٹ دینا۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک کی نجات نہیں اگر بغیر توبہ کئے مر گیا ❊

نمازِ تراویح

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کو رمضان میں شب بیداری کی ترغیب دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے مَنْ قَامَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

Marfat.com

یعنے جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کی خاطر جاگتا رہیے تو اُسکے سب پچھلے گناہ معاف ہوجائینگے۔ علاوہ اس ارشاد کے رمضان کی تین راتوں میں آپنے صحابہ کو جماعت سے نمازیں پڑہائیں پھر اس خیال سے کہ کہیں قیام رمضان (راتوں کو نماز پڑہنا) فرض نہو جائے ترک فرمایا اور صحابہ سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں میں پڑھ لیا کرو کیونکہ فرض کے سوا اور نمازیں گھر ہی میں پڑہنا بہتر ہے ؛

پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شروع زمانہ میں بھی یہی حال رہا یعنی صحابہ اپنے اپنے گھروں میں وہ نماز جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین راتوں کو پڑہایا پڑہتے رہے مگر یہ نماز تہجد کی نماز تھی جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں پڑھا کرتے تھے جیساکہ بخاری اور مسلم میں ہے۔ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ سے زیادہ نہ پڑہتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کچھ لوگ وہی نماز مسجد نبوی میں الگ الگ پڑھ رہے ہیں تمیم داری اور اُبی بن کعب کو فرمایا کہ یہ نماز جماعت سے پڑہایا کرو چنانچہ ان دونوں بزرگوں نے جماعت سے نماز پڑہائی۔ اُس وقت بہت سے اصحاب حضرت عثمان حضرت علی حضرت ابن مسعود حضرت ابن عباس حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت معاذ اور دیگر حضرات مہاجرین وانصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے۔ کسی نے اِس صورت جماعت پر اعتراض نہ کیا اور سب متفق رہے بلکہ حضرت علی نے حضرت عمر کی تعریف کی اور دعا دی کہ خدا عمرؓ کی قبر روشن کرے جیسے اُنہوں نے ہماری مسجدیں روشن کردیں۔ پھر اسکے بعد حضرت عمر ہی کے دور خلافت میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پر امر مستقر ہوگیا جیساکہ موطا امام مالک میں یزید ابن رومان سے مروی ہے۔ اور نیز ابن ابی شیبہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُم المومنین ابن میمونہ کے گھر میں بیس رکعتیں اور وتر پڑہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر ابن عباس کی شہادت

اور دیگر اصحاب کا اس پر مواظبت کرنا دلیل صحت ہے ❖

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد فرمانا کہ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَسُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْ بَعْدِی یعنی میرے طریقہ اور خلفائے راشدین کے طریقہ کو جو میرے بعد ہونگے لازم پکڑو صاف بتا رہا ہے کہ بیس رکعت تراویح کا پڑھنا سنت ہے ❖

مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ مصفی شرح مؤطا میں لکھتے ہیں۔ چونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی نورانی فراست سے سمجھ گئے تھے کہ آنحضرت صلعم تمام دنوں کی عبادت کرنے کی رغبت دیتے رہے ہیں اس لئے نبی علیہ السلام کے تعداد رکعات کو دوچند کر دیا۔ اسی سبب سے حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں بیس رکعت تراویح پڑھنے کا رواج ہو گیا تھا ❖

خاکسار مؤلف ہذا کو تحقیق کرنے اور کتابوں کے دیکھنے سے یہی معلوم ہوا کہ اگلے اماموں سے کسی نے آٹھ رکعت تراویح کا حکم نہیں دیا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بیس ہی رکعت کا ہے۔ اور **امام مالک** رحمۃ اللہ علیہ نے گیارہ رکعت اور بیس رکعات مع تین وتر کے اختیار کیا ہے ❖

تراویح کی نماز رمضان میں مردوں اور عورتوں کے لئے سنت موکدہ ہے جس رات کو چاند دیکھا جائے اسی رات سے تراویح شروع کیجائے اور عید کا چاند دیکھ کر چھوڑ دیجائے۔ جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں انکو بھی تراویح کا پڑھنا سنت ہے حیض ونفاس والی عورتیں اگر نماز کے وقت طاہر ہو جائیں اسی طرح وہ کافر جو اُس وقت اسلام لائے اسی طرح وہ مسافر اور وہ مریض جو روزہ نہ رکھتا ہو ان سبکو تراویح پڑھنا سنت ہے اگرچہ ان لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ❖

نماز تراویح کا وقت بعد نماز عشاء کے شروع ہوتا ہے اور صبح کاذب کے آخری وقت تک رہتا ہے بعد طلوع صبح صادق کے پھر اس کا وقت نہیں رہتا ❖

نماز تراویح کا بعد تہائی رات کے نصف شب سے پہلے پڑھنا **مستحب** ہے اور بعد نصف شب کے خلاف اولیٰ ہے۔ نماز **وتر** کا بعد تراویح کے پڑھنا بہتر ہے اگر پہلے پڑھ لیا تب بھی درست ہے۔ اگر کوئی شخص

Marfat.com

مسجد میں ایسے وقت آیا کہ نماز عشا ہو چکی تھی تو اسکو چاہیئے کہ پہلے نماز عشا پڑھے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جائیں تو انکو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے (در مختار)

سارے مہینے میں ایک قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت موکدہ ہے لوگوں کی سستی سے ترک نکرنا چاہیئے ہاں اگر لوگوں سے ترک جماعت کا اندیشہ ہو تو الم ترکیف سے دوبارہ پڑھائے ؛

تراویح میں کسی سورہ کے شروع پر ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنا چاہئے تاکہ ختم قرآن مجید میں نقصان نہو کیونکہ بسم اللہ بھی ایک پوری آیت ہے کسی سورۃ کا جزو نہیں یہ مذہب حنفیہ کا ہے اسکے ترک سے قرآن مجید کے پورے ہونے میں ایک آیت کی کمی رہجاویگی۔ آجکل دستور قل ہو اللہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کا ہے۔ اسکی کوئی خصوصیت نہیں چاہے قل ہو اللہ کے شروع میں پڑھے یا اور کسی سورت کے شروع میں پڑھ لے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر اور کسی سورت کے شروع میں پڑھی گئی تو کافی نہ ہوگی۔

مسئلہ اگر نماز تراویح میں امام دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور تیسری رکعت کے لئے سیدھا کھڑا ہو گیا تو جب تک تیسری رکعت کا رکوع اور سجدہ نہیں کیا اور کسی مقتدی نے یاد دلایا تو امام کو چاہیئے کہ بیٹھ جاوے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے یہ دو رکعت درست ہوگئیں اور اگر تیسری رکعت کا رکوع اور سجدہ کر لیا پھر یاد آیا یا مقتدی نے یاد دلایا یعنے لقمہ دیا تو اب امام کو چاہیئے کہ نہ بیٹھے بلکہ ایک رکعت اور پڑھکر چار رکعتیں کرلے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے یہ چار رکعتیں قائم مقام دو رکعت کے ہوئیں اور یہ حکم اس وقت ہے جبکہ دو رکعت پر بقدر التحیات پڑھنے کے نہیں بیٹھا اور اگر بقدر التحیات پڑھنے کے دو رکعت پر بیٹھ گیا تھا تو صحیح یہی ہے کہ یہ چاروں رکعتیں ہوگئیں ؛

اور اگر امام نے چار رکعت کی نیت باندھی تھی اور دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور چار پڑھ لیں تو اس صورت میں صرف دو ہی رکعتیں شمار کیجائینگی۔ کیونکہ اول کی دو رکعتیں بوجہ نہ بیٹھنے کے فاسد ہوگئیں مگر دوسری دو رکعتیں بوجہ بقائے تحریمہ درست رہیں۔ اس صورت میں صرف دو ہی رکعت دُہرانا ہوگا (فتاوی قاضیخان وغیرہ)

Marfat.com

نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے اگر اس مقدار کے بیٹھنے میں تکلیف ہو تو کم بیٹھنا چاہیے پھر اس بیٹھنے کی حالت میں چاہے نوافل پڑھے چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے۔

بعض فقہا لکھتے ہیں کہ یہ دعا پڑھے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ (شامی)

نیت میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت نماز تراویح پڑھوں جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے صحابہ کی سنت ہے ؂

نماز عیدین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل مدینہ کو دو خوشیاں مناتے دیکھا تو فرمایا یہ خوشیاں کیسی ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اسلام سے پہلے اِن دونوں دنوں میں خوشیاں کیا کرتے تھے تب آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو اسکے عوض میں اِس سے بہتر و بڑے دن دیئے ہیں عید الفطر کا دن اور عید الضحیٰ کا (بحر الرائق)

شوال کی یکم تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور **ذی الحجہ** کی دسویں تاریخ کو عید الضحے کہتے ہیں۔ اِن دونوں دنوں میں دو رکعت نماز بطور شکرانہ کے پڑھنا واجب ہے، جو شرطیں نماز جمعہ کی ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں مگر نماز جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عیدین کا نماز کے بعد پڑھنا مسنون ہے ؂

عید الفطر کے دن بارہ چیزیں مسنون ہیں (۱) اپنی آرایش کرنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) عمدہ لباس پہننا (۵) خوشبو لگانا (۶) صبح کو بہت سویرے اُٹھنا (۷) عید گاہ کو جلدی جانا (۸) عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا (۹) کوئی شیرین چیز مثل چھوہارے وغیرہ کے کھانا (۱۰) عید گاہ

86285

Marfat.com

میں نماز پڑھنا (۱۱) ایک رستہ سے جانا دوسرے سے واپس آنا رستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے کہنا (۱۲) پاپیادہ جانا ؛

عید الفطر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ پس نے نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید الفطر کی مع چھ تکبیروں کے پڑھوں یہ نیت کرکے ہاتھ باندھے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھکر تین مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور تیسری تکبیر کے بعد باندھ لے مقتدی اسکے بعد خاموش رہیں اور امام اَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھکر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھکر حسب دستور رکوع اور سجدہ کرکے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھکر تین بار مثل اول کے ہاتھوں کو کانوں تک لیجا کر اللہ اکبر کہے مگر یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہکر رکوع میں جائے (مجالس الابرار)

عید الضحیٰ کی نماز کا بھی وہی طریقہ ہے جو عید الفطر کی نماز کا ہے فرق اتنا ہے کہ بجائے عید الفطر کے عید الضحیٰ کا نام لے اور اس عید میں نماز سے پہلے کوئی چیز نہ کھائے اور تکبیروں کو اس عید میں آتے جاتے وقت باآواز بلند کہے۔ اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھنی چاہیے اور عید الضحیٰ کی سویرے اذان واقامت نہ یہاں نہ وہاں ؛

اگر عید الفطر کی نماز کسی عذر سے نہ پڑھی گئی تو دوسرے دن پڑھنی چاہیے۔ اسی طرح بوجہ عذر کے عید الضحیٰ کی نماز تیرھویں تاریخ تک پڑھنی جائز ہے۔

ایام تشریق میں نویں ذی الحجہ کی نماز صبح سے لیکر تیرھویں ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہر نماز فرض کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہنا واجب ہے بشرطیکہ نماز جماعت سے پڑھی گئی ہو مسافر اور عورت پر واجب نہیں ہاں اگر ایسے لوگ ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی واجب ہے۔

مسافر عورت منفرد گاؤں والوں کو بھی یہ تکبیر ہر فرض نماز کے بعد کہہ لینا بہتر ہے۔ عید الضحیٰ کی نماز کے بعد تکبیر کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی فوراً کہہ لیں امام کی تکبیر کا انتظار نہ کریں ؛

Marfat.com

زکوٰۃ

اسلام کا ایک بڑا رکن ہے اسکی فرضیت قطعی ہے منکر اس کا کافر اور تارک اس کا فاسق ہے قرآن مجید میں اس کا ذکر بیشتر جگہ نماز کے ساتھ آیا ہے اسکے ادا کرنے والوں کو بھی خوشخبری دی گئی ہے۔

اور (۱) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ (ترجمہ) اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (یقین کرو) کہ جو نیکی تم اپنے لئے (مرنے سے) پہلے کروگے اس (کے ثواب) کو تم اللہ کے یہاں پاؤ گے (۲) دوسری جگہ یوں آیا ہے مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ (ترجمہ) ان لوگوں کے مال کا حال جو اللہ کی راہ میں اپنے مال کو خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی مثل ہے جو سات بالیاں نکالے اور ہر بالی میں سو دانے ہوں (یعنی ہر ایک چیز کا ثواب سات سو گنا ملیگا) اور اللہ جسکے لیے چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے +

اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کے حق میں یہ آیت آئی ہے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ (ترجمہ) اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسکو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو (اے نبی) تم انکو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو جس دن کہ وہ (سونا چاندی) دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر اس سے ان (بدنصیبوں) کی پیشانیاں اور انکے پہلو اور انکی پیٹھیں داغی جائینگی (اور ان سے کہا جائیگا کہ) یہ وہی (سونا چاندی) ہے جسکو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا پس (اب) جو تمنے جمع کیا تھا اس (کے مزے) کو چکھو۔ اللہ کی پناہ کیسی خوفناک وعید ہے جس سے دل لرزتا ہے۔ اے رحیم وغفار خدا اس ناقابل برداشت سزا سے اپنے محبوب نبی کی امت کو بچالے۔ آمین

تفسیر اس عذاب کے ساتھ ان اعضا کو مخصوص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب مالدار زکوٰۃ دینے کی

Marfat.com

عادت نہیں ڈالتا ہے اگرچہ زکوٰۃ اُس پر واجب ہو اور وقت بھی آپہنچے۔ جب یہ فقیر طالب زکوٰۃ کو دیکھتا ہے تو منہ بگاڑتا ہے اور جب وہ مانگ بیٹھتا ہے تو منہ موڑ کر پہلو بدل لیتا ہے اور اگر وہ باربار سوال کرتا ہے تو اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور فقیر کو کچھ نہیں دیتا ہے پس فقیر کو اسکی ان حرکات سے ایذا ہوتی ہے۔ انہیں حرکات ناشائستہ کے سبب سے اِس مالدار بخیل کو جو خدائے تعالیٰ کے حق ادا کرنے میں بے پروائی کرتا ہے تو اللہ پاک اسکے سونے چاندی کو آگ کی تختیاں بنادیگا اور ان سے بخیل کے اُن اعضاؤں کو داغ دلائیگا۔ جن سے فقیر کو تکلیف دی تھی ❊

مسلمانو! جب زکوٰۃ نہ دینے میں ایسا سخت عذاب ہے تو اسکے فرض کرنے میں ضرور کوئی حکمت ہوگی پہلی حکمت یہ ہے کہ بندوں کو خدا کی محبت کا حکم ہے اور کوئی مسلمان ایسا نہیں جو خدا کے ساتھ محبت کا دعویٰ نکرتا ہو اور زبان سے توحید کا اقرار کرنا ہی دعوی ہے اور بندے کو مال بھی محبوب ہے اب حضرتِ حق بندے کو آزماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے بندے اگر تو میری دوستی میں سچا ہے تو اپنے معشوق مال کو مجھپر فدا کر دے جو مبارک بندے نقطے اِس تک کو پہنچ گئے اور راز کو سمجھ گئے اُنکے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ صدیقوں کا ہے کہ نامِ خدا پر گھر کی ساری چیزیں قربان کر دیتے ہیں ❊

جس طرح امیر المومنین حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا سب مال لے آئے آپنے استفسار فرمایا کہ اے صدیق جورو بچوں کیواسطے کیا چھوڑا ہے۔ عرض کیا فقط خدا اور رسول کا نام ہی نام ہے ❊

اور بعض بزرگوں نے اپنا نصف مال راہِ خدا میں دیا۔ جس طرح امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نصف مال حضور نبوی میں لاحاضر کیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکوں بالوں کے واسطے کیا چھوڑا عرض کیا اسی قدر جسقدر یہاں حاضر کیا ہے اِس پر حضور پرنور نے فرمایا کہ بَیْنَکُمَا مَابَیْنَ کَلِمَتَیْکُمَا تفاوتُ یعنے تم دونوں کے درجوں

بس بھی اتنا ہی تفاوت ہے جتنا تم دونوں کے کلام میں ہے ؛

دوسرا درجہ اُن نیک بندوں کا ہے جو علاوہ صدقے فرض کے نفل صدقات کو عین حاجت اور بوقت ضرورت وقتاً فوقتاً غریبوں اور محتاجوں کو دیتے رہتے ہیں اور مسکینوں کی حاجتوں کو اپنے بی بی بچوں کی حاجتوں کی طرح پورا کرتے رہتے ہیں ؛

تیسرا درجہ اُن حضرات کا ہے جو صرف صدقاتِ فرض ہی کے دینے کی ہمت رکھتے ہیں اور نفل صدقات کے دینے کی ہمت نہیں کرتے فقط صدقے فرض ہی کے ادا کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور حکمِ خدا تعالیٰ کو خوشی خاطر سے ادا کرتے ہیں اور فقیروں پر احسان نہیں دھرتے ہیں ؛

دوسری حکمت جب مالدار مسلمان آپ کو مال کی بدولت بے پروا دیکھتا ہے اور اپنی تمام خواہشیں مال سے پوری کرتا ہے اور دوسرے مسلمانوں کو جو اسکی مثل ہیں غریب اور عاجز دیکھتا ہے تو دل میں کہتا ہے کہ خدا کا شکر ہے کہ مجھے مال دیکر بے پروا کر دیا اور اسکو میرا دست نگر بنا دیا مبادا آزمایش ہو کہ خدا تعالیٰ اسکو میرا سا اور مجھے اُسکا سا بنا دے، جب یہ خیال آیا تو جلدی سے نعمتِ خداداد کے شکریے ادا کرنے پر آمادہ ہو گیا اور صدقے فرض یعنی زکوٰۃ کے مال سے اُسکی مدد کی اور اپنے مال کو آفاتِ سماویہ سے محفوظ رکھا۔ کیونکہ مال مزکّیٰ (جسکی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہے) دوسرکارِ حقیقی کی حفاظت میں آجاتا ہے اب اسے نکوئی چور چرا سکے اور نہ آگ جلائے اور نہ پانی بہا سکے۔ غرضیکہ جس طرح نماز روزہ حج نعمت بدن کا شکر ہے اِسی طرح زکوٰۃ نعمت مال کا شکر ہے۔

تیسری حکمت بخل دل کی نجاست ہے زکوٰۃ کے پانی سے دھوئی جاتی ہے۔ جس طرح بدن کی نجاست نماز کی نزدیکی کے قابل نہیں رکھتی اسی طرح بخل کی نجاست جناب احدیت کے قرب کے لایق نہیں رکھتی۔ پس جس طرح ہم ظاہری نجاست کو جسم سے پانی کے ذریعہ دھو کر پاک کرتے ہیں اسی طرح نجاستِ دل کو جو بخل کی گندگی سے گندہ ہو رہا ہے پاک کریں اگر بخل کی گندگی دل سے دُور نہ کیجاویگی اور اس نجاست کو زکوٰۃ کے پانی سے نہ دھویا جائیگا تو ایمانی دماغ کو ایک دن فاسد کر کے دوزخ کی بھٹی کا مستحق بنا دیگی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ بخل بدترین اخلاق میں ہے اور آخرت میں نہایت ضرر پہنچانے

Marfat.com

والی چیز ہے۔ بخیل جب مرجاتا ہے تو اُس کا دل مال کی محبت میں اُلجھا رہتا ہے اسی وجہ سے وہ عذاب
میں مبتلا رہتا ہے اور آخرت میں خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کے بعد سب اخلاق میں زیادہ نافع دل کی
سخاوت ہی۔ چونکہ مزاج سلیم کی سرشت میں اپنے ہمجنس کے ساتھ ہمدردی کرنی داخل ہوتی ہے اسلئے سخی
آدمی اپنے ہم جنس کی بُری حالت دیکھکر بیقرار ہو جاتا ہے اور اپنے نیک مال سے اُسکی مدد کرتا ہے۔
صدقے اور خیرات کی برکات سے دارین میں اپنے دامن کو مقصود سے بھرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ دیا کرو اگرچہ آدھا خرما ہو کیونکہ وہ فقیر کو زندہ رکھتا ہے اور گناہ کو
ایسا نیست ونابود کردیتا ہے جیسا پانی آگ کو ؞

اور فرمایا دوزخ سے بچو اگرچہ آدھے ہی خرما کی بدولت ہو اگر یہ بھی نہو سکے تو میٹھی بات ہی سہی
اور فرمایا کہ جو مسلمان اپنے مال سے صدقہ دیتا ہے اُسے حق تعالیٰ اپنے دست شفقت ولطف سے اِس
طرح پرورش فرماتا ہے جیسے تم اپنے چارپایوں کی پرورش کرتے ہو۔ یہاں تک کہ چند خرمے کوہِ اُحد کے
برابر ہو جاتے ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ صدقہ شر کے دروازوں میں سے ستر دروازے بند کردیتا ہے ؞

لوگوں نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کونسا صدقہ افضل ہے آپنے
فرمایا جو صدقہ تندرستی میں دیا جائے جب زندگی کی اُمید ہو اور افلاس کا ڈر ہو یہ نہیں کہ جب حلقوم
میں دم آجائے تو کہے کہ یہ فلانے کو دینا اور یہ فلانے کو اسلئے کہ وہ کہے یا نکہے وہ چیزیں تو فلانے
فلانے کی خواہ نخواہ ہو ہی جائینگی ؞

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دروازے سے سائل کو محروم پھیرتا ہے سات دن تک
اُس گھر میں فرشتے نہیں جاتے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو کام اَوروں پر نہیں چھوڑتے تھے اپنے
ہی ہاتھ سے کرتے تھے۔ فقیر کو صدقہ اپنے ہی دست مبارک سے دیتے تھے اور رات کو وضو کے واسطے
آپ ہی پانی کا انتظام کرتے تھے ؞

اور فرمایا جو شخص مسلمان کو کپڑا پہنائے گا جب تک وہ کپڑا اُسکے بدن پر رہے گا دینے والا
خدا کی حفاظت میں رہے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پچاس ہزار درم صدقہ دیا اور اپنے

کپڑوں میں پیوند لگائے رہیں اور نیا لباس نہ سلوایا، اللہ اکبر کیا زہد تھا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ستر برس عبادت کی۔ اتفاقاً اُس سے ایک ایسا بڑا گناہ سرزد ہوا جس سے وہ عبادت ستّر برس کی رائگاں گئی۔ وہ ایک فقیر کیطرف گذرا اور اُسے ایک روٹی دی۔ اسپر حق سبحانہ نے اس کا وہ عظیم گناہ بخشدیا اور ستر برس کی عبادت اُسے پھیر دی **بیت** سخاوت مِس عیب را کیمیاست ٭ سخاوت ہمہ دردہا را دواست ٭

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ بیٹا جب تجھ سے گناہ سرزد ہو تو صدقہ دینا۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ دیتے اور فرماتے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ اور حضرت حق تعالیٰ جانتا ہے کہ میں شکر کو دوست رکھتا ہوں۔

حضرت شعبی رح نے کہا ہے کہ جو کوئی صدقے کے ثواب کا اس سے زیادہ محتاج نجانے جتنا فقیر کو اس صدقہ کا محتاج جانتا ہے تو اس کا صدقہ قبول نہیں۔

حضرت حسن بصری نے ایک سوداگر کے پاس ایک خوبصورت لونڈی دیکھی پوچھا کہ اسکو دو دِرم[1] میں بیچتا ہے کہا نہیں۔ آپنے فرمایا جا بھی حق تعالیٰ تو حور عین کو دو حبہ کو بیچتا ہے کہ وہ اس لونڈی سے نہایت خوبصورت ہی یعنی صدقہ کے عوض عنایت فرماتا ہے۔

زکوٰۃ دینے والوں کو چاہئے کہ ان چند باتوں کو ہمیشہ مدنظر رکھیں تاکہ اُسکے فوائد زوائد سے مالا مال ہو جائیں۔ اول زکوٰۃ دینے میں جلدی کریں شاید دیر کرنے میں کوئی امر مانع نہ پیدا ہو جائے۔ جب آدمی کے دل میں کوئی امر خیر پیدا ہو تو اُسے خدا کی رحمت سمجھے اور اُسکے پورا کرنے میں جلدی کرے کہیں ایسا نہو کہ شیطان حملہ کرے اور اس خیر کے فوائد زوائد سے محروم رکھے **نقل** ہے کہ ایک بزرگ کو پاخانہ میں خیال آیا کہ میں اپنا کرتہ فقیر کو دوں فوراً مرید کو بلایا اور کرتہ اُتار کر دیدیا۔ مرید نے کہا یا شیخ باہر نکلنے تک کیوں صبر نہ کیا شیخ نے فرمایا شاید باہر آتے آتے خیال بدل جاتا اور اس امر خیر سے محروم رہتا **دوسری** اگر ایکبار دینا ہو تو بزرگ مہینے رمضان یا محرم میں دے تاکہ اس بزرگ مہینے کے سبب سے زیادہ ثواب ملے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ رمضان شریف میں ایک فرض ادا کرنے سے ستر فرض

[1] دو کوڑی ۱۲

کا ثواب ملتا ہے اور رمضان میں نفل عبادت کرنے کا ثواب اوروں کے فرض کے برابر ہوتا ہے۔

تیسرے ریا کو دل سے نکالدے اور یہ سمجھے کہ اگر میں زکوٰۃ ظاہر کرکے دوں گا تو دوسروں کو رغبت ہوگی اور مجھ سے زکوٰۃ نہ دینے کا الزام اٹھ جائیگا اور بخل کا دھبہ مٹ جائیگا۔

چوتھے احسان جتا کر اور دل دکھا کر زکوٰۃ دینے کا ثواب ضائع نہ کرے لَا تُبْطِلُوا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی اذیٰ کے معنی فقیر کو آزردہ کرنا ہے اس طرح کہ اس سے ترشرو ہوکر ناک بھوں چڑھائے یا سخت باتیں کہے۔ جب مالدار زکوٰۃ دیکر خدا تعالیٰ کی رضامندی چاہتا ہے اور جنت کا طالب ہے۔ تو فقیر کے سوال سے کیوں دل تنگ ہوکر سخت کلامی کرتا ہے۔

اور زکوٰۃ کا احسان نہ جتائے بلکہ فقیر کا احسان مانے کہ اس نے زکوٰۃ لیکر مجھ کو دوزخ سے بچایا اور میرے دل کو بخل کی نجاست سے پاک کیا۔ اگلے بزرگ احسان جتانے سے بہت ہی پرہیز کرتے تھے اور فقیر کے سامنے عاجزی سے کھڑے رہتے ؛

حضرت بی بی عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کسی فقیر کو کچھ بھیجتیں تو بھیجنے والے خادم سے فرماتیں کہ فقیر جو دعا دے یاد رکھنا کہ ہر دعا کے بدلے میں ہم اسکے واسطے دعا کریں کہ صدقہ کا ثواب بیعوض اور خالص رہے۔ اللہ اکبر کیا شان تھی ام المومنین کی۔ فقیر سے دعا کا لالچ بھی درست نہیں کہ دعا اس خیال سے ہوتی ہے کہ دینے والے نے احسان کیا ہے اور حقیقت میں احسان کرنے والا فقیر ہے کہ اسنے زکوٰۃ لی اور حدیث میں آیا ہے صدقہ پہلے خدا کے دستِ رحمت میں جاتا ہے پھر فقیر کے ہاتھ آتا ہے تو صدقہ جب خدا تعالیٰ کو دیا اور فقیر نے نیا بنا لیا تو دینے والے کو چاہیئے کہ فقیر کا احسان مند ہو نہ کہ اسپر احسان جتائے ؛

پانچویں یہ کہ اپنے مال میں جو بہت اچھا اور بہتر اور حلال ہو وہ فقیر کو دے کیونکہ جس مال میں شبہہ ہو وہ خدا کی نزدیکی حاصل کرنے کے لائق نہیں کیونکہ خدا پاک ہے اور پاک ہی چیز کو قبول فرماتا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ اور ردی (ناکارہ) چیز کی طرف نیت مت لیجایا کرو کہ اس میں سے خرچ کرو حالانکہ (ویسی ہی چیز

Marfat.com

اگر کوئی تم کو تمہارے حق واجب کے عوض یا سوغات میں دینے لگے تو تم کبھی اُسکے لینے والے نہیں ہاں مگر چشم پوشی (اور رعایت) کر جاؤ تو اور بات ہے +

عزیزو! بُری چیز دینا اس بات پر دلیل ہے کہ کراہت سے دیتا ہے۔ جو صدقہ خوش دلی سے نہ دیا جائے اُسکے قبول ہونے کا خوف ہے۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خوش دلی سے صدقہ کا ایک درہم دینا بہتر ہے اُن ہزار درہم سے جو اُترے جی سے دیئے جائیں۔

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینی بہتر ہے

اگرچہ ہر مسلمان فقیر کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے مگر ثواب لینے والے کو چاہیئے کہ ان ذیل کے مذکورین اشخاص کو دیوے تاکہ ثواب میں زیادتی ہو۔

اول پرہیزگار متقی شخص کو دینا چاہیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ یعنے پرہیزگاروں کو اپنا کھانا کھلاؤ اس کا سبب یہ ہے کہ ایسے لوگ جو کچھ لیتے ہیں اسے خدا کی عبادت میں صرف کرتے ہیں اور دینے والا انکی عبادت کے ثواب میں شریک رہتا ہے۔ ایک شخص ہمیشہ صوفیوں کو ہی زکوٰۃ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ لوگ حق تعالیٰ کے سوا کسی چیز کا قصد نہیں کرتے ہیں اسلئے میں انہیں لوگوں کو دیتا ہوں۔ یہ حال سنکر حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا وہ خدا کے دوستوں میں سے ہے جو اس بات کا خیال رکھتا ہے +

دوسرے طالب علموں کو دینا چاہیئے تاکہ وہ بیفکر ہو کر علم پڑھیں اور دینے والا علم کے ثواب میں شریک ہو +

تیسرے اُسکو دینا چاہیئے جو اپنی غریبی کو چھپائے۔ جنکی نسبت خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی مفلسی پر غنا کی چادر ڈالی ہے اور بوجہ پارسائی کے مالداروں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور حرفِ سوال منہ پر نہیں لاتے ایسوں کو چھوڑ کر بھک منگے کو دینا اچھا نہیں +

Marfat.com

چوتھے عیالدار اور بیمار کو دینا چاہیئے اسلئے کہ جسے جسقدر حاجت اور مصیبت زیادہ ہوگی اسی قدر اُسکو راحت پہنچانے کا زیادہ ثواب ہوگا +

پانچویں قرابت دار کو دینا چاہئے کہ انکا دینا خیرات بھی ہے اور ادائے حق قرابت بھی ہے جب زکوٰۃ ایسے لوگوں کو دیجائیگی تو اُنکی دعا دینے والوں کے حق میں حصار بن جائیگی۔ اور حضرات سادات کو نہ دے بلکہ انکو بطور ہدیہ کے دے کیونکہ یہ مال لوگوں کے مال کا میل کچیل ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کو دینے کے لائق نہیں ہے +

مجالس الابرار میں ہے کہ زکوٰۃ سے کسی عالم کی مدد کرنی علم دین کی ترقی کرنی ہے اور علم سب عبادتوں سے اشرف ہے اور بعض اگلے بزرگ اپنی زکوٰۃ علم والوں ہی کو دیتے تھے۔ اور فرماتے تھے ہم مقام نبوت کے بعد مرتبہ علماء سے بڑھکر کسی کا مرتبہ نہیں جانتے۔ اور علماء سے وہ علماء مراد ہیں جو آخرت کے واسطے علم حاصل کرتے ہیں نہ کہ عالم دنیا +

اور دوست اور دینی بھائی اوروں پر مقدم ہیں جیسے عزیز و قرابت والے دوسروں پر مقدم ہیں پہلے انکا حق ہے انکے بعد دوسروں کا۔ بہرحال حصہ رسد تمام مستحقین کو دینا چاہئے ایک ہی کا پیٹ بھرنا اور دوسروں کو محروم رکھنا اچھا نہیں +

زکوٰۃ لینے والوں کو ان باتوں کا ضرور خیال رکھنا چاہئے اول یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ مجھے غریب بنا کر دنیا کے بکھیڑوں سے بچایا اور میرا رزق امیروں کے مال سے مقرر فرمایا تو مجھے چاہیے کہ ان سے زکوٰۃ لیکر عبادت خدا میں خرچ کروں تاکہ ان کو بھی میری عبادت کا ثواب ملے دوم یہ خیال کرے کہ مالدار پر اللہ تعالیٰ نے ایک موکل مقرر فرمایا ہے جسکے سبب مالدار زکوٰۃ دینے پر مامور ہے اور وہ موکل ایمان ہے اگر ایمان نہوتا تو امیر زکوٰۃ نہ دیتا۔ پس پہلے فقیر کو خدا کا احسان ماننا چاہئے کہ جسنے ایمانی موکل مالدار پر مقرر فرمایا۔ اسکے بعد مالدار کا شکریہ ادا کرے +

حدیث شریف میں آیا ہے فَاِنَّ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ یعنے جسنے نہ شکریہ ادا کیا آدمی کا تو وہ نہ شکریہ کریگا اللہ کا) اور شکریہ کا کمال یہ ہے کہ زکوٰۃ کا عیب چھپائے اور تھوڑی

Marfat.com

چیز کو حقیر نہ سمجھے ✦

سوم یہ کہ حرام مال کی زکوٰۃ جسکی حرمت کا اُسے علم یقینی ہو گیا ہے نہ لے۔ ظالم اور سود خوار کے مال سے بھی کچھ نہ لے کیونکہ سود خوار کی بُرائی قرآن و حدیث میں بہت آئی ہے۔ سود کھانا خدا سے مقابلہ کرنا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ سود خوار کا ادنیٰ گناہ یہ ہے کہ گویا اُسنے اپنی ماں سے زنا کیا۔ افسوس آجکل لوگ سود خواری کو تجارت اور نفع سمجھے ہوئے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے

چہارم یہ کہ زکوٰۃ لینے والا حاجت سے زیادہ نہ لے مثلاً اگر سفر کی ضرورت سے لیتا ہے تو کرایہ اور زادِ راہ سے زیادہ نہ لے اور اگر ادائے قرض کے لئے لیتا ہے تو قرض سے زیادہ نہ لے ✦

زکوٰۃ کے صحیح ہونے کی شرطین

(۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) فقیر کو زکوٰۃ دینے کے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنی یعنی یہ ارادہ کرنا کہ میرے اوپر جسقدر مال دینا فرض تھا اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے دیتا ہوں (۵) جسکو زکوٰۃ کا مال دیتا ہے اُسکو مالک و قابض کر دینا (۶) مستحق کو دینا ✦

سونے کا نصاب

بیس مثقال ہے اور چالیسواں حصہ اُس کا آدھا مثقال ہے اور ایک مثقال بیس قیراط کا اور ایک قیراط پانچ جو کا اور چار جو کی ایک رتی اور آٹھ رتی کا ایک ماشہ اور بارہ ماشہ کا ایک تولہ پس از روئے حساب تولہ و ماشہ نصاب مذکور ساڑھے سات تولہ چھ رتی ہوئے کہ جس کا چالیسواں حصہ دو ماشہ دو رتی ہوتا ہے فی روپیہ چھ رتی کے نرخ سے تین روپیہ قیمت اُسکی ہوئے اور انگریزی اشرفی گیارہ ماشہ چھ رتی کی ہوتی ہے۔ لہٰذا نصاب اشرفی کی ساڑھے سات اشرفی اور ڈھائی آنہ ہوئے ✦

Marfat.com

نصاب چاندی کا

دوسو درم ہے جس کا چالیسواں حصہ پانچ درم ہوا اور ایک درم چودہ قیراط کا اور چالیس درم کا ایک اوقیہ تو پانچ اوقیہ کے دوسو درم ہوئے جکی چاندی ساڑھے باون تولہ ہوئی اور چالیسواں حصہ اس کا ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی ہوا۔ اور روپیہ انگریزی جو اس وقت مروج ہے گیارہ ماشہ چھ رتی کا ہے اس حساب سے نصاب زکوٰۃ تریپن روپیہ ساڑھے نو آنہ ہوئے اور چالیسواں حصہ ایک روپیہ ساڑھے پانچ آنہ چھ دام کم ہوا آجکل آسانی کے لئے یہ قاعدہ ٹھہرا لیا گیا ہے کہ فیصدی ڈھائی روپیہ نکالنے جائیں۔ اگر زیور سونا یا چاندی کا بقدر نصاب مذکورۂ بالا کے ہے تو اس میں بھی چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا واجب ہے اور صحیح حدیثوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سونے چاندی کے زیورات پر جنکو عورتیں زیبایش کے لئے پہنتی ہیں زکوٰۃ واجب ہے البتہ پہننے کے کپڑوں میں رہنے کے مکان میں زکوٰۃ نہیں ۞

تجارتی مال کا حساب اسکی قیمت پر ہوگا یعنی اگر اسکی قیمت سات تولہ چھ رتی سونے یا ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی ورنہ نہیں۔ اگر کسی کے پاس سونا اور چاندی دونوں ملے ہوئے ہوں تو جو زیادہ ہوگا اُسی کا اعتبار ہوگا۔ اگر کسی کے پاس سونا اور چاندی دونوں کا نصاب ناقص ہے مگر دونوں کے ملا لینے سے نصاب پورا ہو جاتا ہے تو اس وقت دونوں کو ملا لیں ۞

مذکورۂ بالا مال پر سال کامل گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی اس سے پہلے واجب نہیں ۞

جانوروں کی زکوٰۃ

جو جانور اکثر سال جنگل میں جا کر چرتے ہیں اُن پر زکوٰۃ ہے جانوروں کے تنہا بچوں پر زکوٰۃ نہیں ہاں اگر بڑوں کے ہمراہ ہوں تو ہے۔ وقف جانوروں پر اور اُن گھوڑوں پر جو دینی غرض کے لئے رکھے گئے ہوں زکوٰۃ فرض نہیں اسی طرح اُن گھوڑوں اور گدھوں اور خچروں پر جو تجارت کے لئے نہوں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اونٹ کا نصاب پانچ اونٹ میں زکوٰۃ فرض ہے۔ اس سے کم میں نہیں اسوقت

Marfat.com

ایک بکری دینا فرض ہے نر ہو یا مادہ چھ سے چوبیس تک کچھ نہیں پچیس ۲۵ اونٹ میں ایک ایسی بکری دینی ہوگی جسکو دوسرا سال شروع ہو چھبیس ۲۶ سے پینتیس ۳۵ تک کچھ نہیں چھتیس میں ایک ایسی اونٹنی دیجائیگی جسکو تیسرا سال شروع ہو۔ پینتیس ۳۵ سے پینتالیس ۴۵ تک کچھ نہیں۔ چھیالیس میں ایک ایسی اونٹنی دیجائیگی جسکو چوتھا سال شروع ہو۔ سینتالیس ۴۷ سے ساٹھ تک کچھ نہیں اکسٹھ میں ایک ایسی اونٹنی دیجائیگی جسکو پانچواں سال شروع ہو۔ باسٹھ سے پچھتر تک کچھ نہیں چھہتر میں دو اونٹنیاں دیجاوینگی جنکو تیسرا سال شروع ہو ستتر سے نوے تک کچھ نہیں اکانوے ۹۱ میں دو اونٹنیاں جنکو چوتھا سال شروع ہو دینا ہوگا۔ بانوے ۹۲ سے ایک سو بیس ۱۲۰ تک کچھ نہیں اگر ایک سو بیس سے زیادہ ہوجائیں تو پھر نیا حساب ہوگا یعنی ایک سو پچیس ۱۲۵ ہوجائیں تو ایک بکری دینی ہوگی ۔ اور پچیس اونٹ بڑھ جائیں تو ایک دو برس والی اونٹنی دین اور چھتیس ۳۶ میں ایک تیسرے برس والی اونٹنی۔ پھر چھیالیس ۴۶ میں ایک چوتھے برس والی اونٹنی دیجائیگی۔ پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہمیشہ اسی طرح نیا حساب ہوتا رہیگا ۔

اونٹ کی زکوٰۃ میں مادہ دینا چاہیئے نر دینا صحیح نہیں ہاں نر کی قیمت دینی درست ہے اسی طرح اگر مادہ کی قیمت دینی چاہیں تو دے سکتے ہیں ۔

گائے بھینس کا نصاب

یہ دونوں جانور نصاب زکوٰۃ میں ایک ہی قسم سمجھے جاتے ہیں حتیٰ کہ اگر ایک کا نصاب کم ہو تو دوسری کو شامل کرلینا چاہیئے مثلاً بیس ۲۰ گائیں ہوں اور دس بھینسیں تو دونوں کو ملاکر نصاب تیس کا پورا کریں اور ایک بچھڑا گائے کا ایک برس والا اس زکوٰۃ میں دین اور اس صورت میں وہی جانور دیا جائے جسکی تعداد زیادہ ہو اور اگر دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے جو چاہیں دیں۔ پس تیس گائے بھینس میں ایک گائے یا بھینس کا بچہ جو پورے ایک برس کا ہو دیں تیس سے کم میں کچھ نہیں اور تیس ۳۰ کے بعد انتالیس تک کچھ نہیں ۔

چالیس گائے بھینس میں پورے دو برس کا بچہ دینا ہوگا۔ اکتالیس ۴۱ سے انسٹھ تک کچھ نہیں۔ جب ساٹھ ہوجائیں تو ایک ایک برس کے دو بچے دیئے جائینگے۔ پھر جب ساٹھ سے زیادہ ہوجائیں تو ہر تیس میں

Marfat.com

ایک برس کا بچہ اور ہر چالیس میں دو برس کا بچہ مثلاً ستر ہو جائیں تو ایک ایک بچہ برس کا اور ایک دو برس کا بچہ دیں کیونکہ ستر میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس کا۔ اور جب اسّی ۸۰ ہو جائیں تو دو برس کے دو بچے دیں کیونکہ اس میں چالیس کے دو نصاب ہیں اور نوّے ۹۰ میں ایک ایک برس کے تین بچے کیونکہ نوّے ۹۰ میں تیس کے تین نصاب ہیں۔ اور سو ۱۰۰ میں دو بچے ایک ایک برس کے اور ایک بچہ دو برس کا دیں کیونکہ سو ۱۰۰ میں دو نصاب تیس کے اور ایک نصاب چالیس کا ہے ہاں جہاں کہیں دونوں نصابوں کا حساب مختلف نتیجہ پیدا کرتا ہو تو وہاں اختیار ہے چاہے جس کا اعتبار کریں۔ مثلاً ایک سو بیس میں چار نصاب تو تیس کے ہیں اور تین نصاب چالیس کے پس اختیار ہے کہ تیس کے نصاب کا اعتبار کر کے ایک برس کے چار بچے دیں یا چالیس کے نصاب کا اعتبار کر کے دو برس کے تین بچے دیں۔ غرضیکہ ساٹھ کے بعد پھر دہائے میں نصاب بدلتا رہیگا۔ دہائے سے کم بڑھے تو زکوٰۃ میں زیادتی نہ ہوگی۔ وہی زکوٰۃ دینا ہوگی جو اس سے پہلے دیجاتی تھی۔

بکری بھیڑ کا نصاب

زکوٰۃ میں یکساں ہے دنبہ بھی اس میں داخل ہے اگر دونوں کا نصاب پورا ہے تو علیحدہ علیحدہ زکوٰۃ دیجائیگی ورنہ دونوں کو ملا کر دیں اور جو زیادہ ہوگا تو زکوٰۃ میں وہی دیا جائیگا اور برابری میں اختیار ہے۔ پس چالیس بکری یا بھیڑ میں ایک بکری یا بھیڑ دیجائیگی۔

چالیس سے کم یا چالیس کے بعد ایک سو بیس تک کچھ نہیں۔ ایک سو اکیس میں دو بھیڑیں یا دو بکریاں دیں ایک سو بائیس سے دو سو تک کچھ نہیں دو سو ایک میں تین بھیڑ یا تین بکریاں دیں۔

دو سو ۲۰۰ دو سے تین سو ۳۰۰ ننانوے تک کچھ نہیں چار سو میں چار بکریاں یا چار بھیڑیں دیں چار سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ دینا ہوگی۔ سو سے کم زیادتی میں کچھ نہیں بھیڑ بکری کی زکوٰۃ میں زیادہ کی قید نہیں مگر ایک برس سے کم کا بچہ نہ ہونا چاہئے خواہ بکری ہو یا بھیڑ (بحرالرائق)

صدقہ عید الفطر رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے واجب فرمایا ہے کہ روزہ دار کا روزہ جو لہو لغو اور بدزبانی کے سبب سے ناقص ہو گیا

Marfat.com

وہ اسکے ادا کرنے سے کابل ہو جائے اور مسکینوں کا بھلا ہو اور اُنکی دعا سے روزہ درجۂ قبولیت کو پہنچ جائے **مسائل** (۱) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صدقہ واجب ہے فرض نہیں۔

(۲) صدقہ واجب ہونے کے لئے صرف تین شرطیں ہیں ایک آزاد ہونا دوسرے مسلمان ہونا تیسرے کسی ایسے مال کے نصاب کا مالک ہونا جو اصلی ضرورتوں سے فارغ ہو۔ قرض سے بالکل یا بقدر نصاب محفوظ ہو اُس مال پر ایک سال کا گزرنا شرط نہیں نہ مال کا تجارتی ہونا شرط ہے نہ صاحب مال کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے یعنی کہ نابالغ بچوں اور مجنون پر بھی صدقہ فطر واجب ہے انکے اولیا کو انکی طرف سے ادا کرنا چاہئے۔ اور اگر ولی ادا نہ کرے اور وہ خود اُس وقت مالدار ہوں تو بعد بالغ ہونے یا جنون زائل ہو جانے کے خود انکو اپنے عدم بلوغ یا جنون کے زمانے کا صدقہ ادا کرنا چاہیئے (ردالمحتار وغیرہ)

صدقہ فطر وجوب عید الفطر کی صبح طلوع ہونے پر ہوتا ہے لہٰذا جو شخص طلوع فجر سے پہلے مر جائے یا فقیر ہو جائے اُس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔

اسی طرح جو شخص بعد طلوع فجر کے اسلام لائے یا گم شدہ مال پایا جائے یا جو بچہ بعد طلوع فجر کے پیدا ہو اُس پر بھی صدقہ فطر واجب نہیں ہاں جو بچہ قبل طلوع فجر کے پیدا ہو یا قبل طلوع فجر کے اسلام لائے یا مال پا جائے اُس پر صدقہ فطر واجب ہے۔

جن لوگوں نے کسی عذر سے روزہ نہیں رکھا اُن پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

صدقہ فطر اپنی طرف سے اور اولاد نابالغ کی طرف سے ادا کرنا چاہیئے بی بی کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہاں احساناً ادا کر دے تو جائز ہے۔

اگر کسی نابالغہ لڑکی کا نکاح کر دیا اور وہ شوہر کے گھر جا کر قابلِ خدمت ہو گئی تو اسکے باپ کے ذمہ اُس کا صدقہ فطر واجب نہیں بلکہ اگر وہ لڑکی مالدار ہے تو خود اُسکے مال سے صدقہ فطر دیا جائے ورنہ اُس پر واجب نہیں اور اگر وہ قابلِ خدمت نہیں تو اس کا صدقہ فطر باپ کے ذمہ رہیگا۔ اور اگر شوہر کے گھر رخصت نہیں کی گئی تو گو وہ قابلِ خدمت اور ہوا دست کے ہو ہر حال میں اُسکے باپ پر اُسکا صدقہ فطر واجب ہوگا

صدقہ فطر میں گیہوں اور اسکے آٹے یا ستو کا آدھا صاع ہر شخص کی طرف سے ہونا چاہیئے اور جو یا

یا منقی یا جو کا ایک صاع (صاع ایک پیمانہ ہے جس میں تین سیر اور ڈیڑھ پاؤ تین تولہ غلہ سماتا ہے اور آدھا صاع تقریباً پونے دو سیر ہوئے) ان ہی چار چیزوں کا ذکر احادیث میں ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص انکے علاوہ کوئی اور چیز دینا چاہے تو اسکو چاہیئے کہ انہیں چیزوں کی قیمت کا لحاظ کرے کہ جسکی قیمت آدھی صاع گیہوں یا ایک صاع جو کے برابر ہو اور اگر نقد دینا چاہے تو اختیار ہے کہ جسکی قیمت چاہے دے خواہ نصف صاع گیہوں کی یا ایک صاع جو چھوہاروں وغیرہ کی ✣

زمانہ ارزانی میں نقد دینا بہتر ہے اور گرانی کے زمانے میں کھانے کی چیزوں کا دینا افضل ہے۔

صدقہ فطر کے مستحقین بھی وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ صدقہ فطر اسکو دینا جائز ہے جو سحری کے لیئے لوگوں کو اٹھاتا ہو مگر اجرت میں نہ قرار دے بلکہ جگانے کی اجرت الگ دے ✣

صدقہ فطر کا رمضان شریف کے آنے سے پہلے بھی دینا جائز ہے ✣

ایک شخص کا صدقہ ایک ہی محتاج کو دینا بہتر ہے اور اگر ایک شخص کا صدقہ کئی محتاجوں کو دیا تو جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے (ردالمحتار) کئی آدمیوں کا ایک محتاج کو دینا جائز ہے مگر مکروہ اگر اسکی حاجت سے زیادہ ہو۔ اور اگر ضرورت کے موافق ہے تو مکروہ نہیں

چونکہ رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر ایک عمل کا ثواب بہت زیادہ ملتا ہے اس لیئے درود شریف اور سلام کے فضائل مختصراً تحریر کیے جاتے ہیں جنکے پڑھنے سے برکات بےنہایات کا نزول ہوتا ہے۔ اِس امر مہتم بالشان کا بیان قرآن مجید میں ان پاکیزہ لفظوں میں آیا ہے جن سے درود اور سلام کی فضیلت نہایت درجہ ثابت ہو رہی ہے ✣

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(ترجمہ) بیشک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو اس آیت سراپا برکت میں دو باریک نکتہ مندرج ہیں پہلا نکتہ اِس آیت میں رسول کریم واجب التکریم علیہ افضل التحیۃ والتسلیم کی نہایت درجہ کی تعظیم ثابت ہو رہی ہے کیونکہ حضرت حق عز شانہ نے اول اپنے اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا ذکر بیان فرمایا اور لفظ اِنَّ سے اسکو

Marfat.com

مؤکد کیا اسکے بعد مسلمانوں کو باعزت خطاب یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مخاطب کر کے اپنے محبوب ملیح الحسن دلکش پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا اور اس حکم کو تاکید اکید سے نافذ کیا اور یہ اسلیئے کہ جب کسی بادشاہ کو اپنے کسی ماتحت امیر کی عزت بڑھانی منظور ہوتی ہے تو اُسکی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ صرف حکم دیدے کہ تم فلانے امیر کی تعظیم کرو۔ دوسرے یہ کہ بادشاہ خود اسکی تعظیم کرے پس اس آیت قرآنی میں دوسری صورت کی مشابہت ثابت ہی جس میں بہ نسبت صورتِ اول کے نہایت درجہ کمالِ تعظیم کا اظہار ہے۔ نیز یہ ذیشان آیت درود و سلام بھیجنے والے کی فضیلت ظاہر کر رہی ہے۔ کیونکہ درود و سلام بھیجنے والا وہ کام کر رہا ہے جسکو رب العزت اور اُسکے فرشتے کرتے ہیں۔ اور حضرتِ حق کا درود و سلام بھیجنا یہ ہے کہ محبوب نبی پر رحمتِ خاصہ نازل فرمائے اور فرشتوں اور مومنین کا درود و سلام بھیجنا یہ ہے کہ حضرت احدیت سے اس رحمتِ خاصہ کے نزول کی درخواست نبی الرحمۃ کے لئے کریں ۞

اگر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ حضرت حق عز شانہ کی رحمت خاصہ نوازل سے لیکر ابد تک خاتم الانبیاء کے شامل حال ہے جس کا ظہور قیامت کے دن مقامِ محمود اور بہشت میں یقینی ہی پھر اُسکے لئے دعا مانگنے کی کیا وجہ ہے ۞

جواب اس کا یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفت عبدیت نہایت درجہ پسند تھی جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہی اور حضرت رب العزت نے مواقع تکریم میں آپکو لفظ عبد سے تعبیر فرمایا ہے چنانچہ معراج میں سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی فرمایا ۞

محققین صوفیہ کے نزدیک عبدیت سے بڑھکر کوئی دوسرا مرتبہ نہیں اسلئے کہ مقام عبدیت میں عبد اپنی ہستی فنا کر دیتا ہے اور ہستی حق کے ساتھ باقی رہتا ہے ۞

بزلف پیچ در پیچ کسے گم کردم خود را خروشے در دل شبہا میکردم چہ میکردم

اور مقتضائے مقام عبدیت یہ ہے کہ مولائے حقیقی کا عزو کمال اور اُسکے جاہ و جلال کا نہال عبد کے دل میں الی الیا م کوزا اور راسخ ہو جائے جسکی رسوخیت کبھی زائل نہو اور اسکی حقیقی ہستی کے سامنے

اپنی ہستی لاموجود اور معدوم سمجھے اور ہر آن اور ہر شان میں مولیٰ سے عاجزی کرے اور اپنے آپ کو اسکی رحمت اور عنایت سے مستغنی نہ سمجھے اسی سبب سے درود اور سلام بھیجنے کا حکم ہوا کہ اس میں رحمتِ خاصہ کے طلب کی جستجو ہے۔ اور اُمتِ مرحومہ سے مقام محمود کے دعا کرانی اسی سبب سے ہے کہ جناب باری سے تضرع و زاری جاری رہے اور عبدیت کی شان کا ظہور ہو اور کوئی بات استغنا کی ظاہر نہو۔ **امام فخر الدین** مؤلفِ تفسیر کبیر فرماتے ہیں کہ جب حبیب پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں مراتب علیا کو پہنچے تو حضرتِ حق نے فرمایا کہ اے میرے حبیب تجھے کس خلعت سراپا زینت سے آراستہ کروں آپنے عرض کیا یا اِلٰہ العالمین خلعتِ عبدیت عطا فرما پس رب العزت عز شانہ نے فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ سبحان اللہ آپ مرتبہ اقرار عبادیت کی برکت سے کس اعلیٰ بالا مرتبہ کو پہنچے جہاں نہ کوئی فرشتہ پہنچا اور نہ کوئی آدم زاد فائز ہوا ؎

شبِ معراج عروج از افلاک گذشت بمقامے کہ رسیدہ نرسد ہیچ نبی

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود شاہ ہونے کے عبدیت ہی کا اقرار کرتے رہے۔ چنانچہ جب آپسے کہا گیا کہ آپ باوجود مغفور مرحوم اور معصوم ہونے کے اتنی سختی مشقت عبادت کی کیوں اُٹھاتے ہیں جسکے سبب سے آپکے مبارک پاؤں ورم کر آتے ہیں۔ آپنے جواب دیا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا یعنے کیا میں د نعمتِ مغفرت اور اعطائے عزت کا شکریہ نکروں۔ مجھے تو اس ایزدی عطا پر بہت ہی شکرگزار ہونا چاہیئے **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو لوگ جنت کی رغبت سے عبادت کرتے ہیں وہ سوداگر ہیں اور غلاموں کی عبادت دوزخ کے ڈر سے ہوتی ہے۔ حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

تو کار ہمچو گدایان بشرطِ مزد مکن کہ خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند

اے مخاطب تو کم ظرف فقیروں کی طرح مزدوری کی شرط لگا کر کام نکر کیونکہ تو جس خواجہ (آقا) کی خدمت کر رہا ہے وہ بندہ پروری کے طریقے سے خوب خبردار ہے۔ تیری خدمت گذاری کا حق ناقص نہ کرے گا بلکہ اتنا دیگا جسکو تو دہر نہ سکے گا +

Marfat.com

نکتہ مولٰنا غزالی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر احسن القصص میں لکھتے ہیں کہ عبد کی بہت سی قسمیں ہیں

(۱) عبید الکرامت وہ فرشتے ہیں جنکی شان میں حضرت حق نے فرمایا بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ بلکہ وہ بزرگ بندے ہیں +

(۲) عُبَیْدُ المحبّت وہ حضرت ایوب علیہ السلام ہیں نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ کیا اچھا بندہ ہے کہ وہ بہت رجوع ہے ۔

(۳) عبید الخدمت وہ عابد و زاہد بندے ہیں جنکی نسبت یہ ارشاد ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا رحمٰن کے بندے وہی ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں +

(۴) عبید البشارت جن کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے ۔ فَبَشِّرْ عِبَادِیْ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ (اے پیغمبر) میرے اِن بندوں کو خوشخبری دے جو بات کو سنتے ہیں اور اس میں سے بہتر کی تابعداری کرتے ہیں +

(۵) عُبَیْدُ الْمَغْفِرَتْ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہی یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اے میرے گنہگار بندو اللہ کی رحمت سے نااُمید نہو بیشک اللہ سب گناہ بخشدیگا +

(۶) عبید الانابت + اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ اِس میں ہر بندے رجوع ہونے والے کے لئے نشانی ہے +

(۷) عُبَیْدُ الرَّحْمَۃ نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (اے پیغمبر) میرے بندوں کو خبردار کردے کہ میں بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہوں +

(۸) عُبَیْدُ الْقُرْبَۃ وہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔ جن کے حال سراپا کمال کو اسی طرح ظاہر فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا +

(۹) عُبَیْدُ الْمَمْلُوْک + ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْکًا اللہ مثال بیان کرتا ہے مملوک بندے کی (مملوک وہ شخص ہے جو کسی کی غلامی میں آیا ہو)

Marfat.com

خاکسار مولفِ رسالہ کہتا ہے کہ علاوہ صفتِ مخصوصہ قربت کے وہ تمام صفات منفردہ عباد ندکورین کی ذات فائز البرکات سید کائنات فخر موجودات میں مجموعی ہیئت کے ساتھ بوجہ کمال پائی جاتی ہیں۔ سہ حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری ❊ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ❊

دوسرا نکتہ آقائے نامدار روحی فداہ کا حق تمام انسانی حقوق سے بہت زیادہ ہے حتیٰ کہ ماں باپ کے حق سے بھی زیادہ ہر اُمت پر آپکا حق ہے کیونکہ حضور لامع النور کے احسانات والدین کے احسان سے کہیں زیادہ درزیادہ ہیں۔ ماں باپ کا صرف اتنا ہی احسان ہے کہ اُنکے واسطے سے ہمکو حیات فانی ملی اور خاتم الانبیا مقتدائے اصفیا کے ذریعہ سے موحدین کو حیاتِ جاودانی میسّر ہوئی اگر آپ کا وجود سراسر جود اس عالمِ فانی کو رونق افروز نہوتا تو ہم خدا پرستی کیونکر سیکھتے اور اپنے آپ کو جنت کی خوشگوار زندگی کا کس طرح مستحق بناتے۔ خدا جانے کس ناجائز مقام پر غیر اللہ کے سامنے آسن جمائے دہونی لگائے بیٹھے ہوتی۔ پس باین وجوہ مذکورہ بالا آپکے احسان کا شکریہ بجالانا ہر ایک امتی پر واجب اور لازم ہے مگر چونکہ اُمتِ مرحومہ حضرت رسول رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادائے شکر کے طریقے سے ناواقف تھے اسلئے رحیم ورحمن خدانے اُمت مرحومہ کی ناواقفیت پر رحم فرماکر اسکو ادائے شکر کا طریقہ تعلیم فرمایا اور اس طریقہ تعلیم میں دو فائدے ملحوظ فرمائے اول یہ کہ طریقۂ شکر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کے مطابق ہو ایسا نہو کہ ایسے محسن عظیم الشان کے ادائے شکر میں کوتاہی ہو۔ دوسرے یہ کہ ادائے شکر کے الفاظ ایسے نہوں جن سے حضرت حق عزشانہ کے ساتھ شرکت لازم آئے جیسے امم سابقہ اِس بلا میں مبتلا ہوکر اپنے آپکو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا الحمد للہ علیٰ احسانہ اِس آیت شریفہ میں ایسے مقدس اور جامع الفاظ ارشاد فرمائے جو ذکر اللہ اور مسائل اعتقادیہ توحید ورسالت ودعا کو شامل ہیں اسی سبب سے الفاظ درود شریف تمام اذکار عملیات اور دعا کے اول و آخر پڑہے جاتے ہیں خاصکر وظائف عملیات کے موقعہ پر درود شریف ہی کا حصار بنایا جاتا ہے۔ نیز جب کسی عملِ جلالی میں بے اعتدالی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے تو اُسکی روک تھام درود شریف ہی سے ہوتی ہے کیونکہ تمام درودوں

ہیں سب الفاظوں سے پہلے لفظ اللہ جو اسم ذات ہے مذکور ہوتا ہے۔ جب بندے نے اللہ کہا تو گویا اُسنے تمام صفاتِ حقہ کا اقرار کر لیا کیونکہ لفظ اللہ اسی ذات جامع الصفات کے لئے مخصوص اور علم ہے جس میں یہ مذکورہ صفات جو ذیل میں درج ہیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے +

(۱) وہ موجود ہے (۲) وہ یکتا ہے (۳) اُس کا کوئی شریک نہیں (۴) وہ بے مثل ہے (۵) وہ جسم اور جسمانی صفات سے پاک ہے (۶) وہ عالم الغیب ہے کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں (۷) بغیر آنکھ کے دیکھتا (۸) بغیر کان کے سنتا ہے یعنی مخلوق جیسے آنکھ کان نہیں (۹) بغیر منہ کے کلام کرتا ہے یعنی مخلوق کے مانند اسکا منہ نہیں (۱۰) وہ زندہ ہے (۱۱) وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے (۱۲) وہ قدیم ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا (۱۳) وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے (۱۴) وہی روزی دیتا ہے (۱۵) وہی دعا قبول کرتا ہے (۱۶) وہی گناہوں کا بخشنے والا ہے (۱۷) نیکی بدی کا خالق ہے نیکی سے راضی ہے بدی سے راضی نہیں (۱۸) تمام عالم کو اسنے پیدا کیا۔ اور جب چاہے گا سب کو فنا کر دیگا (۱۹) قیامت قائم کریگا (۲۰) سب سے حساب لیگا (۲۱) بعد حساب کے نیکوں کو جنت میں اور بدوں کو دوزخ میں داخل کریگا۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ان صفات مذکورہ پر اعتقاد رکھے تاکہ نجات اُخروی کا مستحق ہو +

لفظ ملٰئکہ جو آیت میں مذکور ہے اِس بات کو بتا رہا ہے کہ ملائکہ (فرشتے) نورانی جسم ہیں گناہوں سے معصوم اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بندے ہیں نہ عورت ہیں نہ مرد۔ خدا تعالیٰ نے جن کو جس کام پر مقرر فرمایا ہے اُس میں لگے رہتے ہیں انکی گنتی سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ ان میں چار بہت مقرب ہیں **اول** حضرت جبرائیل علیہ السلام جو خدا کی کتابیں اور احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے **دوسرے** حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت کو صور پھونکیں گے **تیسرے** حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کا انتظام کرتے اور مخلوق کے روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں **چوتھے** حضرت عزرائیل علیہ السلام جو جان نکالنے پر مقرر ہیں۔ مسلمانوں ان تمام صفات مذکورہ پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اور لفظ نبی جو آیت شریفہ میں درج ہے یہ بتا رہا ہے کہ آقائے نامدار

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیا سے افضل واکرم ہیں کیونکہ ایسا مضمون جس میں حضرت رب العزت نے اپنے اور فرشتوں کے درود پڑھنے کا ذکر کیا ہو اور مسلمانوں کو تاکیداً درود پڑھنے کا حکم دیا ہو کسی پیغمبر کے شان میں نہیں فرمایا ✦

پس ہر مسلمان پر واجب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتقاد رکھے کہ آپ تمام اخلاق رذیلہ کفر جھوٹ خیانت وعدہ خلافی وغیرہ سے معصوم ہیں اور عقل میں کامل اور جسمانی امراض برص وجذام وغیرہ سے پاک ہیں خدائی فرمان کے پہنچانے میں بال برابر بھی فرق نہیں کیا ✦ اور یہی اعتقاد اور انبیا کی نسبت رکھنا چاہیئے کیونکہ مرتبہ رسالت میں یہ سب ایک ہیں کوئی تفریق نہیں اسی لئے خدائے تعالیٰ نے فرمایا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ✦

مسلمانو! جب انبیا پر اعتقاد درست ہو گیا تو اُن کتابوں پر جو وقتاً فوقتاً ان پر نازل ہوئیں اعتقاد لانا ضروری ہوگا وہ یہ ہے کہ کل کتابیں آسمانی حق ہیں جو کچھ ان میں حمد و ثنا۔ امر و نہی۔ وعد و عید۔ جنت و دوزخ کی خبریں ہیں سب صحیح و درست ہیں ✦

توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ **انجیل** حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر **زبور** حضرت داؤد علیہ السلام پر اتری۔ آخری قانون قرآن مجید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اسی طرح انکے اُن ارشادات کا ماننا ضرور ہوگا جسکو اُنہوں نے وحی خفی کے ذریعہ حاصل کیا تھا ثواب اور عذاب قبر شفاعت انبیا۔ اولیا۔ علما۔ صلحا پر بھی اعتقاد کرنا ہوگا ✦

نیز نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آل اور اصحاب پر یہ اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب بزرگوار تمام مسلمانوں سے افضل و اعلیٰ ہیں اور عمداً گناہ کرنے سے خدا تعالیٰ انکو بچاتا رہتا ہے ✦

اور تمام اصحاب میں چار اصحاب بہت افضل ہیں (۱) حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اول (۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ثانی (۳) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ سوم (۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ چہارم اور یہ اعتقاد رکھے کہ تمام اہل بیت اخلاق محمدی کے سچے نمونہ تھے ✦ انہیں کے حق میں آیت تطہیر اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ يَا

سلہ دلے نبی تو کہدے کہ) ہم جدا نہیں کرتے کسیکو اسکے رسولوں میں ✦ سلہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے گھر والو تم سے آلودگی دور رکھے اور تمکو ہر طرح ظاہر و باطنا

اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا نازل ہوئی اسلیے سب تعظیم کے لائق ہیں اور انکی تعظیم یہی ہے کہ انکی شان میں بدگمانی نہ کرے۔ ان سب میں حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ حضرت عائشہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو بڑے مرتبے کی ہیں ✤

معجزہ وکرامت

برحق ہے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو باتیں خلاف عادت کے ظاہر ہوئیں جیسے انگلیوں سے پانی کا نکلنا وغیرہ معجزہ ہے اور کسی بزرگ ولی سے ایسی بات کا ظاہر ہونا کرامت ہے ✤

اولیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں کثرت سے ہوئے ہیں ان میں چار بزرگوار بہت ہی مشہور ہیں انکی تعلیم۔ تہذیب نفس کا طریقہ انکے وقت سے لیکر اب تک جاری ہے اول خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ دوسرے حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تیسرے شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ چوتھے خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ خدائے تعالیٰ ان سب سے راضی ہو ✤

مجتہدین جو قرآن وحدیث سے مسائل دینیہ کا استنباط کرتے تھے چار ہیں (۱) امام اعظم ابو حنیفہ (۲) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۳) امام مالک (۴) امام احمد حنبل رحمہم اللہ، ان بزرگوں کی اسلامی خدمات قابل قدر ہیں اُنہوں نے اپنی کوشش بلیغ اور سعی مشکور سے اسلام کے بڑے بڑے کام کیے ہیں اُنکو بھلائی سے یاد کرنا ایمان کی نشانی ہے۔ انکے ساتھ بغض کرنے والا معتوب خدا تعالیٰ ہے انکی کوشش وسعی خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے تھی انکو نیک نیتی کے سبب خطا پر بھی ثواب ملیگا جیسا کہ حدیث کی کتابوں میں آیا ہے

لفظ اٰمنوا جو آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ میں درج ہے اس بات کا اشارہ کر رہا ہے کہ مومن کو چاہیے کہ تمام اعمال کو انکے وقت پر ادا کرے۔ خواہ وہ اعمال اعتقادیہ ہوں جن کا تعلق صرف دل اور زبان سے ہوتا ہے یعنی اُنکے ادا کرنے کیلیے یہی دو آلے ہیں۔ جو بات دل سے مانی جاتی ہے

Marfat.com

اسکو تصدیق قلبی کہتے ہیں اور جو زبان سے ادا کیجاتی ہے اسکو اقرار لسانی کہتے ہیں اور انہیں دونوں باتوں کا نام ایمان ہے۔ چنانچہ اعمالِ اعتقادیہ کا بیان دو صفحے گذشتہ میں مسطور ہے۔ اور اعمالِ بدنی مشترک روزوں کا بیان معہ اعمال زکوٰۃ مالی کے پہلے گذر چکا۔ اب رہے دو اعمال ایک خالص بدنی وہ نماز ہے اور دوسرا اشتراک وہ حج ہے۔ اعمال بدنی کا حاصل یہ ہو کہ تمام اعضائے بدنی زبان ہاتھ پاؤں، پیشانی ناک وغیرہ سے خداتعالی کے سامنے عجز و انکسار کا اظہار کیا جائے۔ چونکہ عجز و انکسار کے عام پہلو صرف نماز ہی میں پائے جاتے ہیں اس لئے نماز کو افضل العبادات اور تمام مخلوقات کے عبادت کا مجموعہ کہا جاتا ہے۔ افسوس آج ہزارہا مسلمان نماز جیسی بابرکت عبادت سے محروم ہیں۔ نماز کا چھوڑنا خداتعالی کا نافرمان بندہ بننا ہے اِس ترک سے عذاب اُخروی میں گرفتار ہوگا۔ کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ اور بزرگوں کے قول سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ خداتعالی کے یہاں وہی نماز قبول ہوگی جو کامل طہارت اور باقاعدہ ارکان کے ساتھ پڑھی جاوے۔ پس نمازی کو چاہیئے کہ ہمیشہ طہارت باقاعدہ کیا کرے اور نماز کے ارکان خوب یاد کرے انشاء اللہ تعالی باقاعدہ ادا کرنے سے دل میں پاکیزگی پیدا ہوگی اور نماز میں جی لگنے لگے گا۔ جب نماز کا وقت آجاوے اور مسجدوں میں اذان ہوچکے تو پہلے پیشاب پاخانہ کرلے کہ پیشاب پاخانہ لگتے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ ایسی حالت میں طبیعت کو طمانیت نہیں ہوتی ہے اور بے اطمینانی کی حالت میں نماز جیسی بزرگ عبادت کو جس میں احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونے کا موقعہ ملتا ہے ادا کرنا عقل اور نقل کی رو سے جائز نہیں اسلئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ظاہری طہارت

(پیشاب پاخانہ کے آداب)

پاخانہ جاتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ خداوندا میں ناپاکی اور ناپاک چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں پہلے پاخانہ میں بایاں قدم داخل کرے اور بیٹھنے سے پہلے ستر کو نہ کھولے اور بائیں قدم پر زور دیکے بیٹھے تاکہ فضلے کے نکلنے میں آسانی ہو اور قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے نہ بیٹھے۔

Marfat.com

اگر جنگل میں پاخانہ کرنے کا اتفاق ہو تو آدمیوں کی نگاہ سے دور جاکر کسی چیز کی آڑ میں بیٹھے۔ عام راہوں میں جہاں لوگ چلتے پھرتے ہیں اور ان درختوں کے تلے جہاں لوگ آرام لیتے ہیں پیشاب پاخانہ کرنا حرام ہے کیونکہ لوگ تکلیف پاتے ہیں اور ایسے شخص کو برائی اور لعنت سے یاد کرتے ہیں۔ اسی طرح حمام میں اور پانی کے گھاٹ پر بھی پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے کیونکہ چھینٹیں اڑیں گی تو بدن یا کپڑے ناپاک ہونگے۔ بل اور سوراخ میں بھی پیشاب نکریں شاید اس میں کوئی موذی جانور ہو وہ نکل کر تکلیف دے یا وہاں کوئی کمزور ضعیف جانور ہو اور اسے ایذا پہنچے۔ سخت زمین اور ہوا کے رخ پیشاب نکریں تاکہ چھینٹیں اڑکر نہ پڑیں پیشاب اور استنجا کرنے وقت سلام کا جواب دینا یا خود سلام کرنا منع ہے۔ کیونکہ سلام دعا ہے اور وہ اس حالت میں خلاف ہے۔ جب انگوٹھی پر خدا و رسول کا نام یا کوئی متبرک کلمہ کندہ ہو تو اسے پہنے ہوئے پاخانہ جانا منع ہے ؞

جب پاخانہ کر چکے تو طاق (یعنی) ڈھیلوں سے نجاست کو اس طور دور کرے کہ گرمی کے دنوں میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے لیجائے اور دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے اور تیسرا آگے سے پیچھے لیجائے اور سردی کے موسم میں اسکے خلاف ڈھیلوں کا استعمال کرے۔ اور عورت ہر موسم میں صرف آگے ہی ڈھیلوں کو پیچھے لیجایا کرے۔ اسکے بعد پیشاب کے مقام کو بھی ایک ڈھیلے سے ایسا خشک کرے کہ آلۂ تناسل کے منہ پر قطرے کا اثر باقی نرہے۔ گوبر۔ لید۔ کوئلے سے استنجا کرنا منع ہے ؞

اگر دونوں مقام ڈھیلے سے ایسے پاک ہوگئے ہیں کہ کوئی قطرہ پیشاب کا یا کوئی فضلہ پاخانہ کا اپنے مقام سے الگ ہو کر ادھر ادھر نہیں پھیلا تو پانی سے دھونا صرف افضل ہے اگر کسی وقت بے دھوئے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جاویگی اور ایک درم کے برابر نجاست اپنے مقام سے ہٹکر ادھر ادھر لگ گئی ہے تو پانی سے دھونا واجب ہے۔ اس حالت میں اگر کوئی نماز پڑھے گا تو نماز نہو گی۔ نماز کو دوہرانا ہوگا۔ بعض آدمی پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلے سے استنجا نہیں کرتے ہیں بلکہ صرف پانی سے دھو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ انکی طہارت ناقص رہتی ہے کیونکہ ہم ہندوستانی مرطوب زمین کے رہنے والے ہیں ہمارے پٹھے ضعیف ہوتے ہیں خاصکر بڑھاپے میں بالکل بودے اور کمزور پڑجاتے

Marfat.com

ہیں دیر تک پیشاب کا قطرہ نکلتا رہتا ہے۔ اِس حالت میں ڈھیلے کا استعمال کرنا خلاف شرع نہیں ہے اور خلاف شرع کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ حضرت عمر فاروق جیسے جلیل القدر صحابی نے ڈھیلے سے استنجا کیا ہے اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے (مجموعۂ فتاوی مولوی عبدالحی لکھنوی جلد سوم)

ہاں اگر کسی کی طہارت صرف پانی سے کامل ہو جاتی ہے اور بعد کو قطرہ نہیں آتا ہے تو پانی ہی کافی ہے

مسئلہ پاخانہ کرتے ہوئے بات کرنا منع ہے اِس جگہ بات چیت کرنے والے پر خدا ناراض ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور پاخانے سے باہر نکلتے وقت پہلے دایاں قدم نکالے اور باہر نکل کر یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی خدا کو تعریف ہے جس نے مجھ سے تکلیف دُور کی اور صحت عنایت فرمائی اور بعض روایت میں صرف غفرانک آیا ہے یعنی خداوندا ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور پانی سے استنجا پاک کرنے کے لئے کسی دوسری جگہ جائے اور استنجے کے دونوں مقام کو اچھی طرح دھوئے اور اس جسم کے پانی کو کسی کپڑے یا بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے صاف کرے یہ فعل مستحب ہے

اقسام احکام

وہ احکام الٰہی جو بندوں کے عملی افعال سے تعلق رکھتے ہیں انکی آٹھ قسمیں ہیں۔ فرض۔ واجب۔ سنت۔ مستحب۔ حرام۔ مکروہ۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی۔

(۱) فرض وہ فعل ہے جس کا بلا عذر چھوڑنے والا فاسق مستحق عذاب اور اس کا منکر کافر ہے۔ اور اِسکی دو قسمیں ہیں۔ فرض عین۔ فرض کفایہ۔

(۲) فرض عین جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے اور جو بغیر عذر کے چھوڑے وہ فاسق مستحق عذاب ہے جیسے پنجوقتی اور جمعہ کی نماز وغیرہ۔

(۳) فرض کفایہ جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائیگا اگر کوئی نہ کرے تو سب گنہگار ہونگے جیسے نماز جنازہ وغیرہ

(۴) واجب وہ فعل ہے جس کا بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے بشرطیکہ بلا کسی

Marfat.com

تاویل اور شبہ کے چھوڑے اور جو شخص اس کو ہلکا سمجھ کر چھوڑے وہ گمراہ ہے اور منکر اس کا کافر ہے۔

(۵) سنت وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہو اور اسکی دو قسمیں ہیں سنتِ موکدہ و سنت غیر موکدہ۔

(۶) سنتِ مؤکدہ وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بلا عذر کبھی ترک نکیا ہو لیکن ترک کرنے والے پر کسی قسم کی زجر اور تنبیہ نکی ہو اس کا حکم بھی عمل میں واجب کا ہے یعنی بلا عذر چھوڑنے والا اور اسکی عادت کرنے والا فاسق اور گنہگار ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہیگا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے مَنْ تَرَكَ سُنَّتِیْ لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ جس نے میری سنت چھوڑی وہ میری شفاعت سے محروم رہا۔ ہاں اگر کبھی اتفاقاً چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ واجب کا چھوڑنے والا سنت کے چھوڑنے والے سے زیادہ گنہگار ہے۔

(۷) سنتِ غیر موکدہ وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہو اور بلا عذر ترک بھی کیا ہو اس کا کرنے والا مستحق ثواب ہے اور چھوڑنے والا مستحق عذاب نہیں اور اسکو سنتِ زائدہ بھی کہتے ہیں۔

(۸) مستحب وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے کبھی کبھی کیا ہو اس کا کرنے والا مستحق ثواب ہے اور نکرنے والا گنہگار نہیں اسکو نفل اور مندوب بھی کہتے ہیں۔

(۹) حرام وہ فعل ہے جس کا بلا عذر کرنے والا فاسق مستحق عذاب ہے اور منکر کافر ہے۔

(۱۰) مکروہ تحریمی وہ فعل ہے جس کا بغیر عذر کے کرنا گناہ ہے۔ منکر کافر نہیں۔

(۱۱) مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جسکے کرنے نکرنے میں ثواب و عذاب نہو۔

(۱۲) مباح وہ فعل ہے جسکے کرنے میں ثواب اور نکرنے میں عذاب نہو۔

(۱۳) جنابت مرد اور عورت کی وہ حالت ہے جس میں ان پر غسل فرض ہو جائے۔

وضو کا بیان

وضو اگلی اُمتوں میں بھی فرض تھا اس اُمت کے ساتھ خاص نہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طہارت کو دین کا ایک فرد

Marfat.com

وضو کو نصف ایمان فرمایا ہے (ترمذی)

چونکہ ایمان کے دو حصے ہیں ایک اعتقاد دوسرا عمل اور عمل کا دوسرا حصہ یعنی نماز طہارت پر موقوف ہے اسلئے اسکو آنحضرت صلعم نے نصف ایمان فرمایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرنے سے اللہ تعالیٰ صغیرہ گناہوں کو معاف کرتا ہے اور آخرت میں بڑے بڑے درجے عنایت فرمائیگا اور وضو کرنے سے بدن کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں (بخاری) (مسلم)

بعض صحیح احادیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کو قیامت کے دن پہچان لونگا کسی نے پوچھا کہ حضرت اتنے بڑے مجمع میں آپ کیسے پہچان لینگے فرمایا ایک پہچان ہوگی وہ یہ کہ وضو کے سبب سے انکے منہ ہاتھ پیر چمکتے ہونگے۔ باوضو ہونے سے آدمی شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور حدیثوں میں ہے کہ ہر وقت باوضو رہنا کامل مومن کی نشانی ہے۔

باوضو مسجد میں نماز کا انتظار کرنے سے جتنا وقت انتظار میں گذرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے اور نماز کا ثواب ملتا ہے۔

وضو کے احکام

(۱) فرض نماز کے لئے نفل ہو یا سنت واجب ہو یا فرض جنازہ کی نماز ہو یا سجدۂ تلاوت

(۲) واجب ہے مکہ معظمہ کے طواف کے لئے قرآن مجید چھونے کے لئے۔

(۳) سنت ہے سونے وقت اور غسل سے پہلے۔

(۴) مستحب ہے اذان تکبیر کے وقت خطبہ پڑھتے وقت نکاح کا ہو یا جمعہ کا یا اور کسی چیز کا اور مسلمان کا ہر وقت باوضو رہنا ۔ اور علم دین پڑھاتے وقت۔ دین کی کتابیں چھوتے وقت سلام یا سلام کا جواب دیتے وقت۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت۔ سوکر اٹھنے کے بعد اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد میت کو غسل دینے کے بعد۔ جنازہ اٹھانے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے عرفات میں ٹھہرنے کے لئے۔ صفا مروہ کے دوڑنے کے لئے۔ ناپاک کو پہلے غسل کرکے کھانا کھانے کے لئے حیض یا نفاس والی عورت کو نماز کے ہر وقت وضو کر لینا مستحب ہے ۔

Marfat.com

وضو کے فرائض

وضو میں چار عضو کا دھونا فرض ہے (۱) منہ کا دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کا دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں کا ٹخنے سمیت دھونا۔ پہلا فرض منہ کو پیشانی کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک طول میں اور ایک کان کی لو سے لیکر دوسرے کان کی لو تک عرض میں ایکبار اس طور پر دھونا چاہیے جس سے انکے درمیان کا حصہ بھی دھل جائے۔ آنکھ کا وہ گوشہ جو ناک کے نزدیک ہے دھونا فرض ہے جس سے میل نکل جائے۔

دوسرا فرض دونوں ہاتھوں کو کہنی سمیت ایکبار الگ الگ دھونا۔ اگر کسی کی انگلیوں کی گھائیوں میں بغیر خلال کیئے پانی نہیں پہنچتا ہے تو انگلیوں کا خلال کرنا فرض ہے۔

تیسرا فرض ایک بار غیر مستعمل پانی سے چوتھائی سر کا مسح کرنا اگر مستعمل پانی سے مسح کیا تو مسح نہ ہوگا مثلاً کسی دھوئے ہوئے عضو سے تری لیکر مسح کرنا۔

چوتھا فرض دونوں پانوں ٹخنوں سمیت دھونا اگر پاؤں کی انگلیوں کی گھائیوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو خلال کرنا فرض ہے اور دھونے سے یہ مراد ہے کہ پانی عضو سے بہ کر کم سے کم دھونے کے بعد دو تین قطرے ٹپک جائیں۔

سنتیں سترہ ہیں

(۱) دل میں نیت کرنی یعنی ارادہ کرنا کہ میں خالص خدا تعالیٰ کی خوشی کے لئے وضو کرتا ہوں نہ ہاتھ منہ صاف کرنے کو۔

(۲) بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ پڑھ کر شروع کرنا۔

(۳) ایک بار گٹوں کو دھونا پھر جب ہاتھوں کو کہنیوں تک تین بار دھولے تو گٹوں کو بھی دھونا۔

(۴) تین بار نئے پانی سے کلی کرنا اور کلی میں اتنا مبالغہ کرے کہ حلق تک پانی پہنچ جائے مگر روزہ دار مبالغہ نہ کرے۔

(۵) مسواک کرنا اور مسواک لمبان میں ایک بالشت سے زیادہ لانبی ہو اور انگوٹھے سے زیادہ ہو

موٹی نہ ہو۔ سیدھی ہو ٹیڑھی نہ ہو۔ مسواک درخت زیتون یا پیلو یا نیب کی ہو مگر کسی زہریلے درخت کی نہ ہو

(۶) تین بار ناک میں پانی بانسوں تک پہنچانا بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو +

(۷) تین بار ڈاڑھی کا خلال کرنا۔

(۸) ہاتھوں کو انگلیوں کی طرف سے دہونا۔

(۹) انگلیوں کا خلال کرنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں تر کرکے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر داخل کرکے کھینچنا (۱۰) پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا پیر کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کرنا چاہیئے۔ اس طرح کہ داہنے پیر سے شروع کرے اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

(۱۱) پورے سر کا ایکبار مسح کرنا اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ مع انگلیوں اور ہتھیلیوں کے تر کرکے سر کے آگے حصہ پر رکھکر آگے سے پیچھے لیجائے اور پھر پیچھے سے آگے لائے۔

(۱۲) کانوں کا مسح کرنا اس طور پر کہ کلمے کی انگلی سے کان کے اندرونی حصہ کو اور انگوٹھے سے کان کی پشت پر مسح کرے۔

(۱۳) ہر عضو کا تین بار اس طرح دہونا کہ ہر بار پورا دہل جائے۔

(۱۴) وضو ترتیب سے کرنا یعنی پہلے گٹوں کو دہونا پھر کلی کرنا۔ پھر ناک میں پانی ڈالنا پھر منہ دہونا پھر ڈاڑھی کا خلال کرنا پھر ہاتھوں کا دہونا پھر انگلیوں کا خلال کرنا پھر سر کا مسح کرنا پھر پاؤں کا دہونا پھر پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

(۱۵) دائیں عضو کو پہلے دہونا پھر بائیں کو۔

(۱۶) ایک عضو کے دہونے کے بعد دوسرے عضو کو خشک ہونے سے پہلے دہونا۔

(۱۷) دہونے کے وقت تمام اعضائے وضو کو ملنا اور ہاتھ کا اعضا پر پھیرنا +

وضو میں چودہ مستحب ہیں

(۱) وضو کے لئے اونچی جگہ بیٹھنا تاکہ مستعمل پانی جسم اور کپڑوں پر نہ پڑے (۲) وضو کرتے وقت قبلہ رو بیٹھنا (۳) مٹی کا برتن ہونا (۴) وضو کرنے میں کسی سے مدد نہ لینا

Marfat.com

مگر بعذر (۵) اعضا کو جہاں تک دھونا فرض ہے یا واجب ہے اس سے زیادہ دھوڈالنا (۶) دائیں ہاتھ سے کُلّی کرنا اور دائیں ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۸) ڈھیلی انگوٹھی کو حرکت دینا (۹) کانوں کے مسح کرتے وقت چھوٹی اُنگلی کا دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈالنا (۱۰) پیر دھوتے وقت ولٹے ہاتھ سے پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے ملنا (۱۱) جاڑوں کے موسم میں پہلے ہاتھ پاؤں کو تر ہاتھ سے ملنا تاکہ تمام اعضا میں دھوتے وقت پانی آسانی سے پہنچ جائے (۱۲) ہر عضو دھوتے وقت یا مسح کرتے وقت بسم اللہ اور کلمہ شہادت پڑھنا (۱۳) وضو میں یا وضو کے بعد جو دعائیں حدیث میں آئی ہیں اُنکا پڑھنا (۱۴) وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا ۔

وضو میں جو باتیں مکروہ ہیں

(۱) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا (۲) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنی (۳) منہ اور دوسرے اعضا پر زور سے چھینٹا مارنا (۴) تین بار سے زیادہ اعضا کو دھونا (۵) وضو کے بعد ہاتھوں کا جھٹکنا ۔ غرض جو باتیں خلاف مستحب کے ہیں وہ وضو میں کیجائیں تو سب مکروہ ہیں ۔

وضو کی توڑنیوالی چیزیں

(۱) نجس چیز کا مرد اور عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلنا جیسے پیشاب پاخانہ منی ۔ مذی ہوا یعنی بادی کا خارج ہونا آواز سے ہو یا آہستہ (۲) کیڑے یا کنکری کا مرد کے ذکر اور عورت کی شرمگاہ سے نکلنا (۳) صفرا یا سودا یا پانی یا کھانے کا منہ بھر کے ہو جانا ۔ (۴) خون یا پیپ کا عضو سے نکلکر بہنا (۵) منہ سے تھوک کے ساتھ خون کا نکلنا بشرطیکہ خون تھوک پر غالب ہو یا برابر ہو (۶) غفلت کے ساتھ کسی کروٹ یا اوندھا یا چت یا کسی چوتڑ کے بل یا کسی چیز کے سہارے سونا اگر وہ سہارے کی چیز ہٹا دی جائے تو یہ سونے والا گر جائے (۷) بیہوش یا مجنون ہو جانا (۸) نشہ میں ہو جانا (۹) عورت اور مرد کی شرمگاہوں کا شہوت سے ملنا (۱۰) بالغ مرد یا عورت کا بیداری کی حالت میں رکوع اور سجدے والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا ۔

وضو کا مسنون اور مستحب طریقہ

وضو کے لئے کسی مٹی کے برتن

Marfat.com

میں پانی لیکر اُونچے مقام پر قبلہ رُو بیٹھے اور دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں وضو خاص اللہ تعالیٰ کی خوشی اور ثواب کے لئے کرتا ہوں۔ بدن کا صاف کرنا۔ منہ ہاتھ کا دھونا مجھے مقصود نہیں۔ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ پڑھ کر داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لے اور دونوں ہاتھوں کے گٹوں تک مل مل کر دھوئے اسی طرح تین بار کرے پھر داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لیکر کلی کرے اور مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح پکڑے کہ چھوٹی انگلی مسواک کے ایک سرے پر اور انگوٹھا مسواک کے دوسرے سرے کے قریب اور باقی انگلیاں مسواک کے اُوپر ہوں اُوپر کے دانتوں کو طول میں داہنی طرف سے ملتا ہوا بائیں طرف لائے پھر اسی طرح نیچے کے دانتوں کو ملے پھر مسواک کو منہ سے نکال کر نچوڑ ڈالے اور دھو کر پھر اُسی طرح ملے اسی طرح تین بار ملے اسکے بعد دو کلیاں اور کرے تاکہ تین کلی پوری ہو جائیں اور تین سے زیادہ بھی نہوں۔ کلی اس طرح کرے کہ پانی حلق تک پہنچ جائے۔ اگر روزہ دار نہوں کلی کرتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمہ شہادت کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَتِلَاوَةِ کِتَابِكَ ناک میں پانی لیتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمہ شہادت کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ پھر داہنے چلو میں پانی لیکر ناک میں اس طرح لے کہ نتھنوں کی جڑ تک پہنچ جائے اگر روزہ دار نہو اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے اسی طرح تین بار کرے اور ہر بار نیا پانی ہو پھر دونوں چلوؤں میں لیکر تمام منہ کو مل کر دھوئے اس طرح کہ کوئی جگہ بال برابر بھی نہ چھوٹنے پائے پھر داڑھی کا خلال کرے کہ داہنے چلو میں پانی لیکر داڑھی کی جڑ کو تر کرے اور ہاتھ کی پشت گردن کی طرف کرکے انگلیاں بالوں میں ڈالکر نیچے سے اوپر کیجانب لیجائے اس طرح دو مرتبہ اور منہ دھوئے اور داڑھی کا خلال کرے تاکہ تین بار منہ دُھل جائے اور تین بار داڑھی کا خلال ہو جائے اور منہ دھوتے وقت بسم اللہ اور

۱۔ مسواک کرنے کو ایک ضروری بات سمجھے اس لئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسواک کرکے ایک نماز پڑھنا بے مسواک کے ستر نماز پڑھنے سے افضل ہے اور مسواک کرتے وقت یہ نیت کرے کہ میں خدائے تعالیٰ کے ذکر کا رستہ صاف کرتا ہوں اور جب وضو کرے تو مسواک ضرور کرے تاکہ نیت کے ثواب اور مسواک کے فائدے سے محروم نرہے۔ مسواک کرنے میں طبی فائدے بھی بکثرت ہیں۔ اگر دیر تک منہ بند کئے چپکا بیٹھا رہا ہو یا کوئی بدبودار چیز کھائی ہو اور اسکے سبب سے منہ کی کیفیت بدل گئی ہو تو مسواک کرنا سنت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو دولتخانہ میں تشریف لیجاتے تو پہلے مسواک لیتے ۱۲ ۵۲ اے اللہ میری مدد کر قرآن کے پڑھنے اور اپنے ذکر شکر عبادت کرنے میں ۱۲ ۵۳ اے اللہ مجکو جنت کی خوشبو سنگھا اور دوزخ کی بدبو سے بچا ۱۲

کلمۂ شہادت پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے[۵۱] اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِکَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَائِکَ پھر داہنی ہاتھ میں پانی لیکر کہنیوں تک بہائے اور مل کر دھوئے کہ ایک بال برابر بھی خشک نہ رہ جائے اور اگر مرد کے ہاتھ میں انگوٹھی ہو تو وہ اسکو حرکت دیدے اگرچہ انگوٹھی ڈھیلی ہو اور عورت اپنے چھلوں آرسی کنگن چوڑی وغیرہ کو ہلالے اسی طرح داہنے ہاتھ کو تین بار دھوئے جب دایاں ہاتھ دھو چکے تو پھر اسی طرح تین بار بایاں ہاتھ بھی دھوئے اور دایاں ہاتھ دھوتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمۂ شہادت کے یہ دعا پڑھے[۵۲] اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمۂ شہادت کے یہ دعا پڑھے[۵۳] اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ پھر ہاتھوں کو تر کرکے پورے سر کا مسح کرے اس طرح کہ چھوٹی انگلی دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈالے اور سر کے مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے[۵۴] اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اور سر کا مسح ایک ہی بار کرے اور کانوں کے مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے[۵۵] اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ پھر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے پہلے دایاں پاؤں تین بار دھوئے اور ہر بار اسکی انگلیوں کا بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرے اور خلال دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے پھر بایاں پاؤں تین بار دھوئے اور ہر بار اسکی انگلیوں کو بھی بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرتا جائے بائیں پاؤں کا خلال بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کرے دایاں پاؤں دھوتے وقت بعد بسم اللہ و کلمۂ شہادت کے یہ دعا پڑھے[۵۶] اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ اور بایاں پاؤں دھوتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمۂ شہادت کے یہ دعا پڑھے[۵۷] اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالے اور

---

۵۱ ای اللہ میرا منہ اپنے نور سے اس دن روشن کیجیے جس دن اپنے دوستوں کا منہ روشن کرے ۱۲ ۵۲ ای اللہ میرا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان کرنا ۱۲ ۵۳ ای اللہ میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں اور پیچھے سے نہ دینا ۱۲ ۵۴ ای اللہ مجھ کو قیامت میں اپنے عرش کے زیر سایہ رکھ ۱۲ ۵۵ ای اللہ مجھے اُن لوگوں سے کر جو باتیں سنکر نیک باتوں پر عمل کرتے ہیں ۱۲

۵۶ ای اللہ قیامت میں ثابت قدم رکھ ؛

۵۷ ای اللہ میرے گناہوں کو معاف کر اور کوشش کو قبول فرما اور میری تجارت میں ترقی دے ۱۲

Marfat.com

بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیوے اور کلمہ شہادت پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ[1] اور اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے یہی وہ وضو ہے جسکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی میرا ایسا وضو کرے تو اُسکے اگلے گناہ بخشدیئے جاوینگے ❊

نماز میں بے وضو ہونیکا بیان

اگر کسی کا وضو نماز پڑھتے وقت ٹوٹ جاوے تو جلدی سے وضو کر کے جماعت میں شریک ہو جاوے اور جتنی رکعتیں گئی ہیں اُنکو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پڑھ لے اور اگر امام کا وضو نماز میں ٹوٹ گیا تو فوراً اپنی جگہ کسی مقتدی کو امام بنا کر وضو کرنے کو چلا جاوے مگر یہ مقتدی امامت کے لائق ہو اگر ان پڑھ کو جو اتنا پڑھنا بھی نہیں جانتا جس سے نماز صحیح ہو جائے تو سب کی نماز جاتی رہیگی۔ اگر امام نے ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جسکی کچھ رکعتیں جاتی رہیں تو اس خلیفہ کو لازم ہے کہ امام کی نماز کو پورا کر کے ایسے شخص کو جو شروع نماز میں آ کر ملا ہے اپنی جگہ کرے تاکہ وہ تمام نمازیوں کے ساتھ سلام پھیرے اور یہ شخص جسکی کچھ نماز رہ گئی تھی کھڑا ہو کر پوری کرے) اگر کسیکو اخیر قعدہ میں بعد التحیات پڑھنے کے جنون یا بے ہوشی ہوئی یا قہقہہ مار کر ہنسا تو نماز فاسد ہو گئی پھر سے پڑھے

غسل چار طرح پر ہوتا ہے

(۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) مستحب

(اول) غسل فرض ہوتا ہے منی نکلنے سے یعنی جب منی شہوت اور لذت سے کود کر نکلے سوتے ہیں یا جاگتے ہیں۔ ہوش میں یا بیہوشی میں جماع سے یا بغیر جماع کے یا کسی خیال سے یا ذکر کو حرکت دینے کے بعد منی نکلنے سے یا جانور سے خواہش پوری کرنیسے

(دوسرے) ذکر کا سر عورت کی شرمگاہ یا مرد کی مقعد میں داخل کرنے سے فاعل و مفعول دونوں پر غسل فرض ہے انزال ہو یا نہو ❊

(تیسرے) حیض کے خون بند ہونے کے بعد تین دن میں بند ہو یا دس دن میں یا جیسی عورت کی عادت ہو حیض کی مدت کم سے کم تین دن رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن راتیں کم سے کم دو حیضوں کے درمیان عورت پندرہ دن پاک رہتی ہے یعنی ایک حیض کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک

[1] اے اللہ مجھے توبہ اور طہارت نصیب کرو

Marfat.com

دوسرا حیض نہیں آتا اور زیادہ کی کوئی حد معین نہیں ممکن ہے کہ کسی عورت کو تمام عمر حیض نہ آئے حیض کی مدت میں سوا خالص سفیدی کے اور جس رنگ کا خون آئے وہ حیض ہی کا خون سمجھا جائیگا۔

جس عورت کے حیض کی عادت مقرر ہوگئی ہو اگر اسکو عادت سے زیادہ خون آئے مگر دس دن سے زیادہ نہو تو وہ خون حیض سمجھا جائیگا۔ مثال کسی عورت کو پانچ دن حیض آیا کرتا ہے اُسکو اگر نو دن یا دس دن خون آئے تو یہ سب حیض سمجھا جائیگا۔ اگر کسی عورت کو تین دن رات یا زیادہ یا اگر عادت مقرر ہوگئی ہو تو عادت کے موافق خون آکر بند ہوجائے اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ بند رہے اور اسکے بعد پھر خون آئے تو یہ دونوں خون علحدہ علحدہ حیض سمجھے جاوینگے۔ اگر کسی عورت کو دس دن سے کم حیض آکر بند ہوجائے اور پندرہ دن سے کم بند رہے اسکے بعد پھر خون آئے تو خون آنیکے وقت سے دس دن تک اُسکے حیض کا زمانہ سمجھا جاویگا اگر عادت مقرر ہو ورنہ خون آنے کے دن سے بقدر عادت کے حیض سمجھا جائیگا مثال جس عورت کی عادت مقرر نہیں اُسکو ایک دن خون آیا اِسکے بعد چودہ دن تک بند رہا پھر اسکے بعد خون آیا تو ایک دن وہ جس میں خون آیا اور نو دن وہ جس میں نہیں آیا جملہ دس دن حیض سمجھے جاوینگے جس عورت کی عادت سات دن حیض کی ہو اُسکو ایک دن خون آیا اور چودہ دن بند رہا تو ایک دن وہ جس میں خون آیا اور چھ دن وہ جن میں خون نہیں آیا جملہ سات دن حیض کے سمجھے جاوینگے۔

(چوتھے نفاس[۵]) عورت کے خاص حصے سے نفاس کے خون کا نکلنا۔ نفاس کا حکم اُس وقت کے خون سے دیا جائیگا جو نصف سے زیادہ حصہ بچہ کا باہر آنیکے بعد نکلے اِس سے پہلے جو خون نکلے وہ نفاس نہیں زیادہ سے زیادہ مدت نفاس کی چالیس دن رات ہے اور کم مدت کی کوئی حد نہیں۔ ممکن ہے کہ کسی عورت کو بالکل نفاس نہ آئے کم سے کم نفاس اور حیض کے درمیان میں عورت پندرہ دن طاہر رہتی ہے۔ نفاس کی مدت میں سوا خالص سفیدی کے اور جس رنگ کا خون آئے وہ نفاس سمجھا جائیگا۔ جس عورت کی عادت مقرر ہو اُسکو اگر عادت سے زیادہ خون آئے مگر چالیس دن سے زیادہ نہو تو وہ نفاس سمجھا جاویگا۔ (مثال) کسی عورت کو بیس دن کی عادت ہو اُسکو اُنتالیس دن یا پورے چالیس دن خون آئے تو یہ سب خون نفاس سمجھا جائیگا۔ اگر کسی عورت کو چالیس دن سے کم نفاس ہو کر بند ہوجائے اور پھر چالیس دن کے ہی اندر دوسرا

[۵] نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد عورتوں کے مخصوص مقام سے نکلتا ہے ۱۲

Marfat.com

خون آئے اور وہ خون چالیس دن کی حد سے نہ گزرے تو یہ سب زمانہ یعنی جس میں پہلا خون آیا اور جس میں بند رہا اور جس میں دوسرا خون آیا نفاس سمجھا جائیگا۔ اور اگر دوسرا خون چالیس دن کی حد سے آگے بڑھ جائے تو پہلے خون سے چالیس دن تک اگر عادت مقرر نہو اور اگر عادت مقرر ہو تو بقدر عادت کے نفاس ہوگا (مثال) کسی عورت کو عادت والی ہو یا بے عادت والی پندرہ دن نفاس ہو کر بیس دن بند رہا اور پانچ دن پھر خون آیا تو یہ سب زمانہ جس کا مجموعہ چالیس دن ہوتا ہے نفاس سمجھا جائیگا جس عورت کی عادت بیس دن نفاس کی ہو اسکو پندرہ دن خون آکر پندرہ دن بند رہے اور پھر گیارہ دن خون آئے تو پندرہ دن جن میں خون پہلا آیا اور پانچ دن وہ جن میں خون بند رہا جملہ بیس دن اس کا نفاس ہوگا اسلئے کہ دوسرا خون چالیس دن کی حد سے آگے بڑھ گیا۔ اگر کسی عورت کے دو بچے پیدا ہوں اور دونوں کی ولادت میں چھ ماہ سے کم فصل ہو تو اس کا نفاس بھی پہلے بچے کے بعد سے ہوگا۔ پس اگر دوسرا بچہ چالیس دن کے اندر پیدا ہو تو جو خون اُسکے بعد آئے وہ بھی نفاس ہے بشرطیکہ اتنے دن آئے کہ پہلے خون سے مل کر چالیس دن یا اس سے کم ہو زیادہ نہو اور اگر اتنے دن ہو کہ پہلے خون سے ملکر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو اگر اسکی عادت مقرر نہو تو چالیس دن تک ورنہ جسقدر عادت ہے اُسقدر نفاس شمار کیا جائیگا اگر کسی عورت کے دو بچے پیدا ہوں اور دونوں کی ولادت میں چھ ماہ یا اس سے زیادہ فصل ہو اور دونوں بچوں کے بعد خون آئے تو وہ دونوں خون علیحدہ علیحدہ سمجھے جاوینگے۔ اگر کسی عورت کے پیٹ میں زخم وغیرہ کی وجہ سے سوراخ ہو گیا ہو اور بچہ اُس سوراخ سے پیدا ہو تو اگر خون اسکے خاص حصہ سے باہر آیا تو وہ نفاس سمجھا جائیگا۔ حیض والی عورت کو قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا چھونا مس کرنا مسجد میں جانا بیت اللہ کا طواف کرنا منع ہے حیض والی عورت سے سوائے ہمبستری کے اور سب باتیں جائز ہیں جیسے بوس وکنار ساتھ سونا ساتھ کھانا ساتھ پینا۔ بدن سے بدن لگانا۔ جو شخص حالت حیض میں حلال جان کر ہمبستر ہوگا کافر ہو جائے گا اور اگر حرام جان کر ہمبستر ہوا ہے تو گنہگار ہوگا اور کفارہ دینا واجب ہے۔ پھر اسکی تفصیل ہے کہ اگر ایسے وقت ہمبستر ہوا کہ خون سرخ آیا تھا تو ایک دینار ورنہ آدھا دینار۔ ایک دینار چھ روپیہ کا ہوتا ہے جبکہ سونے کا بھاؤ سولہ روپیہ کا ہو۔ حالت حیض ونفاس میں مرد کو صحبت سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ ان وقتوں میں ہمبستر ہونے سے

Marfat.com

بڑے بڑے مرض پیدا ہوجاتے ہیں حیض و نفاس کی حالت میں نماز روزہ معاف ہے مگر روزے کی قضا ہے نماز کی نہیں جس طرح حیض میں جو جو باتیں منع ہیں اسی طرح نفاس میں بھی منع ہیں :.

استحاضہ عورت کو معمولی دنوں کے علاوہ خون آئے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اور استحاضہ عورت پاک عورت کا حکم رکھتی ہے اُس سے ہم بستر ہونا درست ہے اور جو باتیں حیض و نفاس والی کو نادرست تھیں اُسکے لئے سب درست و جائز ہیں ایسی عورتیں اپنے معمولی ایام حیض تک نماز روزے وغیرہ سے باز رہیں اور بعد کو بدن سے خون دہو کر غسل کرکے نماز پڑھیں اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرلیا کریں اور ممکن ہو تو ہر نماز کے لئے غسل کرلیں، اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجش صحابی کی بیٹی عبدالرحمٰن ابن عوف کی بی بی ام حبیبہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بیماری کی شکایت کی فرمایا خونِ حیض آنے تک تو بیٹھی رہو اور اسکے بعد ہر نماز کے وقت غسل کرکے نماز پڑھا کرو۔ عورتیں حیض و نفاس سے فارغ ہولیں تو فوراً اُن پر غسل واجب ہو جاتا ہے غسل کرتے وقت سر کے بالوں کی چوٹی اور مینڈھی کہولنا ضرور نہیں صرف بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچا نا بس کرتا ہے جیسے جنابت کا غسل ویسے حیض و نفاس کا غسل۔ عورتیں اگر بیماری یا کسی اور قوی عذر کی وجہ سے غسل نہ کرسکیں اور غسل سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرکے نماز پڑھ لیں :.

غسل واجب (۱) جو کافر حالتِ ناپاکی میں مسلمان ہوا ہو تو اسکو مسلمان ہونے کے بعد غسل کرنا واجب ہے (۲) مسلمان مردے کی لاش کو نہلانا زندہ مسلمانوں پر واجب ہے **غسل سنت** (۱) جمعہ کی نماز کے لئے نماز جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے (۲) عیدین کے دن بعد نماز فجر کے غسل کرنا سنت ہے (۳) حج یا عمرہ کے احرام کے لئے غسل کرنا سنت ہے **غسل مستحب** (۱) مسلمان ہونے کے لئے (۲) پچھنے لگوانے کے بعد (۳) مردہ نہلانے کے بعد (۴) شعبان کی پندرھویں رات کو (۵) مدینۂ منورہ میں داخل ہونے کے لئے (۶) مزدلفے میں ٹھہرنے کے لئے (۷) طواف زیارت کے لئے (۸) کنکری پھینکنے کے لئے (۹) سورج گہن چاند گہن اور استسقا کی نمازوں کے لئے (۱۰) نماز خوف اور مصیبت کے لئے (۱۱) گناہ سے توبہ کرنے کے لئے (۱۲) سفر سے واپس آنے کے بعد (۱۳) استحاضہ دفع ہوجانے کے بعد (۱۴) جو شخص قتل کیا جاتا ہو اُسکو

Marfat.com

غسل کرنا مستحب ہے

غسل کا مسنون و مستحب طریقہ

جب آدمی نہانا چاہے تو کوئی کپڑا باندھکر نہائے اور اگر برہنہ نہائے تو کسی ایسی جگہ نہائے جہاں اجنبی شخص کی نظر نہ پڑے اور نہاتے وقت قبلہ رو نہو اور عورت بیٹھ کر نہائے۔

غسل کرنے والے کو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو گٹّوں تک تین بار دھوئے اسکے بعد خاص حصہ کو دھوئے اور بدن کو اگر نجاست لگی ہو تو اسکو بھی دھوئے اسکے بعد پورا وضو مع مسح سر کے کرے اگر غسل کی جگہ پانی جمع رہتا ہو تو پاؤں کو اُس وقت نہ دھوئے بلکہ غسل کے بعد ہٹ کر دوسری جگہ دھوئے اور اس وضو میں بسم اللہ کے سوا کچھ نہ پڑھے وضو کے بعد اپنے بالوں میں اُنگلیاں ڈالکر تین بار خلال کرے پہلے دائیں جانب کا پھر بائیں جانب کا اسکے بعد سر پر پانی ڈالے پھر دائیں شانے پر پھر بائیں شانے پر اور تمام بدن کو ہاتھوں سے ملے اِس طرح اور دوبار تمام بدن پر پانی پہنچاوے تاکہ تین بار تمام بدن پر پانی پہنچ جائے۔ اگر جسم میں کوئی جگہ بال برابر خشک رہی تو غسل نہو گا نئے سرے سے غسل کرنا۔ ہاں اگر نماز پڑھنے سے پیشتر خشک بدن پر پانی بہا دیا تو یہی غسل کفایت کریگا + آدمی کو ناپاکی کی حالت میں دل و زبان سے ذکر اللہ کرنا جائز ہے لیکن قرآن شریف کا پڑھنا پڑھانا چھونا جائز نہیں ہاں جزدان کا فیتہ پکڑ کر اُٹھالے تو مضائقہ نہیں، ناپاک آدمی کو مسجد میں جانا کعبے شریف کا طواف کرنا اور دینی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا بھی جائز نہیں ہے

(پانی کا بیان)

(۱) بارش دریا سمندر نہر تالاب چشمہ کنوئیں کا پانی شبنم برف اولہ کا پانی جو گرمی سے پگھل کر ٹپکے یہ تمام پانی پاک ہیں وضو اور غسل بلا کراہت جائز ہے۔

(۲) نجاست جیسے پاخانہ گوبر لید وغیرہ سے پانی اگر گرم کیا جائے تو اس سے پانی میں کوئی نقصان نہ آئیگا وضو اور غسل بلا کراہت جائز ہے اِن تمام مذکورہ پانیوں سے وضو و غسل جائز ہے اور ایسے پانی سے نجاستِ حقیقی اور حکمی کا دور کرنا درست ہے۔

نجاستوں کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہیں ایک حکمی دوسری حقیقی۔ نجاست حکمی وہ نجاست ہے جو حقیقت میں نجاست نہیں مگر شارع نے اپنے حکم سے اسکو نجاست

Marfat.com

قرار دیا ہے اسکو فقہا حدث کہتے ہیں پھر اسکی دو قسمیں ہیں ایک حدث اصغر دوسری حدث اکبر۔ حدث اصغر انسان کی وہ حالت جس میں اسکو بغیر وضو یا تیمم کے انسان کو نماز کا پڑھنا اور قرآن کا چھونا درست نہیں ہے حدثِ اکبر انسان کی وہ حالت جس میں اسکو بغیر غسل کئے اور بغیر تیمم کرے کے نماز قرآن کا پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ ناپاک ہوا اور ناپاک کو نماز اور قرآن پڑھنا حرام ہے۔ نجاستِ حقیقی وہ نجاست ہے جس سے انسان نفرت کرتا اور جسم اور کپڑوں کو اور کھانے پینے کی چیزوں کو بچاتا ہے جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ اگر یہ کہیں لگ جائے تو شریعت نے تین بار دھونے کا حکم فرمایا ہے۔ پھر اس نجاست کی دو قسمیں ہیں ایک غلیظہ دوسری خفیفہ انسان اور حرام چوپایہ اور گدھے اور بلی اور چوہے کا پیشاب اور ہر جاندار جانور کا خون اور شراب اور مرغی کی بیٹ اور پاخانہ گوبر لید وغیرہ نجاست غلیظہ ہے۔ اُن جانوروں کا پیشاب کہ جن کا گوشت کھانا حلال ہے اور حرام چڑیوں کی بیٹ جیسے باز شکرہ وغیرہ نجاستِ خفیفہ ہے۔ پھر غلیظہ کی دو قسمیں ہیں (۱) کثیفہ یعنی گاڑھی نجاست پاخانہ گوبرہ وغیرہ (۲) رقیقہ یعنی تپلی پیشاب وغیرہ بس اگر نجاست غلیظہ کثیفہ یا نجاست غلیظہ رقیقہ ایک درم کے برابر بدن میں لگی رہے اور بے خبری سے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائیگی اگر نجاستِ خفیفہ بدن یا کپڑے پر نماز پڑھتے وقت لگی رہے اور نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا تو دیکھنا چاہئے کہ یہ نجاست جس کپڑے یا بدن پر لگی ہے کسقدر ہے۔ اگر کپڑے یا بدن کے چوتھائی حصے سے کم ہے تو نماز ہو گئی مثال جیسے کسی کے چوتھائی آستین یا چوتھائی دامن پر بکری گائے کا پیشاب لگ گیا اگر یہ نجاست چوتھائی حصہ سے زیادہ لگ گئی ہے تو نماز نہ ہوگی اس نجاست کو دھو کر نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ اور نجاست معاف شدہ کا بھی دھو لینا ہی اچھا ہے اسکے باقی رہنے کی عادت کرنی نفاستِ طبع کے خلاف ہے۔

نجاست کے دور کرنیکا طریقہ

جو نجاست کپڑے یا بدن پر لگی ہو تو اسکو تین بار دھو کر دور کرنا چاہئے اور کپڑے کو تینوں بار نچوڑنا چاہئے مگر تیسری بار نچوڑنے میں مبالغہ کرنا چاہئے یعنی زور سے نچوڑے اگر کپڑے کا نچوڑنا ممکن نہ ہو جیسے دری فرش وغیرہ تو اس پر پانی بہا کر لٹکا دینا چاہئے یہانتک کہ پانی کے قطروں کا ٹپکنا موقوف ہو جائے اسی طرح تین بار پانی بہائے اور لٹکائے اور جوتی کے تلے اور تلوار وغیرہ میں تر نجاست لگ کر

Marfat.com

خشک ہوگئی تو زمین پر مل دینے سے پاک ہو جائیگی۔ مگر پتلی نجاست جیسے پیشاب وغیرہ کو دھو کر علیحدہ کرنا ہوگا۔ اگر گاڑھی منی کپڑے یا بدن پر لگ کر خشک ہوگئی تو کھرچ دینے سے زائل ہو جائیگی مگر یہ منی ذکر کے منہ کے پاک ہونے کے وقت نکلی ہو یعنی پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا پاک کیا ہو۔ اگر زمین یا اینٹ یا پتھر پر پتلی نجاست لگ گئی ہو اور آفتاب کیوجہ سے خشک ہوگئی تو یہ زمین وغیرہ چیزیں پاک ہیں ان پر نماز پڑھنی درست ہے مگر تیمم درست نہیں ہے۔

کنوئیں کی طہارت

اگر کنوئیں میں نجاست غلیظہ یا خفیفہ پڑ جائے یا پانی میں رہنے والے جانوروں کے سوا کوئی اور جانور جسکے بدن میں خون ہوتا ہے پھولا پھٹا ہوا کنوئیں میں پایا جائے تو نجاست نکالنے کے بعد کل پانی نکالا جائے اگر نکل سکے ورنہ کسی عادل کی رائے پر جسکو پانی کے اندازہ کرنیکا ملکہ ہو پانی نکالنا چاہئے۔ اگر آبی جانور کے سوا کوئی جاندار جانور جسکے بدن میں خون ہوتا ہے کنوئیں میں پائے جاویں تو بھی کل پانی نکالا جاوے گا اگرچہ پھولے پھٹے نہیں جیسے آدمی بکری وغیرہ اور جو جسم میں انکے برابر ہوں۔ اگر چڑیا اور چوہے کے برابر کوئی جانور کنوئیں میں گر کر مر گیا پھولا پھٹا نہیں تو بیس ڈول سے لیکر تیس ڈول نکالنا چاہیئے اور بر تقدیر پھول اور پھٹ جانے کے کل پانی نکالنا ہوگا۔ اگر بلی یا کبوتر کے برابر کوئی جانور گر کر مر گیا۔ پھولا پھٹا نہیں تو چالیس ڈول سے لیکر ساٹھ ۶۰ ڈول تک نکالنا چاہیئے اگر سڑ گل گیا تو سارا پانی نکالا جاویگا مگر ڈول ہر حال میں درمیانی ہو نہ چھوٹا نہ بڑا۔ اگر پاک آدمی مسلمان ہو یا ہندو گر کر زندہ نکل آیا تو پانی پاک ہی بشرطیکہ خوف سے پیشاب نکل گیا ہو۔ اگر پیشاب نکل گیا تو کل پانی نکالا جاویگا۔

تیمم کا بیان

تیمم وضو اور غسل کا قائم مقام ہے یہ اللہ تعالی کی بڑی رحمت ہے کہ اس امت کو خاصکر تیمم کا حکم دیا اگلی امت اس بابرکت نعمت سے محروم رہی۔

تیمم کے فرائض اور واجبات

(۱) تیمم کے وقت نیت کرنی فرض ہے نیت یہ ہے کہ میں تیمم کرتا ہوں واسطے دور ہونے ناپاکی کے اور درست ہونے نماز کے تقربًا الی اللہ تعالی (۲) پاک مٹی یا جس پر مٹی یا غبار کا اثر ہو دو بار ہاتھ مارنا فرض ہے (۳) تمام منہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک ملنا فرض ہے (۴) جسم سے ایسی

چیز کا دور کرنا فرض ہے جس سے اعضائے تیمم پر مٹی نہ پہنچے جیسے تیل وغیرہ (۵) تنگ چھلوں و چوڑیوں اور انگوٹھی کا اُتارنا واجب ہے (۶) اگر پانی کے قریب ہونے کا کوئی قرینہ ہو تو سو قدم تک خود جانا یا کسی کو بھیجنا واجب ہے (۷) ساتھی سے پانی طلب کرنا واجب ہے اگر اُمید ملنے کی ہو۔

تیمم کا مسنون اور مستحب طریقہ پہلے بسم اللہ پڑھکر اور نیت کر کے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر کشادہ کر کے مارے اسکے بعد ہاتھوں کو اُٹھا کر اُنکی مٹی جھاڑ کر دونوں ہاتھوں کو پورے طور پر اس طرح ملے کہ تمام منہ پر پہنچ جائے پھر دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر بائیں ہاتھ کی تین اُنگلیاں سوائے کلمے کی اُنگلی اور انگوٹھی کے دائیں ہاتھ کے انگلیوں کے سرے پر پشت کی جانب رکھکر کہنیوں تک کھینچ لیجائے اس طرح پر کہ بائیں ہاتھ کی کچھ ہتھیلی بھی لگ جائے اور کہنیوں کا مسح بھی ہو جائے اسی طرح بائیں ہاتھ کا بھی مسح کرے وضو اور غسل کے تیمم کا یہی طریقہ ہے اور ایک ہی تیمم دونوں کے لئے کافی ہے اگر دونوں کی نیت کی ہو۔ **تیمم کرنے کے وجوہ** (۱) اتنا پانی جو وضو اور غسل کے لئے کافی ہو موجود نہو بلکہ ایک میل کے فاصلہ پر ہو (۲) یا پانی کسی امانت ہو یا چوری کا ہو (۳) نرخ سے گراں ہو (۴) پانی کی قیمت موجود نہ ہو (۵) پانی کے استعمال سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑہنے کا خوف ہو۔ (۶) بوجہ سردی کے عضو کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو اور گرم پانی موجود نہ ہو (۷) پانی کی جگہ پر دشمن یا درندہ جسکی ایذا رسانی کا خوف ہو (۸) موجودہ پانی کے خرچ کرنے میں خوف پیاس کا ہو (۹) کنواں ہو مگر ڈول رسی موجود نہ ہو ان سب صورتوں میں تیمم کرنا۔ اسی طرح عیدین اور جنازے کی نماز فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا چاہیئے۔ **تیمم کن کن چیزوں سے جائز ہے** مٹی یا مٹی کے قسم سے جو چیز ہو جو جلانے سے نرم نہو اور جل کر راکھ نہو جیسے پتھر عقیق۔ زبرجد۔ فیروزہ وغیرہ یا جلکر راکھ ہو جائیں اُن سے تیمم جائز نہیں جیسے لکڑی وغیرہ اور جو چیزیں مٹی کی قسم سے نہوں جیسے اناج کپڑا وغیرہ اگر اُن پر غبار رہے تو تیمم جائز ہے نہیں تو نہیں کسی انسان یا حیوان یا اپنے اعضا پر غبار ہو یا جھاڑو دینے یا آندھی یا ہوا کے ذریعہ سے منہ اور ہاتھ پر غبار پڑ گیا تو مل لینے اور نیت کرنے سے تیمم ہو جائے گا اور اگر کسی چیز میں مٹی کا غلبہ ہے تو اس سے تیمم جائز ہے **تیمم توڑنے کے اسباب** جن چیزوں سے

وضو ٹوٹ جاتا ہے اُس سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور جن چیزوں سے غسل ہوتا ہے اُن سے تیمم ٹوٹ جاتا ہی اگر وضو اور غسل کا ایک ہی تیمم کیا ہے تو وضو کے تیمم ٹوٹنے سے غسل کا تیمم نہ ٹوٹے گا۔ (۲) تیمم کے موانع اُٹھ جانے سے تیمم ٹوٹ جائیگا جیسے بیماری یا اعضا کے ضائع ہونے کا خوف جاتا رہا چلتی ریل پر پانی دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسلئے کہ اسوقت ریل میں بیٹھنے والا شخص اس پانی پر قدرت نہیں رکھتا ہے۔

مسح موزہ کا بیان

وضو میں بجائے پاؤں دہونے کے موزوں پر مسح کرنے کی چند شرطیں ہیں (۱) موزہ تمام قدم کو ڈہانکے (۲) چمڑے یا دبیز کپڑے کا ہو جس میں پانی سرایت کرکے پاؤں تک تری نہ پہنچے مقیم کو وضو ٹوٹنے کے وقت سے لیکر ایک دن رات موزوں پر مسح کرنا چاہیئے اور مسافر کو تین دن رات مسح کرنا جائز ہے مسنون طریقہ مسح موزہ کا یہ ہی کہ دائیں ہاتھ کی اُنگلیوں کو تر کرکے دائیں پاؤں کی اُنگلیوں پر اور بائیں پاؤں کی اُنگلیاں تر کرکے بائیں پاؤں کی اُنگلیوں پر رکھکر پنڈلیوں کی طرف کھینچے جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں وہ مسح کو بھی توڑتی ہیں علاوہ اسکے یہ چیزیں بھی مسح کو توڑتی ہیں (۱) پاؤں کی چھوٹی اُنگلی کی مقدار تین اُنگلیوں کے برابر موزہ کا پھٹنا یہ مقدار پھٹنے کی ایک پاؤں کے موزے پر ہو یا دونوں کی ملکر (۲) موزوں کا ایک پاؤں کا ہو یا دونوں کا نکلنا (۳) مسح کی مدت کا گزرنا (۴) اکثر قدم کا موزے سے نکل جانا (۵) قدم کا اندرونی حصہ نصف سے زیادہ بھیگ جانا اُسکا۔ اگر ایسا اتفاق ہو تو وضو رہنے پر صرف پاؤں کو دہونا۔ باقی وضو کا اعادہ ضرور نہیں ہے ٭

اذان کی حکمت

چونکہ انسان دنیا کے کاموں میں مشغول رہتا ہی اسلئے اُنکے آگاہ کرنے کو پانچوں نمازوں کے اوقات میں ایک اعلان مقرر ہوا جسکو شرع محمدی میں اذان کہتے ہیں تاکہ لوگ اپنے کاروبار چھوڑکر دربار الٰہی میں حاضر ہوں۔ نماز کیوقت اذان کہنا سنت موکدہ ہے۔ باوضو اذان کہنا چاہیئے اگرچہ بے وضو بھی جائز ہی مگر بے وضو کہنا اچھا نہیں کیونکہ اذان ذکر خدا ہے اور ذکر خدا با طہارت کرنا افضل ہے

Marfat.com

مؤذن ایسا شخص ہونا چاہیئے جو اوقاتِ نماز سے واقف ہو۔ خوش لہجہ بلند آواز ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کی بڑی تعریف فرمائی ہے حدیث میں آیا ہے کہ تین شخصوں کو قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر (یعنی چبوترے پر بیٹھنا نصیب ہوگا) ایک وہ جنہوں نے خدا کا حق اور اُسکے ساتھ اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا۔ دوسرے وہ جنہوں نے ایک قوم کی امامت کی اور وہ ان سے خوش رہی تیسری وہ جو پنجوقتی نماز کے لئے اذان کہتے ہیں۔ حالتِ سفر میں بھی اذان و تکبیر کہنی چاہیئے گو مسافر اکیلا ہو گھروں میں نماز پڑھتے وقت اذان نہ کہے مسجدِ محلہ کی اذان کافی ہے ہاں تکبیر ضرور کہنی چاہیئے۔ **اذان اور اقامت کا مسنون طریقہ** مؤذن با طہارت بلند جگہ پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمہ کی اُنگلی سے بند کرکے اپنی طاقت کے موافق ان کلمات کو کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار پھر اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو بار پھر اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو بار حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو بار پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو بار پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو بار پھر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایکبار اور حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت دائیں طرف منہ پھیر لیا کرے اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف منہ پھیرے مگر سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرے۔ اور صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو بار کہے۔ اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اسقدر ہے کہ اذان باہر کہی جاتی ہے اور اقامت مسجد کے اندر اذان بلند اور اقامت پست آواز سے کہی جاتی ہے اور اقامت میں الصلوٰۃ خیر من النوم نہیں بلکہ بجائے اسکے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو بار کہنا چاہیئے اقامت میں کانوں کے سوراخ کا بند کرنا بھی نہیں کان آواز بلند ہونے کے لئے بند کئے جاتے ہیں اور وہ یہاں مقصود نہیں اور اقامت میں حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہتے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا بھی نہیں۔

فرض عین نمازوں کے سوا اور کسی نماز کے لئے اذان اقامت مسنون نہیں خواہ نماز فرضِ کفایہ ہو جیسے نمازِ جنازہ یا نماز واجب ہو جیسے وتر اور عیدین یا نماز نفل ہو (بحر الرائق) جو شخص اذان سنے مرد ہو یا عورت پاک ہو یا ناپاک اُس پر اذان کا جواب دینا واجب ہے یعنی جو لفظ مؤذن کی زبان سے سنے وہی آپ بھی کہے مگر حی علی الصلاح حی علی الفلاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی کہے اور الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صدقت و بررت کہے اور بعد اذان کے درود پڑھکر یہ دعا شریف پڑھے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ *

شرائط نماز (۱) نمازی کے جسم کا پاک ہونا (۲) ستر عورت (۳) استقبال قبلہ (۴) جگہ کا پاک ہونا (۵) لباس کا نجاست خفیفہ سے پاک ہونا (۶) وقت کا پہچاننا (۷) نیت (۸) تکبیر تحریمہ یعنے نماز شروع کرتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا *

ارکان نماز (۱) قیام (۲) قرأت یعنی قرآن کا پڑھنا (۳) رکوع (۴) سجدہ (۵) قعدہ اخیر یعنی آخر نماز میں اتنی دیر بیٹھنا کہ التحیات پڑھ سکے (۶) صنع مصلی یعنی نمازی کو اپنے اختیاری فعل سے باہر ہونا فرض ہے جیسے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا یا بات کرلینا *

واجبات نماز (۱) الحمد پڑھنا (۲) الحمد کے بعد سورہ ملانا (۳) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا (۴) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (۵) دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں اور دونوں پاؤں اور ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھنا (۶) رکوع میں بمقدار ایکبار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے ٹھہرنا (۷) دونوں سجدوں کے درمیان میں بمقدار ایک دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے اطمینان کرنا (۸) چار رکعت والی نماز میں اول قعدہ میں بیٹھنا (۹) دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا (۱۰) وتر نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۱) عیدین کی نماز میں علاوہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقالات کے چھ تکبیریں زیادہ کہنا (۱۲) جہری نمازوں میں آواز سے اور سری نمازوں میں پوشیدہ پڑھنا۔ ہاں اکیلے پڑھنے والے کو اختیار ہے آواز سے پڑھے یا پوشیدہ (۱۳) دن کی نفلی نمازوں میں آہستہ پڑھنا رات میں اختیار ہے چاہے آہستہ پڑھے یا زور سے (۱۴) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے لفظ سے نماز کو تمام کرنا

نماز کی سنتیں (۱) تکبیر تحریمہ کے کہنے سے پہلے مرد کو دونوں کانوں تک اور عورتوں کو شانے تک ہاتھوں کا اٹھانا (۲) تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں اور ہتھیلیوں کو قبلہ رخ کرنا (۳) ہاتھ کی انگلیوں کو نہ بہت کھولنا نہ ملانا بلکہ بین بین رکھنا۔ (۴) تکبیر

ف اے اللہ کے مالک اس کامل دعا (اذان) کے اور اس قائم ہونیوالی نماز کے عنایت فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی اور بڑا درجہ اور پہنچا انکو اس مقام میں جس کا تونے وعدہ کیا ہے اور نصیب کر ہمکو شفاعت انکی قیامت کے دن بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

Marfat.com

تحریمہ کے بعد جلدی سے مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینہ پر ہاتھ باندھنا (۵) مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ لیں اور دائیں انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی پکڑ لیں اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھا دیں اور عورتیں صرف دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ لیں۔ (۶) ہر رکعت کے شروع میں الحمد سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا (۷) امام اور منفرد کو بعد سورۂ فاتحہ ختم ہونے کے آہستہ سے آمین کہنا (۸) قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان میں بقدر چار انگل کے فاصلہ رکھنا (۹) رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتدا ساتھ ہی ہو اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے (۱۰) مردوں کو رکوع میں گھٹنوں کا دونوں ہاتھوں سے پکڑنا اور عورتوں کو صرف گھٹنوں پر صرف ہاتھ رکھنا (۱۱) مردوں کو انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا اور عورتوں کو ملا کر (۱۲) رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا (۱۳) مردوں کو رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھک جانا کہ سر اور سرین برابر ہو جائیں اور عورتوں کو صرف اسقدر جھکنا کہ انکے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۱۴) رکوع میں کم سے کم تین بار سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم کہنا (۱۵) رکوع میں مردوں کو دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا (۱۶) رکوع میں سیدھا کھڑے ہونیکے وقت امام کو صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کو صرف رَبَّنَا وَلَکَ الحَمدُ اور منفرد کو دونوں کہنا (۱۷) سجدے میں جاتے وقت اَللّٰہُ اَکبَرُ کہنا (۱۸) سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا پھر ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو اور اٹھتے وقت پہلے ناک کو اٹھانا۔ پھر پیشانی کو پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو (۱۹) سجدے کی حالت میں مردوں کو پیٹ کا زانو سے اور کہنیوں کا پہلو سے علیحدہ رکھنا (۲۰) سجدے کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کا ملا ہوا رکھنا (۲۱) سجدے کی حالت میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھنا (۲۲) السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہتے وقت پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف منہ پھیرنا (۲۳) امام کو سلام بلند آواز سے کہنا (۲۴) امام کو اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا مرد ہوں یا عورت لڑکے ہوں یا مخنث اور کراماً کاتبین وغیرہ فرشتوں کی بھی نیت کرنا۔ اور مقتدیوں کو اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی اور کراماً کاتبین فرشتوں کی اور اگر امام دائیں طرف ہو تو دائیں سلام میں اور بائیں طرف ہو تو بائیں سلام میں اور بیچ میں ہو یا منہ کے سامنے ہو تو

Marfat.com

دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کریں +

نماز کی توڑنیوالی چیزیں

(۱) نماز کے کسی فرض کو جان کر یا بھول کر چھوڑ جانا جیسے قرأتِ فریضہ کو ترک کرنا (۲) نماز کے کسی واجب کو جان کر چھوڑنا (۳) بے عذر بار بار کھانسنا (۴) واجبات نماز کو سہواً چھوڑ کر سجدہ نکرنا (۵) نماز میں بات کرنی (۶) درد یا مصیبت سے رونا۔ ہاں خوف خدا یا جنت کی اُمید یا دوزخ سے ڈر کر رونا نماز کو فاسد نہیں کرتا ہے (۷) کسی چیز کا کھانا یا پینا اگرچہ تھوڑی سی ہو (۸) نماز میں چلنا پھرنا (۹) کسی مجنون یا نابالغ یا بالکل اَن پڑھ کو امام بنانا (۱۰) قرآنِ مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنی جس سے معنی بگڑ جائیں۔ نماز فاسد ہو جائیگی (۱۱) نماز میں ایسا فعل کرنا جس سے دوسرا شخص سمجھے کہ یہ نماز نہیں پڑھتا ہے (۱۲) بغیر کسی آڑ کے مرد کے پاس کسی بالغہ عورت کا کھڑا ہونا بشرطیکہ یہ دونوں ایک وقتی نماز کو کسی امام کے پیچھے پڑھتے ہوں

نماز کی مکروہ کرنیوالی چیزیں

(۱) غیر مشروع جیسے ریشمی کپڑا پہننا (۲) رکوع یا سجدے میں جاتے وقت کپڑوں کو سمیٹنا کہ مٹی میں نہ بھریں (۳) نماز میں سلام کا جواب سر کے اشارے سے دینا (۴) ڈاڑھی یا بالوں کو ہاتھ میں لینا (۵) ننگے سر نماز پڑھنا مگر عاجزی یا کسی اور عذر سے مکروہ نہیں (۶) پیشاب پاخانہ روک کر نماز پڑھنا (۷) مردوں کو بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا (۸) نماز میں بلا عذر کھنکھارنا (۹) اُنگلیوں کا توڑنا (۱۰) قبلہ کی طرف سے منہ پھیرنا (۱۱) بلا عذر اکڑوں بیٹھنا (۱۲) جس لباس میں جاندار جانور کی صورت چھپی ہو اُس کا پہننا مکروہ ہے۔

نماز میں سہو کا

نماز میں فرض اور واجب باتوں کو جان کر چھوڑنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی واجب بھول کر رہ گیا تو اُس کا تدارک یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ کے بعد صرف التحیات پڑھکر داہنی طرف ایک مرتبہ سلام کر کے دو سجدے کرے پھر بیٹھکر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھکر دونوں طرف سلام پھیرے۔

جماعت کا بیان

۔ جماعت سے نماز پڑھنا واجب یا سنتِ موکدہ ہے۔ جماعت کا حکم

Marfat.com

کم سے کم دو آدمیوں کے مِل کر نماز پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ آیت وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰاکِعِیْنَ سے جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ثابت ہو رہا ہے۔ نماز با جماعت پڑھنے کی حدیث شریف میں بڑی تعریف آئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز میں تنہا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھ لے اُسکو آدھی رات کے عبادت کا ثواب ملیگا اور جو فجر کی جماعت سے پڑھیگا اُسے ساری رات کی عبادت کا ثواب ملیگا حدیثوں میں آیا ہے کہ جماعت پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے تو پہلے امام پر پھر اُس پر جو صفِ اول میں امام کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے پھر دائیں طرف پھر بائیں طرف پھر دوسری صف پر۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو امام کے پشت کے مقابلہ میں ہوتا ہے اُسے سو نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور دائیں والے کو پچھتر اور بائیں طرف والے کو پچاس اور دوسری صف میں کھڑے ہونیوالوں کو پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بے عذر جماعت ترک کرنے والوں کی نسبت سخت سخت وعیدیں فرمائی ہیں۔ آپنے فرمایا اگر مجھے چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں کا خیال نہوتا تو میں عشا کی نماز میں مشغول ہوتا اور خادموں کو حکم دیتا کہ انکے گھروں کے مال و اسباب مع اُنکے (جو جماعتِ عشا میں حاضر نہیں ہوتے) جلا دیں (مسلم)

نماز وتر کا بیان

اسکے پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ تین رکعتیں بھری پڑھے اور تیسری رکعت میں دونوں ہاتھ تکبیر کے ساتھ کانوں تک اُٹھا کر باندھے اور اس دعا کو آہستہ سے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

نماز جمعہ کا بیان

۔ نماز جمعہ فرض عین ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور اجماع

ف ۱۵ اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی ہم توبہ کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیری اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے ہیں اور جو تیری ناشکری اور نافرمانی کرے اُسکو ہم چھوڑتے ہیں اے اللہ ہم تیری ہی نماز پڑھتے ہیں اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری ہی عبادت میں جا مستعد ہوجاتے ہیں اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں پر نازل ہونے والا ہے ؁

سے ثابت ہے منکر اسکا کافر اور بغیر عذر کے چھوڑنیوالا فاسق سخت گنہگار ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے (١) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؕ اے ایمان والو جب نماز جمعہ کے لئے اذان کہی جائے تو تم اللہ کے ذکر کیطرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اس آیت میں ذکر سے مراد نماز جمعہ اور اس کا خطبہ ہے دوڑنے سے مقصود اہتمام کے ساتھ جانا ہے (١) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے بالوں میں تیل لگائے اور کپڑوں میں خوشبو ملے اور جامع مسجد میں جائے اور کسیکو اسکی جگہ سے نہ اُٹھائے اور نفل نمازیں پڑھے اور خاموش ہو کر خطبہ سنے تو جمعہ گذشتہ سے اس وقت تک اسکے گناہ معاف ہو جائیں (بخاری) (٣) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن غسل کرے اور بہت سویرے پا پیادہ مسجد میں جائے اور خطبہ سنے اور اُسکے درمیان کوئی لغو فعل نہ کرے تو اسکو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کامل کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا (٣) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے عذر سستی میں جمعہ ترک کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے دل پر مہر لگا دیتا ہے (ترمذی)

نماز جمعہ کے واجب ہونیکی شرطین

مقیم ہونا۔ صحیح ہونا۔ آزاد ہونا۔ مرد ہونا عاقل بالغ ہونا۔ مسلمان ہونا۔ مسافر بیمار۔ غلام عورت۔ مجنون۔ بچے کافر پر واجب نہیں۔ جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں ہے اگر یہ لوگ کسی سبب سے جمعہ میں حاضر ہو گئے اور نماز جمعہ پڑھ لی تو ظہر کا فرض اُنکے ذمے سے اُتر جائیگا۔ اسی طرح مریض کے تیماردار پر۔ زور سے پانی برسنے۔ آندھی طوفان آنے پر مسجد میں دشمن کے خوف ہونے پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

نماز جمعہ کے صحیح ہونیکی شرطین

مصر گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں ہے فقہا کے نزدیک وہ مقام مصر ہے جہاں ایسے مسلمان جن پر نماز جمعہ واجب ہے اتنے ہوں جو سب ملکر وہاں کی کسی بڑی مسجد میں نہ آ سکیں اس بنا پر اس گانو میں بھی نماز جمعہ ہو سکتی ہے جس میں اسقدر نمازی ہوں جو اس گانو کی بڑی سے بڑی مسجد

Marfat.com

مسجد میں نہ سما سکیں۔ متاخرین کے فتوے پر ایسے گاؤں میں نماز جمعہ پڑھنا بہتر ہے تاکہ شعار اسلامی باقی رہے۔ (۲) دار الاسلام۔ دار الحرب میں نماز جمعہ درست نہیں ہے جس جگہ احکامِ شرعیہ کے ادا کرنے میں کافروں کی طرف سے کوئی روک ٹوک نہ ہو وہ جگہ دار الاسلام ہے (۳) حاکم کا ہونا (۴) ظہر کا وقت ظہر سے پہلے یا پیچھے نماز جمعہ درست نہیں ہے (۵) خطبہ یعنی نمازیوں کے سامنے ذکر اللہ کرنا (۶) خطبے کا نماز جمعے سے پہلے ہونا اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز جمعہ نہ ہوگی (۷) ظہر کے وقت میں خطبے کا ہونا۔ اگر خطبہ پہلے پڑھا گیا تو نماز جمعہ نہ ہوگی (۸) کم سے کم شروع خطبے سے ختم نماز تک سوائے امام کے تین آدمیوں کا ہونا مگر یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امام بن سکیں اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز جمعہ نہ ہوگی (۹) عام اجازت کے ساتھ مشہور جگہ پر نماز جمعہ پڑھنا کسی خاص جگہ میں چھپکر پڑھنا درست نہیں اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں عام لوگوں کو آنیکی اجازت نہ ہو یا جمعہ مسجد کے دروازے بند کرلئے جائیں تو نماز جمعہ نہ ہوگی۔

غسل میت کے مسائل

میت کا نہلانا فرض کفایہ ہے اگر بغیر غسل کے کسی مردے کو دفن کردیا تو تمام وہ مسلمان جنکو اسکی خبر ہوگی گنہگار ہونگے اگر بے غسل کے قبر میں رکھدیا تو مٹی ڈالنے سے پہلے نکال کر غسل دیکر دفن کریں (بحر الرائق وغیرہ) اگر میت کے جسم کا کوئی حصہ خشک رہگیا اور کفن پہنانے کے بعد یاد آیا تو کفن کھولکر دھوئیں (بحر الرائق) ایک مرتبہ نہلانا فرض ہے اور تین مرتبہ مسنون ہے غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تختہ کو خوشبودار چیز سے تین بار دھونی دیں پھر اسپر میت کو لٹاکر اسکے عضو خاص کو کسی کپڑے سے بند کرکے آسانی سے بدن کے کپڑے اتار لیے جائیں پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر اسکے خاص حصہ کو دھوئے پھر مع مسح سر کے وضو کرائے اور انگلی میں کپڑا لپیٹ کر بجائے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے دانتوں اور ناک کے اندرونی حصے کو صاف کردے پھر خطمی اور صابون کے جوش دیئے ہوئے پانی سے سر کو خوب ملکر دھوئے تاکہ میل صاف ہوجائے اور گرم پانی سے نہلائیں مگر پانی بہت گرم نہو۔ ترکیب نہلانے کی یہ ہے کہ پہلے میت کو تخت پر بائیں پہلو پر لٹا کر تمام بدن پر اتنا پانی بہائے کہ پانی تختہ تک پہنچ جائے۔ یہ غسل ایک مرتبہ ہوا۔ پھر داہنے پہلو پر لٹاکر پانی بہائے یہ دوسرا مرتبہ ہوا پھر بٹھاکر اس کا پیٹ آہستہ آہستہ ملے اور جو آلائش نکلے اسکو دھو ڈالے

پھر بائیں پہلو پر لٹا کر پانی بہائے یہ تیسرا مرتبہ ہوا۔ پہلی بار خالص پانی سے دوسری بار بیری یا خطمی کے جوش
کیے ہوئے پانی سے تیسری بار اس پانی سے جس میں کافور ملا ہو غسل دینے کے بعد میت کا بدن کسی کپڑے سے
خشک کر دیا جائے پھر سر اور داڑھی میں خوشبو لگا دیجائے اور ناک اور پیشانی اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک
اور دونوں گھٹنوں پر کافور ملے میت کے بالوں میں کنگھی نکیجائے۔ ناخن بال مونچھیں نکتری جائیں ہاں
ٹوٹے ناخن کو کترنے میں کوئی حرج نہیں (بحر الرائق) مسئلہ میت کے نہلانے کی اجرت مقرر کرنا جائز
نہیں اگر ورثا میت غسل دینے والے کو کچھ دیدیں تو اسکے لینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ ہاں اگر بغیر اجرت کے
کوئی نہلانے والا نہ ملے تو اجرت دینا لینا جائز ہے (در المختار) نہلانے والا ایسا شخص ہونا چاہیے جسکو میت
کا دیکھنا جائز ہو پس کوئی عورت کسی مرد کو اسی طرح کوئی مرد کسی عورت کو غسل نہیں دلیسکتا۔ ہاں منکوحہ اپنے مرد
کو غسل دیسکتی ہے کیونکہ یہ زمانہ عدت تک اسکے نکاح میں سمجھی جاتی ہے برخلاف شوہر کے کہ وہ عورت کے مرتے
ہی اس عورت کے نکاح سے علیحدہ ہو جاتا ہے اسکو عورت منکوحہ کا غسل دینا جائز نہوگا + اگر کوئی عورت
ایسی جگہ مر جائے جہاں کوئی عورت نہو تو محرم مرد اسکو تیمم کرادے اور نامحرم مرد اپنے ہاتھوں میں کپڑا لپیٹ کر
تیمم کرائے۔ ہاں اجنبی مرد لونڈی کو بغیر کپڑا لپیٹے ہوئے تیمم کرا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مرد ایسی جگہ مر جائے
جہاں کوئی مرد نہلانے والا نہو تو محرم عورت کپڑا لپیٹ کر اور غیر محرم عورت اپنے ہاتھوں میں کپڑا لپیٹکر تیمم کرادے
نابالغ لڑکے اور لڑکی کو مرد اور عورت غسل دے سکتی ہیں اگر کوئی کافر یا جنب آدمی یا وہ شخص جسکو میت کا دیکھنا جائز
نہ تھا میت کو غسل دے تب بھی صحیح ہو جائیگا اگرچہ مکروہ ہے۔ اگر غسل دینے والا میت کی کوئی اچھی بات دیکھے
تو ظاہر کرے اور بری بات دیکھکر چھپائے اور ڈوبا ہوا پانی سے نکالا جائے تو اسکو بھی غسل دینا چاہیے پانی میں
ڈوبنا کافی نہیں۔ اسی طرح مینہ کا پانی پہنچ جانا کافی نہیں (فتاوی قاضیخان) اگر کوئی لڑکا یا لڑکی زندہ پیدا
ہوتے ہی مر جائے تو غسل دینا واجب ہے اور مردہ پیدا ہوا اور سب اعضا بن چکے ہوں یا نہیں تو بہتر یہی ہے کہ اسکو
بھی غسل دیں۔ اگر مسلمانوں اور کافروں کی نعشیں ایسی مل جل جائیں کہ کوئی تمیز باقی نرہے تو ان سبکو نہلایا جائے
اور اگر تمیز باقی ہو تو صرف مسلمانوں کو نہلائیں اگر کسی مسلمان کا عزیز کافر مر جائے تو اسکی نعش کسی کافر ہم مذہب
دیجائے ہاں اگر اس کا ہم مذہب نہو یا کافر قبول نکریں تو مجبوراً مسلمان ہی بغیر مسنون طریقے نہلا دیں یعنی بے وضو

نکرایا جاوے سرند ہو یا جائے بلکہ معمولی طور پر پانی ڈال نہلا کر کسی کپڑے میں لپیٹ کر کسی گڑھے میں توپ دیں۔ باغی ڈاکو مرتد کو غسل نہ دیا جائے اور مرتد کی نعش اُسکے ہم مذہب کو نہ دینا چاہیئے (بحرالرائق)

کفن کا بیان

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے (ردالمختار بحرالرائق) مرد کو تین کپڑے مسنون ہیں ایک تہ بند۔ ایک کفنی ایک چادر اور عورت کے لئے پانچ کپڑے مسنون ہیں تہ بند۔ کفنی۔ دوپٹہ۔ سینہ بند۔ چادر۔ اور عورت کے لئے پانچ کپڑے مسنون کافی ہے اور عورت کے کفن میں صرف کفنی اور تہ بند یا صرف دو تہ بند پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے اگر اتنا بھی نہو سکے تو اسقدر ضروری ہے کہ جس سے سارا بدن چھپ جائے اگر اتنا بھی میسر نہ ہو تو مانگ کر پورا کریں یہ بھی نہو سکے تو جسقدر جسم کھُلا رہے اُسکو گھاس سے چھپا دیں اور کفن کو خوشبو سے بسانا مستحب ہے۔ مرد کو اس طرح کفن پہنائے کہ پہلے چادر کو کسی تخت وغیرہ پر بچھا دے پھر اُسپر تہ بند کو بچھاوے اور میت کو کفنی پہنا کر تہ بند پر لٹا دے اور پہلے تہ بند کو اس طرح لپیٹے کہ اس کا بائیں جانب کو میت کے بدن پر رکھے اسکے بعد دائیں جانب کو تاکہ داہنا جانب کفن کا بائیں کے اوپر رہے اسی طرح چادر کو بھی کو لپیٹے تاکہ داہنا جانب بائیں کے اُوپر رہے۔ عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر کو تختہ وغیرہ پر بچھا کر اسکے اُوپر تہ بند بچھا دیں اور عورت کو کفنی پہنا کر اُسکے بالوں کے دو حصہ کر کے ایک حصّہ گردن کے پیچھے سے داہنی جانب لاکر دائیں سینے پر کفنی کے نیچے رکھدیں اسی طرح دوسرا حصہ گردن کے پیچھے سے بائیں طرف لاکر بائیں سینے پر رکھدیں کفنی کے اُوپر اسکے بعد دوپٹہ اسکے سر سے لیکر منہ تک ڈالدیں پھر اُسکو تہ بند پر لٹا دیں اور بدستور سابق کے تہ بند کو لپیٹ دیں پھر چادر کو لپیٹیں ان سب کے بعد سینہ بند کو لپیٹ دیں۔ اگر ہوا کے سبب سے کفن کھلنے کا خوف ہو تو اُسکو کسی چیز سے باندہ دیں **مسئلہ** بالغ اور نابالغ محرم اور حلال کا کفن یکساں ہوتا ہے جو بچہ مرا ہوا پیدا ہو یا حمل ساقط ہو جائے تو صرف کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے کفن مسنون کی ضرورت نہیں (درمختار) مسئلہ اگر کسی مسلمان کا کوئی عضو یا آدہا جسم بغیر سر کے پایا جائے تو اُسکو بھی کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے ہاں اگر آدھے جسم کے ساتھ سر بھی ہو تو کفن دینا چاہیئے۔ اگر کسی مسلمان کی قبر کھلجائے اور اُس کا جسم بے کفن نظر آئے تو اُسکو بھی کفن دینا مسنون ہے بشرطیکہ نعش پھٹی نہ ہو اگر پھٹ گئی ہو تو صرف کپڑا

Marfat.com

لپیٹ دینا کافی ہے۔ مرد کو ریشمی اور زعفرانی کپڑے یا کسی غیر مشروع کپڑے کا جو زندگی میں پہننا حرام تھا کفن دینا جائز نہیں ہاں عورت کو جائز ہے گراں قیمت یا بہت بُرے کپڑے کا کفن دینا مکروہ ہے بلکہ ایسے کپڑوں کا جنکو زندگی میں جمعہ یا عیدین میں پہنتا ہو کفن دینا چاہئے۔ اور عورت کو ایسے کپڑے کا جسکو وہ پہنکر اپنے ماں باپ کے یہاں جاتی ہو کفن دینا چاہئے۔ کفن سفید کپڑے کا بہتر ہے نئے پُرانے کی تخصیص نہیں۔ میت کا کفن اُس شخص کو بنانا چاہیئے جو حالتِ حیات میں اسکی کفالت کرتا ہو جیسے عورت کا کفن شوہر کے ذمے ہے مرد امیر ہو یا غریب عورت مال چھوڑے یا نہیں اسی طرح لونڈی غلام کا کفن آقا کے ذمہ ہے (بحر الرائق) بے وارث مالدار کا کفن اُسکے مال سے دیں اگر مفلس مر جائے تو بیت المال یا مسلمانوں کے چندے سے دیں مگر یہ چندہ فرضی زکوٰۃ کا نہو جب کفن پہنا چکیں تو تمام رشتے داروں اور دوستوں اور اہلِ محلہ کو خبر کر دیں تاکہ وہ سب نماز میں شریک ہوں اور اُسکے حق سے ادا ہو جائیں **(نماز جنازہ کا مسنون طریقہ)** میت کو آگے رکھکر امام اُسکے سینے کے برابر کھڑا ہو جائے اور سب لوگ یہ نیت کریں کہ میں نے نیت کی کہ نماز جنازہ پڑھوں جو خدا کی نماز ہے اور میت کے لئے دعا ہے یہ نیت کرکے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر باندھ لیں اللہ اکبر کہکر اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھکر پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں مگر ہاتھ نہ اُٹھائیں اسکے بعد وہی درود جو نماز میں پڑھتے ہیں پڑھیں پھر ایک مرتبہ بغیر ہاتھ اُٹھانے کے اللہ اکبر کہیں پھر یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اسکے بعد اللہ اکبر کہکر سلام پھیر دیں اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید وغیرہ کی قرأت نہیں ہے اگر کوئی شخص پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ کو اس نیت سے پڑھے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے (رد المحتار) اور نابالغ بچے کے لئے یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اگر میت لڑکی ہے تو لفظ اجعلہ کی جگہ اجعلھا پڑھیں یعنی ضمیر مذکر کو مؤنث سے بدل دیں اس نماز میں صرف امام تکبیر کو باآواز کہے اور ثنا اور درود اور دعا کو امام اور تمام مقتدی آہستہ پڑھیں۔ حاضرین کی اس نماز میں تین صف کرنا مستحب ہے یہانتک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک کو امام بنایا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری صف میں دو اور تیسری میں ایک کھڑا ہو (رد المحتار)

Marfat.com

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے اسکی فرضیت کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع سے ثابت ہے منکر اس کا کافر اور تارک اس کا بلا عذر شرعی سخت گنہگار ہے اگر باوجود قدرت کے بغیر حج کئے ہوئے مرگیا تو حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اندیشہ ہے کہ یہ شخص غیر مذہب پر مرے اسکے فرض کرنے میں شارع نے بڑی بڑی حکمتیں ملحوظ رکھی ہیں اس مختصر رسالہ میں بوجہ عدم گنجایش تحریر نہیں ہوسکتیں *

بیان برکات درود شریف

مولٰنا شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ محدث دہلوی کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب میں لکھتے ہیں کہ بڑا فائدہ وظیفہ درود کا یہ ہے کہ اگر کوئی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں اسپر اترتی ہیں اور اُسکے دس درجے بلند ہوتے ہیں اور اُسکے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اسکی دس برائیاں محو کردیجاتی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اُسپر واجب ہوجاتی ہے۔ قیامت کے دن حضرت کے پاس اُسکو جگہ ملیگی اور جنت میں آپ سے نزدیک رہیگا اور قیامت کی سختی کے وقت حضور اُسکے مددگار ہونگے اور درود شریف کی برکت سے دنیا میں اُسکی حاجتیں پوری ہونگی اور اُسکے ذریعہ سے دشمن پر فتح ہوگی اور اسکے پڑھنے سے حضرت رب العالمین اور سید المرسلین کی دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور دل کی صفائی نمودار ہوتی ہے اور مال گھر میں برکت ہوتی ہے اور اُسکی پشت میں اولاد اور اولاد میں برکت کا ظہور ہوتا ہے اور جانکنی کی سختی سے نجات ملتی ہے۔ اور ہول قیامت سے امن میں رہیگا۔ اور دنیا کی مکروہات سے امن میں رہیگا۔ اور اسکی برکت سے بھولی بات یاد آجاتی ہے اور فقر و فاقہ دور ہوجاتا ہے اور اس کا پڑھنے والا بخیل نہیں کہلاتا کیونکہ ایک حدیث میں آیا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سنکر آپ پر درود نہیں پڑھتا ہے وہ بخیل ہے۔ اور جس مجلس میں درود پڑھا جاتا ہے وہ مجلس رحمت الٰہی کے احاطہ میں آجاتی ہے اور اسکے پڑھنے والے پل صراط سے گزرنے کے وقت سب سے زیادہ نور ہوگا اور پلک جھپکانے کے اندازہ پر اُس پر سے گذر جائیگا یعنی کچھ دیر نہ لگے گی اور حضرت کی مجلس میں درود خواں کا نام لیا جاتا ہے اور اُسکے پڑھنے والے کو حضرت سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے محبت ہوجاتی ہے اور اسکے پڑھنے والے کو حضور پرنور کی خواب میں زیارت نصیب ہوتی ہے اور قیامت کو آپ سے معانقہ میسر ہوگا۔ فرشتے درود خواں کے درود کو دفتر اعمال میں چاندی اور سونے کے قلم سے لکھتے ہیں

Marfat.com

اور اسکے لئے خدا تعالیٰ سے مغفرت اور زیادہ ثواب عطا فرمانے کی درخواست کرتے ہیں [25] اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شخص غائب کا درود و سلام فرشتے پہنچاتے ہیں اور نام لیکر کہتے ہیں کہ یہ فلاں شخص کا درود و سلام ہے [26] اگر کوئی آپکے روضۂ مبارک پر حاضر ہوکر درود و سلام پڑھتا ہے تو آپ بھی اُسپر سلام کرتے ہیں اور آپکا سلام جسکے لئے ہوگیا تو وہ نہال ہوگیا اور بہت سی بزرگیوں سے مالامال [27] اور خاصیت درود یہ ہے کہ اسکے پڑھنے والے کے گناہ تین دن تک نہیں لکھے جاتے ہیں کہ شاید یہ توبہ کرلے اور گناہ نیست و نابود ہو جائے [28] اور اسکی برکت سے عرش کے نیچے کھڑا کیا جائیگا [29] اور اسکے عمل ترازو میں وزنی ہو جائینگے [30] اور قیامت کے دن پیاس کی سختی سے محفوظ رہیگا [31] اور جنت میں بکثرت خوبصورت گوری گوری آنکھ والیاں بیبیاں ملیں گی ؛

اوقات صلوٰۃ اور اسکے موقع کا بیان

۵ کتب احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پچیس جگہ درود شریف کا پڑھنا مسنون ہے (۱) جب آپکا نام مبارک زبان پر لائے یا سنے (۲) کسی جگہ سے اٹھتے وقت (۳) صبح و شام (۴) دعا کے اول و آخر میں (۵) مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے (۶) اذان کے بعد (۷) وضو کے بعد (۸) جب کسی چیز کو بھول جائے (۹) حج میں لبیک کے بعد (۱۰) صفا مروہ پر (۱۱) قبر شریف کی زیارت کے وقت (۱۲) جب کان بولے (۱۳) جمعہ کے دن (۱۴) شب جمعہ کو (۱۵) ماہ ربیع الاول میں (۱۶) کتاب اور رسائل کے شروع میں بسم اللہ اور حمد کے بعد (۱۷) التحیات کے بعد (۱۸) نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد (۱۹) جمعہ کے خطبہ میں (۲۰) خطبہ نکاح اور درس علم اور وعظ اور ہر امر خیر کے وقت (۲۱) قرآن مجید کے ختم پر (۲۲) تہجد کے وقت (۲۳) دفع بلا کے لئے (۲۴) عطر یا گلاب یا اور کسی خوشبو سونگھتے وقت

(**درود شریف کے الفاظ**) احادیث میں مختلف طور پر آئی ہیں اِس جگہ چند درود لکھے جاتے ہیں (۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یہ درود شریف صحاح ستہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ میں موجود ہے اور بہت مقبول ہے اسی لئے نماز فرائض سنن نوافل میں پڑھا جاتا ہے جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمکو التحیات پڑھنے کا طریقہ تو حضور نے بتا دیا مگر آپ پر لوگ آپکی لولا پہ درود پڑھنے کا طریقہ معلوم نہیں کہ کیونکر پڑھیں

آپنے یہی مذکورہ درود شریف پڑہنے کو فرمایا (۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اِس درود کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو یہ بات خوش آوے کہ پورا ثواب ملے تو اس درود کو پڑہے۔ خلاصہ یہ کہ درود شریف کے صیغے بہت اقسام پر آئے ہیں جیسا کہ حصن حصین اور دلائل الخیرات اور حزب الاعظم وغیرہ کتابوں سے ظاہر ہے پس جس درود کو چاہے پڑہے مگر ان درودوں کا پڑہنا بہتر ہے جنکو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مبارک زبان سے ارشاد فرمایا ہی کیونکہ جو انوار و برکات اس میں ہیں اوروں میں ایسے نہیں ہیں سید الانبیاء مقتدائے انقیاء پر ہر حال اور ہر اوقات میں درود پڑہنا مستحب و بہتر ہے لیکن روز جمعہ و شب جمعہ میں پڑہنا افضل ہی کیونکہ شرافت زمانی کی برکت سے اعمال میں بہی زیادہ شرافت ہو جاتی ہے اور جمعہ کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ تمام دنوں میں افضل ہے اسی مبارک دن میں حضرت آدم کی پیدائش ہوئی۔ اور اسی دن انکی وفات بہی ہوئی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی پس تمکو چاہیئے کہ اس دن مجہ پر کثرت سے درود پڑہا کرو بیشک تمہارا درود مجہہ پر پیش کیا جاتا ہی اور اس دن میں اپنے لئے دعا اور استغفار کیا کرو۔ خاکسار ذرہ بیمقدار کاتب و مؤلف رسالہ ہذا کہتا ہی کہ استغفار پڑہنے کے بہی بڑے بڑے فائدے ہیں حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ قرآنی دو آیتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ گنہگاروں کے گناہ استغفار پڑہنے سے معاف ہو جاتے ہیں (۱) وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ (ترجمہ) وہ لوگ جب کرتے ہیں برا کام یا ظلم کرتے ہیں اپنی ذاتوں پہ پہر یاد کیا اللہ کو اور بخشش چاہی اپنے گناہوں کی (۲) آیت۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا جسنے برا کام کیا یا ظلم کیا اپنی ذات پر پہر مغفرت چاہی اللہ سے تو پائیگا اللہ کو بخشنے والا رحم کرنے والا اور حق تعالٰی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ (ترجمہ) اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور مغفرت چاہو اس سے اسی سبب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر پڑہا کرتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ترجمہ پاک ہے تو اے اللہ اور تعریف کرتا ہوں میں تیری اے اللہ تو مجہے بخشدے بیشک تو توبہ قبول کرنیوالا رحم کرنے والا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی استغفار کریگا رنج میں تو اس کا رنج جاتا رہیگا اور ایسی جگہ سے روزی ملیگی جہان سے

Marfat.com

ملنے کا گمان نہ ہوگا اور فرمایا کہ میں ستر بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔ عزیزو جبکہ نبی معصوم کا یہ حال تھا تو ہمیں ہر ہر حال میں توبہ واستغفار کرنا چاہیئے اور آپنے فرمایا کہ جو کوئی سوتے وقت تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کہے تو اُسکے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ اُسکے گناہ دریائی جھاگ اور ریگ بیابان اور درخت کے پتوں کے برابر اور دنیا کے دنوں کی مقدار پر ہوں۔

تہلیل وتسبیح وتحمید کا بیان

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جو نیکی کرتا ہے وہ قیامت کے دن ترازو میں تلیگی مگر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اگر میزان میں اسے رکھیں تو ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے ان سب سے زیادہ نکلے اور فرمایا اگر کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صادق دل سے کہے تو اُسکے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ خاک کے برابر ہوں اور اس کا خلوص دل سے کہنے والا ضرور جنت میں جائیگا۔ اور فرمایا جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہر روز سو بار پڑھے۔ تو اُسے دس غلام آزاد کرنے کا اجر ملیگا اور سو نیکیاں ملینگی اور سو گناہ معاف ہوجائینگے اور صبح کا پڑھنے والا رات تک شر شیطان سے محفوظ رہیگا + **روایت** ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فقر وفاقہ اور تنگدستی کی شکایت کی آپنے فرمایا کہ کیا تو فرشتوں کی اُس صلوٰۃ سے اور مخلوقات کی اُس تسبیح سے بیخبر ہے جسکی برکت سے وہ روزی پاتے ہیں اُسنے عرض کیا وہ کیا ہے آپنے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نماز صبح سے پہلے سو بار پڑھ لیا کر خواہ نخواہ دنیا تیری طرف متوجہ ہو جائیگی اور حق تعالیٰ ہر کلمہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک تسبیح پڑھیگا اور اس کا ثواب تجھ ملیگا اور فرمایا کہ چار کلمے ہیں کہ زبان پر ہلکے ہیں اور ترازوں میں وزنی ہونگے اور وہ کلمے خدا تعالیٰ کو نہایت محبوب ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

عزیزو! جبکہ درود پڑھنے کا اتنا بڑا عظیم الشان فائدہ ہے تو اس مبارک بابرکت وظیفہ سے اپنے آپ کو ہرگز ہرگز محروم نہ رکھو خاصکر ایسے نازک زمانہ میں جبکہ باد مخالف ہر طرف سے چل رہی ہو اور اسلامی کشتی تغیرات ایام سے گرداب بلا اور کمزوری کے بھنور میں گھرے ہو اور حضرت حق حکیم مطلق کی بے نیاز یان

Marfat.com

اپنا مبارک چہرہ دکھلا رہی ہوں اور آزمایش و امتحان کا منظر پیش نظر ہو اور انقلاب کلّی کے وہ آثار جسکی خبر صادق و مصدوق پیغمبر نے دی ہو نمایاں ہوں اور ہزارہا نفوسِ انسانی اِس عالمِ فانی سے رخصت ہو ہو کر اپنے مرکزِ اصلی کیطرف متوجہ ہوں اور اسلامی دائرہ کی وسعت تنگی قبول کر رہی ہو۔ لوگوں کے قلوب لذائذ فانیہ کے شیدائی ہوں سلطان عدل بیکسی کے عالم میں ہو ملکی سیاست کی صدائیں کانوں میں گونج رہی ہوں۔ راست گو یاس کے چہرہ کو تک رہا ہو۔ مہر خاموشی منہ پر لگائے ہوئے گوشۂ گمنامی میں بیٹھا ہوا قدرتِ حق کا تماشا دیکھ رہا ہو اور ابدی زندگی کی خواہشیں اُسکے دل میں سمندر کی طرح موجزن ہوں مگر بے بس بیکس ربّانی جلوہ گری کا منتظر ہو۔ ہمکو ایسی موجودہ حالت میں اُسی بادشاہِ حقیقی سے لو لگانی چاہیئے جسکے یدِ قدرت میں تمام عالم کی باگیں ہوں ہر وقت اُسکے پاک نبی کی ہدایات کو اپنا وظیفہ بنانا چاہیئے۔ رفتار گفتار خور و خواب اُسی برگزیدہ نبی کے انداز پر ہونا چاہیئے اگر ہو سکے تو ہزار مرتبہ یا پانچسو بار یا کم از کم سو دفعہ درود شریف کا ورد رکھیں اگر تنہا پڑھنا دشوار ہو تو مساجد میں چار ہزار پانچ ہزار دانہ شمار سے لوگوں کے ساتھ ملکر پڑھا کریں اور بعد نماز عصر یا نماز صبح کے بعد چند منٹ اِس مبارک وظیفہ کے پڑھنے کے لئے بیٹھ جایا کریں ایسی مضطرب اور بیکل حالت میں یادِ الٰہی کرنا سر سے ہجوم تشویش کو ٹالتا ہے کیونکہ رحمتِ حق کا یہی اقتضا ہے کہ اضطرابی حالت والوں کے ساتھ ہو مسلمانو اگر اس اضطرابی حالت میں حضرتِ حق خالقِ خلق سے لو نہ لگائی اور اسکی ہدایات پر کاربند نہ ہوئے تو یاد رکھو کہ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بن جاؤ گے اور آخرت کی ابدی زندگی کو غمناک کرو گے مومن کے دل میں جو محلِ ایمان ہے کم از کم اتنا وثوق تو ضروری ہو کہ یہ ہدیہ جان دم واپسی حضرتِ حق کی یاد اور اسکی مرضیات کے تابع رہکر خاکی کالبد سے علیحدہ ہو کیونکہ اس مبارک زندگی کا یہی مبارک انجام ہے۔ یاد رکھو بسا اوقات زحمت آئی صورتِ رحمت میں اپنی دلکش تصویر دکھاتی ہے جس سے عاشقِ جانباز تجلیاتِ ربانی کو اپنا منظر بناتا ہے اور خاکی پنجرے کو چھوڑ کر حضرتِ حق کے پائدار اور دائمی باغ و راغ کی سیر کرتا ہے اور روحانی بندوں کا خوشگوار جوار جس کا مسکن و ماوی جنت ہے مبارک ہیں وہ بندے جو اِس دشوار گذار منزل کو طے کر چکے یا طے کرنیکے اُمیدوار ہیں۔

مسلمانو! یہ ہماری جسمانی کمزوری اور حسّی ناتوانی ہماری روحانی طاقتوں ربانی قوتوں کو جو ہر وقت ہماری بلند خیالیوں کے ساتھ ہے پست و نابود کرنے والی ہیں بسا اوقات خداداد طاقت کمزوروں میں

Marfat.com

وہ اثر ظاہر کرتی ہے کہ جس سے کمزور اور ضعیف چیونٹی بڑے بڑے زہریلے سانپوں کو ہلاک و فنا کر دیتی ہے ؎
چو نیرو فرستد ز تقدیر پاک ٭ ز مورے بمارے بر آرد ہلاک ٭ ہمارے غیور خدا کی غیرت کبھی اس بات کی مقتضی نہیں کہ کوئی انسانی طاقت اسکی اسلامی علامات کو نیست و نابود کر سکے ہزارہا مادی دنیا کے بندے اس خیال محال ہی کے فکر اور جستجو میں دار البوار کو پہنچ گئے کہ اسلامی نشانات کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دیں۔ عزیزو اگرچہ ہم کمزور ہیں مگر ہمارا خدا کسی طرح کمزور نہیں اُس باقی ہستی کے برتتے پر ہم توانائی کا دم بھرتے ہیں ؎
تعالی اللہ زہے قیوم و دانا ٭ توانائی دہ ہر نا توانا ٭ آج تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے تمام فروعات مخترعہ سے قطع نظر کر کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے وسیع دائرے میں آجائیں اور اپنے تمام خیالات فرعیہ کو اسی دائرہ میں داخل کر دیں اگر نجات اُخروی کے طالب ہیں۔ افسوس اس اسلامی اصل اُصول کی تخریب کے سامان ہوں اور ہم نزاع باہمی سے اپنے آپکو کمزور کر کر عدو اللہ عدو الرسول کے فتراک بن جائیں ہمکو انقلاب زمانہ کی پرواہ نہیں اور نہ ہم کو اسکے انقلاب کا غم۔ ہاں غم ہے تو یہ ہے کہ اس انقلاب میں ایمان جیسی گرانمایہ دولت کہیں ہاتھ سے نکل نجائے اور کفر کیجالت میں اس ذلیل دنیا کی غلامی اختیار کریں اور آخر اسی پر خاتمہ ہو نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا عزیزو دنیا کی فانی زندگی اُسی وقت تک مبارک اور خوشگوار ہے کہ نشان ایمان دل و زبان سے نمایاں ہو دنیا کی فانی زندگی کب تک ساتھ دیگی آخر ایک روز اسکی ہمراہی سے علیحدگی ہوگی اس سے پہلے کہ دنیا تم کو چھوڑے تم اُسکو چھوڑ دو اور اُس آنیوالی زندگی کا کہ ایک دفعہ مرنے کے بعد دوبارہ پھر مرنا نہوگا سامان تیار کر لو اور اس چند روزہ زندگی فانی کے لئے اس ابدی زندگی کو خراب برباد نکرو اور ہر وقت حضرتِ حق عز شانہ کے بجا آوری احکام کے منتظر رہو اور ہمیشہ یہ دعا کرتے رہو کہ یا اللہ یا آقائے حقیقی آزمایش اور امتحان کے موقعہ پر ہمکو اسلامی دائرہ کے اندر رکھ ؎ نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت ٭ سر دوستان سلامت کہ تو خنجر آزمائی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ[1] کا گرامی تاج اُسی مبارک سر پر رکھا جائیگا جو اس حقیر اسیر کالبد کو اُنکے مبارک قدموں پر نثار کریگا۔ **خاتمہ** قدرت نے اہل اسلام کو اپنا خلیفہ بنا کر دنیا میں بھیجا اور خلافت کا اولین دور حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور وہ مبارک دور انبیا کے سلسلہ میں اپنی پاک بارشیں برساتا ہوا خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ

[1] اور جو راہ خدا میں مارے گئے انکو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمکو اسکے سمجھنے کا شعور نہیں ٭

صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک و پر انوار زمانہ میں ختم ہوا اور اس خلافت حقہ کا دور نبی آخر الزمان کی وفات کے بعد تیس برس تک آپکے چار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سایہ عاطفت میں آرام پاتا رہا اسکے بعد وہ دور خلافت حقہ شاہی لباس میں جاگزین ہوا اور انتک قطع نظر غیر مذاہب کے حکمرانوں کے اسلامی حکومتوں میں اپنی پاکیزہ جھلک دکھاتا رہا اب چند روز سے انکی روش میں انکی رفتار و گفتار میں ضعف کے آثار نمودار ہونے لگے اس سے پہلے کہ وہ ظاہری آثار ہمارے اندر اپنا گھر بنا کر مستحکم ہوجائیں نظام قدرت نے یہ انتظام کیا کہ ہمکو ٹھوکریں مار مار کر جگاتا ہے اور ہمیں خواب غفلت سے ہوشیار کرتا ہے اگر آتے ہیں اور ہمکو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں اور خاک کا ہر ذرہ جو ہوا میں بلند ہوتا ہے ہمکو خاک میں ملانیکی دہمکی دیتا ہے قدرت جو مختلف طریقوں سے ہماری اصلاح کی کوشش کرتا ہے ہمیں ہوشیار کر رہا ہے - اب ہم میں کون ہیں جو اپنے حال کو درست کرکے آئندہ کے لئے ایک خوشگوار نقشہ تقسیم اوقات باقی الصلاح کا مرتب کرتے ہیں جن پاک نفوس نے اس تغیر ظاہری کو چشم بصیرت سے دیکھا وہ اس تہ کو پہنچ گئے کہ اس آزمایش اور امتحان کے زمانہ میں اگر ہم شاہراہ اسلام کو چھوڑ بیٹھے تو ہم کسی مرض کی دوا نہ ہے بالآخر خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بن جائینگے اس مبارک خیال نے انکی رہبری کی اور دنیا کی چند روزہ زندگی کو آخرت کی ابدی خوشگوار زندگی کے سامنے نثار کردیا اور جن دلوں میں ارواح خبیثہ کی سیاست قائم ہوگئی اور انکے ضمیر نے رحمانی خیالات کی صورتیں بدلکر شیطانی توہمات کی صورتیں گھڑ کر گوشہ ایمان سے دیر لیں نزدیک اس تغیر کا کوئی اثر نہیں ایسے نفوس شاید روز بازپرس سے بیخوف ہیں اور شاید اسلامی طریقہ سے الگ کوئی نیا طریقہ نکالنے کی فکر میں ہوں مگر افسوس کہ انکو اسکی خبر نہیں کہ دنیا کی حالت پکار پکار کر اور کلام الٰہی چلا چلا کر آگاہ کر رہا ہے کہ ہم کیا اور ہماری بساط کیا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ اور دوسری جگہ یوں آیا ہے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ یعنی ہم مٹی سے پیدا ہوئے اور آخر مٹی ہوجائینگے اگر ہم ذرا دل کی آنکھیں کھولکر دیکھیں اور غور کے کانوں سے سنیں تو صاف معلوم ہوجائیگا کہ خوشنما باغ کے خوشرنگ پھول زبان حال سے اپنی بے ثباتی ظاہر کرتے ہیں اور ہماری غفلت پر ہنستے ہیں سے ای امانی گل ما برگ چرانی خندد ٭ برفنائی خود و بر غفلت مامی خندد ٭ مسلمانو اس تذبذب کو چھوڑ دو اور یکسوئی کو اختیار کرو اور ہر وقت بالخصوص فرض نماز کے بعد کہ قبولیت دعا کا وقت ہے اپنے معبود حقیقی سے دعا کرو کہ خداوند اسلامی کشتی کو تغیرات زمانہ کے تلاطم سے بچا اور اپنے حبیب محبوب کی امت کا بیڑا جو حوادث کی منجدھار میں پھنسا ہے اپنی رحمت رحیمانہ کے صدقہ اور اپنی بے نیازی کے سبب پار لگادے آمین - اور کفر و اسلام کی اضداد و پیدایش کی مصلحتوں سے ہمیں خبردار کردے اور یہ نکتہ کہ کفر و اسلام کے پردہ میں صفات حضرت حق کی دو مظہر اپنی جلالی اور جمالی جلوے دکھاتی ہیں اور مظہر جمالی کے چہرہ کو مظہر جلالی کے مقابلہ میں غازہ کی اور رنگینی خلائے شہادت سے زینت دیتی ہیں سے قاتلش غازی و مقتولش بود صاحب شہید ٭ ہیچ کافر را بدنیا ہیچکس ظالم نہ دید ٭ اللہ یا رحمن و رحیم خدا اس خاکسار محمد عبدالغنی مؤلف رسالۂ ہذا کو بھی صلحا اور ابرار کی زندگی عطا کرے اور اس کا دم آخر آپ ہی کے نام پر ختم ہو آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وآلہ واصحابہ والسلام علی سید المرسلین و اصحابہ اجمعین ٭

اطلاع — رسالہ ہذا بمندرجہ ذیل پتہ سے بلا قیمت مل سکتا ہے جو صاحب چاہیں طلب فرمائیں - نور الحسن ... صدر بازار دہلی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک و پر انوار زمانہ میں ختم ہوا اور اس خلافتِ حقہ کا دور نبی آخر الزمان کی وفات کے بعد تیس برس تک آپ کے چار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سایۂ عاطفت میں آرام پاتا رہا اسکے بعد وہ دور خلافت حقہ شاہی لباس میں جاگزین ہوا اور اب تک قطع نظر غیر مذاہب کے حکمرانوں کے اسلامی حکومتوں میں اپنی پاکیزہ جھلک دکھاتا رہا اب چند روز سے انکی روش میں انکی رفتار و گفتار میں ضعف کے آثار نمودار ہونے لگے اس سے پہلے کہ وہ ظاہری آثار ہماری اندر اپنا گھر بنا کر مستحکم ہو جائیں نظام قدرت نے یہ انتظام کیا کہ ہمکو ٹھوکریں مار کر جگا رہا ہے اور ہمیں خواب غفلت سے ہوشیار کرتا ہے ابھی آتے ہیں وہ ہمکو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں اور خاک کا ہر ذرہ جو ہوا میں بلند ہوتا ہے ہمکو خاک میں ملا دینے کی دھمکی دیتا ہے قدرت جو مختلف طریقوں سے ہماری اصلاح کی کوشش کرتا ہے ہمیں ہوشیار کر رہا ہے۔ اب ہم میں کون ہیں جو اپنے حال کو درست کر کے آیندہ کے لئے ایک خوشگوار نقشہ تقسیم اوقات باقی الصلاح کا مرتب کرتے ہیں جن پاک نفوس نے اس تغیر ظاہری کو چشم بصیرت سے دیکھا وہ اس تہ کو پہنچ گئے کہ اس آزمایش اور امتحان کے زمانہ میں اگر ہم شاہراہ اسلام کو چھوڑ بیٹھے تو ہم کسی مرض کی دوا نہ ہے بالآخر خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بن جائینگے اس مبارک خیال نے انکی رہبری کی اور دنیا کی چند روزہ زندگی کو آخرت کی ابدی خوشگوار زندگی کے سامنے نثار کر دیا اور جن دلوں میں ارواح خبیثہ کی سیاہت قائم ہو گئی اور انکے ضمیر نے رحمانی خیالات کی صورتیں بدلکر شیطانی توہمات کی صورتیں گھیرہ کر گوشہ ایمان سے دیر لیں نزدیک اس تغیر کا کوئی اثر نہیں ایسے نفوس شاید روز بازپرس سے بیخوف ہیں اور شاید اسلامی طریقہ سے الگ کوئی نیا طریقہ نکالنے کی فکر میں ہوں مگر افسوس کہ انکو اسکی خبر نہیں کہ دنیا کی حالت پکار پکار کر اور کلام الٰہی چلا چلا کر آگاہ کر رہا ہے کہ ہم کیا اور ہماری بساط کیا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ اور دوسری جگہ یوں آیا ہے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ ہم اس مٹی سے پیدا ہوئے اور آخر مٹی ہو جائینگے اگر ہم ذرا دل کی آنکھیں کھولکر دیکھیں اور کانوں سے سنیں تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ خوشنما باغ کے خوشرنگ پھول زبان حال سے اپنی بے ثباتی ظاہر کرتے ہیں اور ہماری غفلت پر ہنستے ہیں سہ ای امانی گل ما برگ چرامی خندد ہم برفنای خود و بر غفلت مامی خندد مسلمانو اس تذبذب کو چھوڑ دو اور یکسوئی کو اختیار کرو اور ہر وقت بالخصوص فرض نماز کے بعد کہ قبولیت دعا کا وقت ہے اپنے معبود حقیقی سے دعا کرو کہ خداوندا اسلامی کشتی کو تغیرات زمانہ کے تلاطم سے بچا اور اپنے حبیب محبوب کی امت کا بیڑا جو حوادث کی منجدھار میں پھنسا ہے اپنی رحمت رحیمہ کے صدقہ اور اپنی بے نیازی کے سہارے پار لگا دے آمین۔ اور کفر و اسلام کی اضداد پیدایش کی مصلحتوں سے ہمیں خبردار کر دے اور یہ نکتہ کہ کفر و اسلام کے پردہ میں صفات حضرت حق کی دو مقصویریں اپنی جلالی اور جمالی جلوے دکھاتی ہیں اور مظہر جمالی کے چہرہ کو مظہر جلالی کے مقابلہ میں غازہ ہے اور رنگینی خلائے شہادت سے زینت دیر پتی ہیں سے قاتلش غازی و مقتولش بود صاحب شہید ہیچ کافر اہا دنیا چشم کم مبین اللہ یا رحمن و رحیم خدا اس خاکسار محمد عبد الغنی مؤلف رسالۂ ہذا کو بھی صلحا اور ابرار کی زندگی عطا فرمائے اور اس کا دم آخر آپ ہی کے نام پر ختم ہو آمین

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین واحدہ والسلام علی سید المرسلین واصحابہ اجمعین

اطلاع [illegible]